مستند کتب کے حوالہ جات سے مزین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

کہنے کا ثبوت

مصنف
مناظر اسلام ترجمانِ مسلکِ رضا مبلغ اہلسنت
حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

نام کتاب	الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے کا ثبوت
مصنف	حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
ناشر	محمد امجد علی عطاری
سن اشاعت	جولائی 2006
تعداد	1100
صفحات	176
ہدیہ	150/- روپے

میلاد پبلی کیشنز

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور،
مکتبہ غوثیہ ہول سیل کراچی،
مکتبۃ المدینہ فیصل آباد،
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی،
مکتبۃ المدینہ ملتان،
مکتبۃ المدینہ میرپور کشمیر،
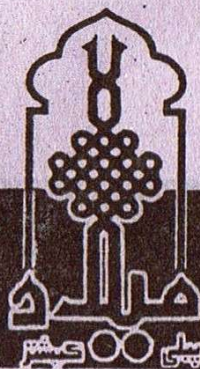
شبیر برادرز اردو بازار لاہور،
مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی،
مکتبہ سیدی قطب مدینہ میانوالی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور،
مکتبہ غوثیہ اوکاڑہ،
مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد
پبلی کیشنز

الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحٰبک
یاحبیب اللہ

میلاد
پبلی کیشنز

فہرس

عرضِ ناشر

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم
اَحْمَدُہٗ وَاُصَلّی وَ اُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

حضور نبی کریم رؤف رحیم صاحبِ کوثر و تسنیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذاتِ بابرکات سے محبت و مَوَدّت رکھنا ہمارے کامل ایمان اور مکمل مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ دل و جان سے بڑھ کر محبت کرنا ہر مسلمان کیلئے انتہائی لازم وضروری ہے، عزت و عظمت، مال و دولت، اولاد، والدین حتیٰ کہ جان سے بھی زیادہ حضور ﷺ سے محبت کرنے کے بغیر انسان مومن نہیں ہوسکتا۔ اس پر آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی دالّ ہے۔ فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ مَیں اُس کے نزدیک اُس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں“۔

(صحیح بخاری: کتاب الایمان 7/1، صحیح مسلم: کتاب الایمان 49/1)

حضور پُرنور شافعِ یوم النشور نورٌ علیٰ نور ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنا ہمارے ایمان کی نشانی اور آپ ﷺ سے سچی محبت کی علامت ہے۔ اِس بات کا اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بکثرت نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام کے پھول نچھاور کریں، خود ربُ العزت جل مجدہ الکریم اور اُس کے فرشتے مدنی تاجدار احمدِ مختار حبیبِ کردگار ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْمِ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

''بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، سورۃ الاحزاب:56)

(اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَآبَائِكَ يَا سَيِّدِی يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ)

بعض سَر پھرے لوگ جن کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے، حضور ﷺ کی شان میں کوئی اچھا لفظ سُننا گوارا نہیں کرتے، ہر وقت آپ ﷺ کی شان کے خلاف بکواسات کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے عداوت و بغاوت کی وجہ سے مختلف حیلوں بہانوں کے ساتھ آپ کی اَرفع و اَعلیٰ ذات کو تنقیص کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں خَر دماغوں میں سے بعض خبطی اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ درود شریف صرف درودِ ابراہیمی ہی ہے، اِس کے علاوہ اور کوئی درود نہیں ہے۔ ''اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' ایک خودساختہ اور بناوٹی درود ہے، اس کی کوئی حقیقت واصلیت نہیں ہے۔ مصنفِ کتابِ ھٰذا مُناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب ''اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہنے کا ثبوت'' میں دلائلِ واسعہ و براہینِ قاطعہ کی بھرمار کردی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ بھی کثیر التعداد درود شریف ہیں جو صحابۂ کرام، تابعینِ عظام، تبع التابعین، ائمہ و محدثین ذوُ والاحتشام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں، اور تو اور خود اِن دیوبندیوں وہابیوں کے اکابر نے اپنی کتب میں ایسے ایسے درود شریف نقل کیے ہیں جو اُن کے اپنے لکھے ہوئے ہیں، اور کہیں تو ان کا نام ونشان ہی نہیں ہے۔ نیز فاضل مصنف نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ درود شریف ''اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' کوئی مصنوعی یا موضوعی درود نہیں ہے بلکہ صحابۂ کرام و اولیائے عظام کی تعلیمات کے عین مطابق وموافق ہے اور اس کا ورد و وظیفہ کرنا باعثِ برکت ورحمت ہے۔

اس موضوع پر لکھی گئی متعدد کتب میری نظر سے گذریں، ماشاءاللہ ہر مصنف نے اپنی استعداد وتوفیق کے مطابق درودشریف کی افضلیت واکملیت اور خصوصاً ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' کی تقویت کوزیرِ بحث لاتے ہوئے اپنی کاوش وکوشش کا اظہار فرمایا، لیکن حضرت مولانا نے جس قدر تحقیق وتدقیق اور نفاست ونظافت سے درود شریف کی نورانیت وعرفانیت کا دفاع کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اِظہار واِقرار کیا ہے، شاید ہی کوئی مصنف اُسلوب وتحقیق کے اس مقامِ عروج تک پہنچ پایا ہو۔ بلاشبہ یہ شعر اس کتاب پر صادق آتا ہے۔ ؎

پیشِ خدمت ہے کتابِ لاجواب
آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

میری قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کو ہمہ وقت اپنے زیرِ مطالعہ رکھیں، اپنے دوسرے سُنّی بھائیوں کواس کے پڑھنے کی تلقین کرتے رہیں نیز اس کتاب کوزیادہ سے زیادہ منکرینِ عظمتِ درود شریف تک پہنچاتے رہیں تاکہ وہ لوگ بھی اسے پڑھ کر بتوفیقِ باری تعالیٰ راہِ راست پر آجائیں۔ اللہ کریم ہم سب سُنّی مسلمان بھائیوں کوزیادہ سے زیادہ دینی، علمی، فکری اور اصلاحی کتب پڑھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے اور اِن کُتب کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادارے اور جملہ اراکین کو برتری وترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ بعزۃ وحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین۔

خیراندیش
محمد امجد علی عطاری
11/4/2006 12/3/1427

انتساب

❁ اعلیٰ حضرتِ امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت، شیخ الاسلام والمسلمین، کشتۂ عشقِ رسالت عظیم البرکت، امام المحدثین والمتکلمین، الشاہ **امام احمد رضا خان بریلوی** قدس سرہٗ العزیز

❁ آفتاب علم وحکمت، منبع رشد وہدایت قطب عالم محدث اعظم مولانا **ابوالفضل محمد سردار احمد** صاحب قدس سرہٗ العزیز

❁ فنافی الرسول شیرِ اہلِ سُنّت، عاشقِ غوثِ اعظم حضرت مولانا علامہ مفتی **محمد عنایت اللہ** صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

❁ نائبِ محدثِ اعظم پاکستان، فنافی الرضا، پاسبانِ مسلکِ رضا مولانا ابومحمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

❁ شہیدِ ناموسِ رسالت، مجاہدِ ملت حضرت مولانا **ابوالحامد محمد اکرم** رضوی رحمۃ اللہ علیہ

اوران بزرگ علماء کے نام جن کی زندگی کا ہر لمحہ تحفظِ ناموسِ رسالت، عظمت سرکار غوث اعظم ومسلک رضا کی خدمت میں گزرا۔

دعاؤں کا طالب
محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام
سمندری ضلع فیصل آباد
۸/ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

تقریظ مبارک

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا **محمد عبدالحکیم شرف قادری** صاحب آف لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قرآن پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم ہے، احادیثِ کثیرہ میں بھی ہدیۂ درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے اور ترغیب دی گئی ہے، جب قرآن وحدیث میں مطلق درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو جن الفاظ کے ساتھ درود وسلام پڑھا جائے حکم کی تعمیل ہو جائے گی، البتہ نماز میں خاص طور پر درود ابراہیمی پڑھنا چاہیے۔

بعض لوگ باصرار کہتے ہیں کہ نماز کے باہر بھی صرف درود ابراہیمی پڑھنا جائز ہے، اس کے علاوہ کوئی درود شریف پڑھنا جائز نہیں ہے، یہ سوچ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے، فاضل نوجوان مولانا محمد کاشف اقبال سلمہ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام، تابعین، محدثین اور اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ دیوبندی وہابی علماء کے اقوال سے ثابت کیا ہے کہ یہ فکر کسی طرح بھی صحیح نہیں اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' دوسرے صیغوں کے ساتھ درود شریف پڑھنا صحیح ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تقریباً چار سو کتابوں کے حوالے دیئے ہیں، مولائے کریم انہیں مزید علمی اور تحقیقی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۸/ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ
۱۷/ اپریل ۲۰۰۶ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

تقریظِ مبارک

جانشین نائب محدث اعظم صاحبزادہ
الحاج پیر ابوالحسن محمد غوث رضوی قادری سمندری شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَمَّا بَعْد!

فاضل محتشم مُناظرِ اسلام علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی رشیدی کی غالباً یہ گیارھویں کتاب ہے۔ اس میں آپ نے نہایت مناظرانہ رنگ میں درود وسلام مختلف صیغوں سے اولیاء اکابرین سے ثابت کیا ہے۔

ثانیاً دیابنہ وہابیہ خذ لھم اللّٰہ تعالٰی درود شریف
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کو لائل پوری یا بریلوی، درود شریف کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں محترم علامہ مدنی صاحب نے تقریباً ۳۶۴ کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ یہ درود شریف صرف لائل پوری یا بریلوی نہیں بلکہ آفاقی ہے۔ یہ درود شریف انبیاء کرام ملائکہ عظام علی نبینا الکریم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ، تابعین، اولیاء عظام علیہم الرضوان کا پسندیدہ ہے۔ جبکہ لائل پور کے محدث اعظم قطب عالم علامہ محمد سردار احمد و بریلی والے مجدد اسلام اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہما نے بنایا نہیں بلکہ بتایا ہے۔

معترضین کے مسلمہ پیشواؤں کی معتبر کتابوں سے بھی مذکورہ درود شریف کا معتبر ہونا ثابت کیا ہے۔ درود و سلام سے محبت رکھنے والا قاری اس کتاب کو مکمل پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لیے یہ کتاب ہر سنّی لائبریری کا حصہ ہونا ضروری ہے۔ بد مذہبیت کا اندھیرا جتنا بڑھتا جا رہا ہے، فروغِ اسلام کی روشنی اتنی ہی ضروری ہے، احباب و متوسلین ہر محفل کے اختتام پر والدین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس کتاب کو خرید کر بطور تبرک تقسیم کیا کریں، فاضل مصنف علامہ مدنی، پاسبانِ رضویت، فاتح نجدیت حضرت علامہ مولانا پیر ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی سے نسبت رضوی قادری رکھتے ہیں۔ اس نسبت کی برکت سے آپ کی تحریروں میں بھی کلک رضا کی برق باری اپنی جولانیوں پر نظر آئے گی مولیٰ تعالیٰ ہر سنی کو توفیق دے کہ وہ علماء اہلسنّت کی کتابوں کو عام کر کے بد مذہبیت کے غلیظ سیلاب کو روکنے میں معاون ہو، آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین۔

الفقیر ابوالحسن محمد غوث رضوی قادری چشتی

سجادہ نشین آستانہ رضویہ رشیدیہ مظہرِ اسلام۔ مندری شریف

0300-4294460

۱۱/ ربیع الغوث شریف ۱۴۲۷ھ

۱۰/ مئی ۲۰۰۶ء

تقریظ مبارک

استاذ العلماء عمدۃ المدرسین صوفی باصفا حضرت مولانا
مفتی محمد بخش رضوی صاحب جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسوله الکریم
امابعد! فقیر نے حضرت علامہ مولانا محمد کاشف مدنی کی کتاب
''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنے کا ثبوت''
چند صفحات کو پڑھا درود پاک خصوصاً
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وعلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
کی فضیلت اور ثبوت پر موافقین ومخالفین کی کتب اور عملیات سے بحوالہ مبرہن فرما کر عوام اہلسنّت اور علمائے اہلسنّت پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی سعی جمیلہ کو اپنی عالی بارگاہ بے کس پناہ میں شرفِ قبولیت فرمائے اور بارگاہِ مصطفوی کی نزدیکی کا باعث بنائے۔
آمین ثم آمین

فقیر ابو صالح محمد بخش
جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

تقریظِ مبارک

مُناظرِ اسلام محقق اہلسنّت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

پروفیسر **محمد انوار حنفی** صاحب کوٹ رادھا کشن

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْد!

دورِ حاضر ایک پرفتن دور ہے۔ اسلام کے خلاف ایسے ایسے فتنے جنم لے رہے ہیں جن فتنوں کی نظیر اس دنیا میں پہلے نہیں ملتی۔ عالم کفر متحد ہو کر اپنے تمام وسائل کے ساتھ اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کیلئے نت مسلمانوں سے اپنے ایجنٹ تلاش کرتے رہتے ہیں اور وہ ایجنٹ اسلام کے اُن بنیادی نظریات وافکار جو رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارکہ سے اب تک مسلمہ چلے آئے ہیں کو متنازعہ بنانے کی سر توڑ کوشش میں مصروف ہیں تاکہ مسلمانوں کے مرکز ومحور نبی کریم ﷺ سے دور کیا جاسکے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو اسی وجہ سے کہنا پڑا۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بو لہبی است

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس چمن اسلام کو قیامت تک قائم رکھنا ہے اور اس کی حفاظت کیلئے بھی اس ذات نے عظیم ہستیاں پیدا فرمائی ہیں جو کہ اسلام کی حفاظت اور اس کے چمن کو سرسبز وشاداب رکھے ہوئے ہیں۔ آج کے دور میں اُن ہستیوں میں سے ایک عظیم ہستی حضرت علامہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی ہیں جو کہ بیک وقت عظیم محقق، محدث، فقیہ اور ایک عظیم مناظر کی طرح تقریراً تحریراً مذہب ومسلک کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔

جب بھی کوئی فتنہ رونما ہوتا ہے تو آپ فوراً تحریر وتقریر کے ذریعے اس کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ آپ ایک عظیم مصنف بھی ہیں آپ کی تازہ کتاب

اس حقیقت کا بیّن ثبوت ہے۔ یہ کتاب کیا ہے؟ یہ تو اس مسئلہ پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے حوالہ جات کا ایک عظیم سمندر اس کتاب میں موجزن ہے جو کہ مُناظرِ اسلام حضرت علامہ محمد کاشف اقبال صاحب مدظلہ العالی کے وسیع مطالعہ کی ایک واضح دلیل ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قاری کی اس موضوع پر کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی اور اگر قاری تعصب کی پٹی اتار کر اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کا اس مسئلہ پر قائل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبول عام فرمائے اور اس کے مصنف کی اس کاوش جمیلہ اور سعی جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

پروفیسر محمد انوار حنفی

دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ نزد جامع مسجد نہر والی
کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

1/2/2006

تقریظ مبارک

ضیغم اہلسنّت صمصام المناظرین مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی خلیفہ مجاز امام اہلسنّت محدث اعظم وخلیفہ مجاز تاجدار اہلسنت سیدنا مفتی اعظم (قدس سرہما)

بسم اللّٰہ الرّحمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

عزیز محترم فاضل محتشم جناب مولانا محمد کاشف اقبال صاحب قادری رضوی رشیدی مدنی کی تازہ ترین کتاب مستطاب ولا جواب ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنے کا ثبوت'' بعض مقامات سے سرسری طور پر ملاحظہ کی دلائل وشواہد وحوالہ جات سے مزیّن پایا۔ یہ سب برادرِ طریقت استاذ العلماء علامہ مولانا صوفی محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی خلیفہ مجاز وتلمیذ رشید امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت سیدی ملجائی مرشدی مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہما کے فیض صحبت اور قادر نظر فیض اثر کی برکت ہے کہ مذہب حق اہلسنّت، اہلسنّت مسلکِ حق مسلکِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت و صداقت کو مدلل و مؤثر انداز میں تحریر کرتے ہیں۔ مولیٰ عزوجل اجرِ عظیم جزاءِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

الفقیر محمد حسن علی رضوی بریلوی
سنی رضوی جامع مسجد جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلسی

تقریظ مبارک

شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ نور احمد صاحب منڈی روڈ الہ روڈ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

میں نے مولانا محمد کاشف صاحب مدنی کی کتاب
''اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کا ثبوت''
کو بعض بعض مقامات سے دیکھا ماشاء اللہ فاضل مصنف نے بڑی محنت کی ہے جو فاضل مصنف کے وسیع مطالعہ کی دلیل ہے آپ نے اس موضوع پر دلائل کا انبار لگا دیا ہے حق کے متلاشی کیلئے یہ کتاب ان شاء اللہ مینارۂ نور ثابت ہوگی۔ خاص کر اس موضوع پر ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں اپنے مسلک کے علاوہ منکرین کی کتب سے بھی حوالہ جات تحریر ہوں آپ کی اس کتاب نے یہ ضرورت بڑی حد تک پوری کر دی ہے اس سے پہلے بھی آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں جس سے آپ کی تحقیق کا رنگ ظاہر ہوتا ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو مزید تحقیقی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے اس سے پہلے کسی پر تقریظ نہیں لکھی اس کتاب میں محقق فاضل نے جو اسلوب اختیار کیا اس کو دیکھ کر میں نے چند کلمات لکھے۔

نور احمد بقلم خود
19/2/2006

تقریظ مبارک

مُناظرِ اسلام استاذ العلماء حضرت مولانا **مفتی محمد جمیل رضوی** صاحب شیخوپوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نحمدك يا من لك الحمد والصلوة والسّلام على النّبى المكرّم وعلى اصحابك المنور وعلى الك المعظم۔

محققِ اہلسنّت مُناظرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب کی تمام تصانیف انمول موتیوں سے زیادہ اہمیّت کی حامل ہیں موصوف تحقیقاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر عامل ہیں اس تصنیفِ لطیف میں آقاءِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

پڑھنے کے براہین جمع کیے ہیں تقریباً چار سو کتب کے حوالہ جات سے کتاب مزیّن ہے۔ مخالفینِ اہلسنّت تعصب کے حجابات ترک کردیں تو انہیں یہ کتاب راہِ مستقیم عطا کرے گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مبارکہ سے مولانا محقق کو جزاءِ جزیل عطا فرمائے رجال الغیب سے نصرتِ دائمی حاصل ہو اس کتابِ مستطاب سے ضالین ومعاندین کو راہِ حق نصیب ہو۔

کتاب ہذا کے مختلف مقامات مشاہدہ کئے، دلائل قاہرہ کا مجموعہ ہے۔

بارك الله تعالى فى الدّارين

احقر العباد ابو محمد جیلانی **محمد جمیل رضوی** شیخوپوری

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف

۲ صفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳ مارچ ۲۰۰۶ جمعۃ المبارک

مُناظرِ اسلام پاسبانِ مسلک رضا حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی کی مناظرانہ مہارت

جرائد ورسائل کی نظر میں

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جولائی ۱۹۹۴ء

۲۱ مئی بروز جمعہ ۹ بجے صبح مانانوالہ ضلع شیخوپورہ میں مناظرِ اہلسنّت مولانا کاشف اقبال خاں مدنی نائب خطیب غلہ منڈی شاہ کوٹ کا ایک غیر مقلد سے ختم شریف کے مسئلہ پر مناظرہ ہوا۔ اور اس کو شکست ہوئی بانی مناظرہ جو پہلے غیر مقلد تھا اور ایک اور غیر مقلد نے مسلک اہلسنّت قبول کیا۔ الحمدللہ۔

ماہنامہ جمالِ مصطفیٰ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

مولانا کاشف اقبال مدنی آف شاہ کوٹ نے مانانوالہ کے غیر مقلد مولوی ولی محمد کے ساتھ ختم شریف کے ثبوت پر دو گھنٹے مناظرہ کیا بانی مناظرہ جو کہ غیر مقلد تھا نے اپنے مناظر کی بے بسی اور شکست دیکھ کر مسلکِ اعلیٰ حضرت قبول کر لیا۔ الحمدللہ۔

۴ دسمبر ۱۹۹۴ء کو شاہ کوٹ میں دیوبندی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی کفریہ عبارات پر دیوبندیوں سے مولانا محمد کاشف اقبال مدنی نے مناظرہ کیا منصف مناظرہ نے مدنی صاحب کو کامیاب قرار دیا۔ اس فیصلہ کو بھی ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ نے ماہ اپریل ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں شائع کیا۔

حرف آغاز

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم امابعد!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ الله

اس پرفتن دور میں چاروں طرف سے اہلِ سُنّت و جماعت پر حملوں کی بھرمار ہے بالخصوص وہابیہ دیوبندیہ خَذَلَهُمُ اللّٰه کی طرف سے عوام اہل سُنت کو گمراہ کرنے کی کوششیں دن بدن بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں ان بدعقیدہ لوگوں کا ایک پراپیگنڈا یہ ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بناوٹی درود ہے۔ فیصل آباد یا بریلی کا درود ہے وغیرہ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات، احباب کے اصرار پر اس درود شریف کے ثبوت میں بحمدہ تعالیٰ دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور پھر اس پراپیگنڈا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں، کا بھی خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے انشاء اللہ المولیٰ! فقیر کی یہ تحریر اہل سُنت کی تسلی وتشفی اور مخالفین کا منہ بند کرنے کیلئے کافی ہوگی۔

پیر طریقت رہبرِ شریعت مظہر نائب محدث اعظم پاکستان مولانا صاحبزادہ محمد غوث رضوی صاحب دامت فیوضہم کا فقیر تہ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے ہر موقع پر فقیر کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

دشمنانِ دین کا سر رگڑنے پر رہیں قائم
سدا تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

دعاؤں کا طالب
محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
مدرسہ جامعہ غوثیہ رضویہ مظہرِ اسلام
سمندری ضلع فیصل آباد

نحمده و نصلی و نسلم علٰی رسوله الکریم امابعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللّٰه و ملٰئکته یصلون علی النبی یا یها الذین امنوا صلوا علیه وسلموآ تسلیماo (پارہ۲۲رکوع۴ آیت نمبر۵۶سورۃ احزاب)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضور سید عالم ﷺ پر درود شریف اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور تمام اہل اسلام الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

صلوا کے حکم کی تعمیل میں الصلوٰۃ اور سلموا کے حکم کی تعمیل میں والسلام اور علیہ کے حکم کی تعمیل "علیک" یارسول اللہ سے کرتے ہیں "چونکہ" یہ حکم مطلق ہے اس لئے درود شریف اور سلام پڑھنے کا کوئی وقت معین نہیں خواہ اذان سے پہلے پڑھو خواہ اذان کے بعد۔ دن، رات، سفر وحضر کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

اس کی تائید ترمذی شریف وغیرہ کتب حدیث میں موجود حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے بلکہ خود وہابیہ کے ممدوح اور سعودیہ کے مفتی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے لکھا ہے کہ؛

"درود وسلام پڑھنا تمام اوقات میں جائز ہے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۶ جولائی ۱۹۹۶ء عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت صفحہ۴ ابدعات مروجہ صفحہ۱۹)

جب تمام اوقات میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے تو اذان اور نماز اوقات سے باہر ہوتی ہے؟ صلوٰۃ وسلام کی فضیلت بے شمار احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے چند احادیث درج کی جاتی ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ان جبریل علیه السلام قال الا ابشرك ان اللّٰه عزوجل يقول لك من صلى عليك صلٰوة صليت عليه ومن سلم عليك وسلمت عليه۔

(شعب الایمان صفحہ ۶۱۰ جلد ۲، مسند ابی یعلی صفحہ ۱۵۸ جلد ۲، مستدرک صفحہ ۵۵۱ جلد ۱، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۸۷)

''حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ سے عرض کیا کہ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا، میں اس پر رحمت بھیجوں گا، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔''

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

- **من صلى صلٰوة العصر يوم الجمعة فقال قبل ان يقوم من مكانه اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلٰى اله وسلم تسليما ثمانين مره غفرت له ذنوب ثمانين عاما وكتب له عبادة ثمانين سنة۔** (سعادۃ الدارین صفحہ ۸۲)

''جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھنے کے بعد اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھا''

اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلى آله وسلم تسليما۔

اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور اس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔''

حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بشاش تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان جآء نى جبريل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يُصَلى عليك احد من امتك الاصليت عليه عشرا ولايسلم عليك احد من امتك الاسلمت عليه عشرا قال قلت بلى۔

''میرے پاس جبریل امین تشریف لائے، اور عرض کیا کہ آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اس پہ راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں راضی ہوں۔''

(سنن دارمی صفحہ ۲۱۷ جلد ۲، شعب الایمان صفحہ ۲۱۲ جلد ۲، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۶، شفاء السقام صفحہ ۳۶، مسند امام احمد جلد 4، صفحہ 611، متدرک للحاکم جلد 2، صفحہ 456۔ سنن الکبری للنسائی جلد 1، صفحہ 380)

❁ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ۔

''حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میرے زیادہ قریب مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔''

(جامع ترمذی صفحہ ۱۱۰ جلد ۱، صحیح ابن حبان صفحہ ۷۹ جلد ۳، کنز العمال صفحہ ۴۸۹ جلد ۱، المعجم الکبیر طبرانی صفحہ ۱۸ جلد ۱۵ شعب الایمان صفحہ ۲۱۲ جلد ۲، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۶، سند ابی یعلی صفحہ ۱۵ جلد ۵)

❁ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

زینوا مجالسکم بالصلاۃ علّی فان صلوتکم علّی نور لکم یوم القیامۃ۔ (جامع صغیر صفحہ ۲۸ جلد ۲)

''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مزین کرو۔ اس لئے کہ تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔''

درود شریف کے فضائل کی تفصیلی بحث کیلئے مبلّغ درود شریف مولانا مفتی محمد امین صاحب کی تصنیف لطیف ''آب کوثر'' کا مطالعہ فرمائیں۔

بحمدہ تعالیٰ اہل سنّت و جماعت خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف اور سلام پڑھتے ہیں، کہیں تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور کہیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام

احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا مشہور زمانہ سلام ''مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' پڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن وحدیث میں مطلق صلوٰۃ وسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اس لئے صلوٰۃ وسلام کیلئے کوئی الفاظ مخصوص نہیں کئے گئے۔ متعدد درود شریف احادیث مبارکہ میں منقول ہیں اور متعدد درود وسلام کے صیغے صحابہ کرام تابعین عظام محدثین کرام اولیائے عظام سے مروی ہیں اس لئے صلوٰۃ وسلام کسی بھی صیغہ سے پڑھنے والا ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔

۞ امام نووی لکھتے ہیں کہ:

وقد نهى العلماء على كراهة الاقتصار على الصلوٰة عليه صلى اللّٰه عليه وسلم من غير تسليم۔

''حضور ﷺ پر سلام کے بغیر صرف صلوٰۃ درود پڑھنے کو علماء نے مکروہ جانا ہے یعنی صرف درود نہ پڑھے بلکہ درود کے ساتھ سلام بھی پڑھے۔''

(نووی علی المسلم صفحہ۲ جلد۱)

مگر آج کے وہابیہ دیوبند یہ کہتے ہیں کہ درود صرف اور صرف درود ابراہیمی ہے جو خود حضور ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے۔ اگر اس کے علاوہ کسی دوسرے صیغے سے درود شریف جائز نہ ہوتا تو صحابہ کرام تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء اور اولیاء کسی دوسرے صیغے سے درود شریف ہرگز نہ پڑھتے، نہ لکھتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ درود شریف کسی بھی صیغے الفاظ سے پڑھا جائے، باعث فضیلت ہے۔

۞ علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ امام سخاوی وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ

''نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی کیفیات میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے سلف صالحین کا مسلک اس بارے میں یہ ہے کہ درود وسلام کے الفاظ کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وہ منصوص ہی ہوں۔ یعنی قرآن و سنت میں مذکور ہی ہوں بلکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے کہ ایسے فصیح

وبلیغ الفاظ استعمال کرے، جو سرکار کے ادب و احترام اور عظمت و کمال کے مظہر ہوں کرسکتا ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے:

احسنوا الصلوٰۃ علی نبیکم فانکم لاتدرون لعل ذلک یعرض علیه۔

''اپنے نبی پر خوبصورت الفاظ سے درود بھیجا کرو، تمہیں کیا معلوم کہ وہ آپ پر پیش کیے جاتے ہیں۔'' (سعادت الدارین صفحہ ۵۹۶ جلد ۱)

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''جمہور کے نزدیک جس لفظ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا مفہوم پورا ہوتا ہے اس کا پڑھنا جائز ہے۔'' (القول البدیع صفحہ ۶۴)

اس سے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کیلئے کوئی الفاظ مقرر نہیں ہیں جو شخص کسی بھی خوبصورت الفاظ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس کا یہ عمل باعث برکت وثواب ضرور ہے۔

دیوبندی مولوی اصغر احمد نے بھی لکھا ہے کہ

''درود شریف کیلئے کوئی بھی صیغہ ہو خواہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام سے منقول نہ بھی ہو جو بھی صلوٰۃ وسلام کا مفہوم پورا کرے جائز ہے۔''

(ملخصاً)(برکات درود شریف صفحہ ۱۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک:

اپنے اس موقف کو مزید مضبوط کرنے کیلئے ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اذا صلیتم علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیک وسلم فاحسنوا الصلوٰۃ علیه فانکم لا تدرون لعل ذلک یعرض علیه۔

''جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو، تو ان پر حسین درود شریف پڑھا

کرو، تم نہیں جانتے شاید یہی درود شریف آپ ﷺ پر پیش کیا جائے۔"

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۵، کتاب الشفاء صفحہ ۵۸ جلد ۲، المعجم الکبیر جلد 9، صفحہ 115۔ مسند ابی یعلی صفحہ 959۔ مسند الشاشی جلد 2، صفحہ 79۔ شعب الایمان للبیہقی جلد 2، صفحہ 208، حلیۃ الاولیا ولابی نعیم جلد 4، صفحہ 300۔ الترغیب والترہیب للمنذری، جلد 2 صفحہ 329۔ تفسیر ابن کثیر جلد 4، صفحہ 234۔ تفسیر قرطبی، جلد 14، صفحہ 234۔ مصباح الزجاجۃ جلد 1، صفحہ 111۔ مصنف عبدالرزاق جلد 2۔ صفحہ 214)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اذا صليتم على فاحسنوا الصلوٰة

جب تم مجھ پر درود بھیجو تو حسین درود شریف بھیجو۔ (کنز العمال جلد 1، صفحہ 251)

حضرت مجاہد سے بھی مرسلاً یہی روایت ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 2، صفحہ 214، کنز العمال جلد 1، صفحہ 251)

صحابی رسول ﷺ کے اس ارشاد نے اہل سُنت و جماعت کے مؤقف پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے اور پھر غور فرمائیے۔ تمام محدثین کرام اور فقہاء عظام اپنی کتب میں سرور دو عالم ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ ﷺ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کوئی مختصر درود شریف لکھتے ہیں بلکہ خود وہابیہ دیوبندیہ کا بھی یہی معمول ہے حالانکہ یہ لفظ بھی حضور سیّد عالم ﷺ سے ثابت نہیں کوئی بھی وہابی دیوبندی ایسا نہیں دیکھا گیا جو حضور ﷺ کے نام مبارک کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا شروع کردے۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"میری معلومات کے مطابق درود شریف کے بارہ ہزار صیغے موجود ہیں۔"

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۳۳ جلد ۷)

خود وہابیہ کے مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی بھی درود شریف کے دیگر الفاظ سے انکار نہیں کرتے۔ دیکھئے، فصل الخطاب صفحہ ۸۵ بلکہ لکھتے ہیں کہ:

"شیخ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے: صیغے درود شریف کے چار ہزار بلکہ بارہ ہزار تک ہیں۔" (فصل الخطاب صفحہ ۸۵)

❁ دیوبندی مولوی تقی عثمانی نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ:

''ہمیں نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

یہ درود شریف پڑھنا حضور اقدس ﷺ نے ہمیں سکھا دیا اس کو پڑھنا جائز اور مسنون ہے، اب اگر کوئی شخص دوسرا درود شریف پڑھے جس کے الفاظ اس سے مختلف ہوں...... تو یہ جائز ہے کوئی گناہ نہیں۔ اور درود شریف پڑھنے کی سنت ادا ہو جائے گی۔'' (اصلاحی خطبات صفحہ ۲۳۵ جلد ۱)

ان وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر سے بھی اہل سنت کے موقف کی تائید ہوگئی۔ غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کو درود ابراہیمی سے مقید نہیں کیا، تو آج کسی کو کس طرح اختیار حاصل ہو گیا کہ وہ قرآن مجید کے مطلق حکم کو مقید کر سکے؟ یہ قرآن پاک کے حکم میں اپنی طرف سے حدود و شرائط مقرر کرنا نہیں تو کیا ہے؟

❁ خود حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو قرآن مجید کتاب اللہ میں ایسی شروط لگاتے ہیں جو اس میں نہیں ہیں جو شرط قرآن مجید کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔''

(بخاری جلد صفحہ ۲۹۰ جلد ۱، مصابیح السنۃ ج ۲ صفحہ ۳۳۴، مسلم شریف صفحہ ۴۹۴ جلد ۱، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۹، نسائی صفحہ ۸۹ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۱۶۸ جلد ۶)

اب وہابیوں دیوبندیوں کی اس دعویٰ کی قلعی کھل گئی ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے مطلق حکم کو مقید کرنا چاہتے ہیں اپنی طرف سے خود ساختہ شرطیں لگاتے ہیں اپنی طرف سے پچر لگا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے یہ بات رہ گئی ہم اسے پوری کر رہے ہیں؟ نعوذ باللہ۔

خدا تعالیٰ کی تو منشا یہ ہے کہ صلوٰۃ کا حکم مطلق رہے میرے حبیب ﷺ کا امتی اپنے عشق و مستی کا اظہار محبت والفت کی تازگی ایمان وایقان کی درخشندگی کیلئے جن مبارک الفاظ سے بھی حسین عظیم اسلوب میں بھی اپنے آقا و مولیٰ کے ہاں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے

اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ خواہ رسول کائنات ﷺ کے حسن و جمال کے مناظر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔ خواہ ان کی سیرت مبارکہ کے مظاہر بیان کرتا ہوا درود شریف پڑھے۔ خواہ وہ آپ ﷺ کو شافع روز جزا کہہ کر صلوٰۃ وسلام پڑھے۔

الغرض امتی کے مطلع افکار پر اپنے رؤف الرحیم آقا و مولیٰ ﷺ کے فضائل کی کہکشاں سے جو جھلک بھی نمودار ہو اس کی یاد میں تڑپ کر صلوٰۃ وسلام پڑھ کر تسکین محبت کرے، جائز ہے۔ لہٰذا صلوٰۃ وسلام کے دائرہ کو محدود کرنا رسول محترم باعث تخلیق کائنات محبوب رب العالمین ﷺ کی تعریف وتوصیف کو محدود کرنے کی مذموم سازش ہے۔

تمام محدثین آئمہ تفسیر آئمہ مجتہدین اولیائے کرام علیہم الرضوان نے ہر دور میں اس حکم صلوٰۃ وسلام کو مطلق سمجھا ہے یہی وجہ ہے انہوں نے اپنی کتب میں درود ابراہیمی یا دیگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی درود شریف کا التزام نہیں کیا، بلکہ عموماً اپنے جداگانہ الفاظ واسالیب میں گوناگوں اوصاف کے ذکر سے کثیر الانواع صیغ وتراکیب کے پیرائے میں صلوٰۃ وسلام پڑھا ہے۔ بلکہ خود وہابی دیوبندی اکابر کی کتب سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے درود ابراہیمی کی فضیلت کے باوجود بہت کم کسی محدث وفقیہہ نے اپنی کتابوں کے خطبوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی ثابت ہے بطور نمونہ اس پر ہم چند ایک حوالہ جات درج کر رہے ہیں۔ تاکہ ہر عام وخاص پر یہ واضح ہو جائے کہ وہابیہ دیوبندیہ کا پوری امت مسلمہ سے الگ تھلگ انگریزی مذہب ہے جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

صحابہ کرام اور محدثین کے دور کے صیغے نقل کرنے سے قبل اس بات کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے نماز کیلئے درود ابراہیمی تعلیم فرمایا اس کے ماسوا کیلئے اس کو مخصوص نہ کیا نماز میں ہم یہی پڑھتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے۔

۞ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ سلام کو تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے۔

كيف نصلى عليك اذا نحن صلينا فى صلواتنا صلى الله عليك

جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی نمازوں میں درود شریف پڑھیں تو کیسے پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اپنی نماز میں) اس طرح مجھ پر درود شریف پڑھو۔ **اللّٰھم صل علی محمد۔ الخ**

(بیہقی صفحہ ۱۴۷ جلد ۲ مسند امام احمد صفحہ ۹۹ جلد ۴)، جلاء الافہام از ابن قیم وہابی صفحہ ۱۴۔ سنن دار قطنی صفحہ ۳۵۵ جلد ۱، صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۳۵۲ جلد ۱، صحیح ابن حبان صفحہ ۲۰۷ جلد ۴، مستدرک صفحہ ۲۶۸، جلد ۱، تلخیص الحبیر صفحہ ۲۶۳ جلد ۱)

- وہابی مولوی عبدالغفور روحی نے یہی حدیث ابو مسعود والی نقل کی ہے۔ (احسن الکلام صفحہ ۶۵)
- حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں نے عرض کیا:

یا رسول اللّٰه کیف نصلی علیك یعنی فی الصلوٰة۔

"یارسول اللہ، ہم آپ پر نماز میں کیسے درود شریف پڑھیں؟

فرمایا: تم کہو۔"

اللّٰھم صل علی محمد الخ۔ (جلاء الافہام صفحہ ۱۳، فتح الباری ج ۱۳ صفحہ ۴۱۶)

- حضرت کعب بن حجرہ سے مروی ہے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس طرح (درود) پڑھتے تھے۔

اللّٰھم صلّ علی محمد الخ۔" (سنن کبریٰ صفحہ ۱۴۷ جلد ۲، مسند امام شافعی صفحہ ۴۲)

- نام نہاد جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا ہے کہ

"درود و سلام عربی میں بھی ہوسکتا ہے اور نعتیہ نظم و نثر میں کسی دوسری زبان میں بھی ہوسکتا ہے۔" (درود و سلام صفحہ ۱۴ طبع لاہور)

ان تین احادیث مبارکہ سے صراحتاً ثابت ہوگیا کہ درود ابراہیمی نماز میں پڑھنے کیلئے تعلیم فرمایا گیا ہے اور مودودی کے حوالہ سے بھی معلوم ہوا کہ درود و سلام کیلئے الفاظ متعین نہیں ہیں اب، ہم صحابہ کرام اور محدثین کرام علیہم الرضوان کے درود شریف کے صیغے نقل کر رہے ہیں۔

صحابہ کرام، تابعین عظام اور اولیائے کرام محدثین کرام علیہم الرضوان کے درود ابراہیمی کے علاوہ درود شریف

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النّبی الآیۃ لبیك اللّٰھم ربّی وسعدیك صلوات اللّٰہ البر الرّحیم والملائکۃ المقربین والنبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وماسبع لك من شیءٍ یارب العالمین علیٰ محمد بن عبداللہ خاتم النبیین وسید المرسلین وامام المتقین ورسول ربّ العالمین الشاھد البشیر الداعی الیك باذنك السراج المنیر علیہ السّلام۔

(کتاب الشفاء صفحہ ۵۷ جلد ۲، مدارج النبوت صفحہ ۷۰۶ جلد ۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم اجْعل صَلواتك وبرکاتك ورحمتك علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدك ورسولك امام الخیر ورسول الرّحمۃ اللّٰھم ابعثہُ مقام محمود ایغبطہ فیہ الاولون والآخرون۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۵، کتاب الشفاء صفحہ ۵۷ جلد ۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 9، صفحہ 115۔ مسند ابی یعلیٰ صفحہ 959، مسند الشاشی جلد 2 صفحہ 79، شعب الایمان للبیہقی جلد 2، صفحہ 208، کنز العمال جلد 1، صفحہ 251، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد 4، صفحہ 300۔ الترغیب والترہیب للمنذری جلد 2، صفحہ 329۔ تفسیر ابن کثیر جلد 4، صفحہ 234۔ مصباح الزجاجۃ جلد 1، صفحہ 111۔ تفسیر قرطبی جلد 14، صفحہ 234۔ مصنف عبدالرزاق جلد 2، صفحہ 213)

یہی درود شریف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(المطالب العالیہ جلد 3، صفحہ 224)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی محمد عبدك و رسولك۔ (کتاب الشفاء صفحہ ۵۵ جلد ۲)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد سید العرب و العجم المبعوث علی کافة الامم وصل یا رب آل محمد برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔ (جواہر الاولیاء صفحہ ۲۸۳ طبع اسلام آباد)

سیدنا امام عالی مقام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی و آله وسلّم۔ (جواہر الاولیاء صفحہ ۲۶۶)

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی مَنْ رُوْحُهٗ مِحراب الارواح والملئکة والکون٥ اللّٰھم صل علی من ھو امام الانبیاء والمرسلین٥ اللّٰھم صل علی من ھو امام اھل الجنة عباد اللّٰه المؤمنین۔

(سعادۃ الدارین عربی صفحہ ۲۴۵ مترجم اُردو صفحہ ۶۴۷ جلد ا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم یا دائم الفضل علی البریة٥ یا باسط الیدین بالعطیّة٥ یا صاحب المواھب السنیة صل علی محمد خیر الورای سجیة٥ واغفرلنا یا ذالعلا فی ھذه العتیٰة٥

(القول البدیع صفحہ ۴۶ سعادت الدارین صفحہ ۲۴۶ عربی صفحہ ۶۵۲ جلد ا اُردو)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء ومعدن الاسرار

ومنبع الانوار وَجمال الکونین وشرف الدَّارین وسید الثقلین المغصوصِ بقاب قوسین٥ (سعادت الدارین صفحہ۲۳۲عربی صفحہ۶۱۸ جلد ا اُردو)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الآخرین وصل علی محمد فی یوم الدین۔ (القول البدیع صفحہ۵۰)

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اله واصحابه واولاده وازواجه وذریته واھل بیته واصھاره وانصاره واشیاعه ومحبیه وامته معھم اجمعین۔ (القول البدیع صفحہ۴۷، کتاب الشفاء صفحہ۵۷ جلد۲)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

اللّٰھم صل علی ابدًا افضل صلوتك علی سیدنا محمد عبدك ورسولك النبیّ الامی واله وسلم۔ (جواہرالاولیاء صفحہ۲۶۷)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

علامہ یوسف نبہانی نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے متعدد درود شریف اپنی کتب ''افضل الصلوٰت اور سعادت الدارین'' میں نقل کئے ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے

اللّٰھم صل علی سیدنا محمدٍ السابق للخلق نورهٗ ورحمة للعالمین ظھورُہ عَدد من مضٰی من خلقك ومن بقی ومن سعد منھم من شقی صلوة تستغرق الصدد والعد تحیط بالحد صلوة لاغایة لھا ولا منتھی ولا انقضاء صلوة دائمة بدوامك وعلی اله وصحبه وسلم تسلیما٥ (افضل الصلوٰۃ صفحہ۲۷، مطالع المرات صفحہ۱۴۹)

امام مسلم رضی اللہ عنہ کا درود شریف:

۞ امام مسلم اپنی کتاب کے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین وصلی اللّٰہ علی محمد خاتم النبیّین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲ جلد ۱)

صاحب معجم اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

وصلی اللّٰہ علی نبیہ محمد نبی الرحمة والرسالة وعلی اٰلہ وسلم کثیرا۔ (بستان المحدثین صفحہ ۹۱ طبع کراچی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی اٰلہ واصحابہ الذین جعل حبھم اٰیة الایمان ومنطفة الفوزہ۔ (بستان المحدثین صفحہ ۲۰۷)

سید سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

اللّٰھم صلِ علی سیدنا محمد نور الانوار وسر الاسرار ٥

(دلائل الخیرات صفحہ ۵۹ طبع مصر)

محدث شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ صلوة تکون عن النار تعم الجنة وسلم وشرف و کرم ٥ (بستان المحدثین صفحہ ۱۲۹)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف اور اس کی مقبولیت:

۞ وہابیہ کے امام ابن قیم نے لکھا ہے ترجمان وہابیہ مولوی قاضی سلیمان منصور پوری کی زبانی سنیے کہ"

""عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے بہشت کیلئے

یوں آراستہ بنایا جیسے عروس کو آراستہ کیا کرتے ہیں اور میرے اوپر یوں نچھاور کیا جیسے دلہن پر کیا کرتے ہیں میں نے کہا آپ اس درجہ کو کیوں کر پہنچ گئے کہا مجھ سے ایک قائل نے کہا تھا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تم نے لکھا ہے اس کا عوض ہے میں نے پوچھا کہ وہ کیوں کر ہے فرمایا وہ لفظ یہ ہیں:

وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ماغفل من ذکرہ الغافلون۔

جب صبح ہوئی تو میں نے کتاب کھول کر دیکھی تو عبارت اس میں درج تھی۔''

(جلاء الافہام عربی صفحہ ۲۴۷، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲۹۵)

۞ یہ واقعہ حضرت امام سماوی نے القول البدیع اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں بھی نقل کیا ہے۔

(القول البدیع صفحہ ۲۵۲ جذب القلوب صفحہ ۳۵۰، سعادت الدارین صفحہ ۶۵۹ جلد ۱)

۞ دیوبندی مولوی مفتی مہدی حسن نے بھی یہی واقعہ نقل کیا؟ (فضائل درود و سلام صفحہ ۴۲)

۞ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ روایت مولوی زکریا دیوبندی نے بھی نقل کی ہے۔

(فضائل درود شریف صفحہ ۱۰۳)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ الطاہرین۔

(مکتوبات امام ربانی صفحہ ۳۷۶ جلد ۱ طبع لاہور)

محدث طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف اور اس کی مقبولیت:

اللھم لک الحمد بعد دمن حمد ولک الحمد بعد ومن لم بحمدک ولک الحمد کما تحب ان تحمد اللّٰھم صل علی محمد بعد دمن صل علیہ وصل علی محمد بعد دمن لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب ان یصلی علیہ۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
''مجھے خواب میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا **السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبر کاته** اور میں نے مذکورہ بالا درود شریف پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے اور دانتوں کے درمیانی خلاء سے نور نکلتا نظر آیا۔''
(سعادت الدارین صفحہ ۶۶۳ جلد ا، جذب القلوب صفحہ ۲۶۵)

شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ
امرنی سیدی الوالد بهذه من الصلوة علی النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم اللّٰهم صل علی محمدٍ النبی الامی واٰلِه وبارك وسلم قال قرأتها فی المنام، علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم فاستفسها۔
والد محترم نے مجھے حکم دیا، کہ درود شریف اسی صیغہ سے پڑھا کروں
اللّٰهم صل علی محمدن النبی الامی وآله وبارك وسلم
میرے والد گرامی نے فرمایا کہ ''یہ درود شریف میں نے خواب میں پڑھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔'' (در ثمین صفحہ ۳۵ طبع فیصل آباد)

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اور مقبول درود شریف:

اللّٰهم صلّ علی محمد وعلی اله محمد صلاةً انت لها اهل وهو لها اهل وبارك وسلم۔
حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:
''اس مذکورہ بالا درود شریف کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل ہے ایک بزرگ مدینہ طیبہ میں زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔ اور اپنی مدت اقامت میں انہوں نے اس درود شریف کا ورد رکھا۔ جب وہ مدینہ منورہ سے واپس ہونے

لگے تو حضور ﷺ نے ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور ٹھہرو اس لیے کہ تمہارا یہ درود شریف پڑھنا ہمیں بہت پسند آیا۔''

(جذب القلوب صفحہ ۳۶۷)

قارئین کرام! ہم نے بطور نمونہ چند ایک حوالہ جات نقل کیے وگرنہ اس پر ہی ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اولیاء کرام محدثین نے جو درود شریف پڑھے، لکھے کیا یہ سب حضور ﷺ نے خود سکھائے ہیں کیا یہ سب درود ابراہیمی ہی ہیں؟

حد ہو گئی ظلم کی، اور وہابیہ دیوبندیہ کی فکری آوارہ گردی نے ان سب صحابہ، تابعین، اولیاء محدثین رضی اللہ عنہم کو بدعتی اور ابوجہل بنا دیا۔ نعوذ باللہ گویا چند انگریزی سکوں پر بکنے والے وہابی دیوبندی ان تمام اکابرین اسلام پر عدم اعتماد کی جسارت کر رہے ہیں۔ اگر یہ تمام درود مستحب و مستحسن ہیں تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کیوں اور کس قانون سے ناجائز ہے۔ کیوں مستحسن و مستحب نہیں ہے؟

پوری اُمت مسلمہ اور ان کے اکابرین، محدثین، اولیاء مشائخ کا تو گویا اس پر اجماع ہے کہ درود شریف کے متعلق وسعت ہے جو لفظ بھی صلوٰۃ وسلام کا مفہوم پورا کرے ہر وہ لفظ قرآن مجید کے حکم کی تعمیل ہے۔ اسی وہابیہ دیوبندیہ کی کتب بھی اسی کی طرح کے صلوٰۃ وسلام کے الفاظ سے خالی نہیں۔ چند ایک حوالہ جات بطور اتمام حجت نقل کیے جا رہے ہیں۔ غور فرمائیے، حقانیت اہلِ سنت ملاحظہ کیجیے۔

وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر کے خود ساختہ درود شریف

اب ہم ان کے اپنے کلیہ کے مطابق ان کے اکابر کے خود ساختہ درود نقل کر رہے ہیں۔

ابن تیمیہ کا درود:

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا۔

(العقیدۃ الواسطیہ صفحہ ۱۶۷ طبع لاہور)

ابن قیم کا درود:

وصلی اللّٰہ علی سیّدنا محمد خاتم النبیّین وعلی آله وصحبه اجمعین وسلم تسلیماً کثیرا الی یوم الدین۔

(ہدایۃ الباری صفحہ۱۹۳ طبع بیروت)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا درود:

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلٰی آله وصحبه اجمعین۔

(کتاب التوحید عربی صفحہ۱۶۱ طبع لاہور)

قاضی شوکانی کا درود:

والصلٰوۃ والسلام علی المنتقی من عالم الکون والفساد۔

(نیل الاوطار عربی صفحہ۱۱ جلد ۱ طبع لاہور)

عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ کا درود:

وصلی اللّٰہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین۔

(فتح المجید صفحہ۴۶۷ طبع سعودی عرب)

نواب صدیق حسن بھوپالی کا درود:

والصلٰوۃ والسلام علی رسوله وخاتم الانبیائه محمد ن الذی اصطفاء علی سائر العرب والعجم وعلٰی آله واصحابه۔

(اشامۃ العنبر یہ صفحہ۲ طبع بھوپال)

وحیدالزماں حیدرآبادی کا درود:

واصلی واسلم علی سید المخلوقات سیدنا محمد ذی الفیوض والبرکات۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ۲ جلد ۱ طبع دہلی)

احسان الٰہی ظہیر کا درود:

الصلوٰة والسلام علی من لا نبی وحدہ وعلٰی آلہ وصحبہ۔

(مرزائیت اور اسلام صفحہ۱۲)

قاضی سلیمان منصور پوری کا درود:

فصلی اللّٰہ علیہ وبارك وسلم وعلی آلہ وازواجہ وخلفاء واصحابہ صلٰوۃ دائما سرمدا۔ (رسالہ عشرہ صفحہ۳ طبع سانگلہ ہل)

اسمٰعیل سلفی کا درود:

الصلٰوۃ والسلام علٰی سید الخلق محمد خاتم النبیّین وعلٰی اصحابہ وآلہٖ۔ (حجیت حدیث صفحہ۱۵ طبع لاہور)

مولوی عبدالسلام بستوی کا درود:

الصلٰوۃ والسلام علی جمیع الانبیاء وسید المرسلین۔

(اسلامی تعلیم صفحہ۸۳۰ جلد۱)

اشرف علی تھانوی کا درود:

وصلی اللّٰہ علٰی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(التکشف صفحہ۴۵۵)

رشید احمد گنگوہی کا درود:

وصلی اللّٰہ تعالٰی علی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین وعلٰی من یتبعھم اجمعین۔

(تالیفات رشیدیہ صفحہ۴۸۱ طبع لاہور)

قاسم نانوتوی کا درود:

وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین۔

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰۲ طبع گوجرانوالہ)

بطور نمونہ ہم نے دیوبندیوں وہابیوں کے اکابر کی کتب سے ان کے کلیہ کے مطابق خود ساختہ درود نقل کر دیئے ہیں کیا یہ درود ابراہیمی ہیں کیا ان کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے کیا یہ درود خود حضور سید عالم ﷺ نے سکھائے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تم نے ان کے خلاف مہم کیوں نہ چلائی؟ ان کا بدعتی ہونا کتب و رسائل میں شائع کیوں نہ کیا؟ کیا کفر و شرک کے فتوے صرف اور صرف اہل سُنّت و جماعت پر لگانے کیلئے ہیں؟

درود شریف ''ﷺ'' بھی تو حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے:

محدثین عظام کتب حدیث و فقہ میں جب رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک لکھتے ہیں تو بطور درود ﷺ لکھتے ہیں جمیع کتب حدیث و فقہ و تفسیر و جمیع علوم اس پر شاہد ہیں خود وہابیہ دیوبندیہ بھی یہی درود شریف لکھتے ہیں اور بولتے ہیں حالانکہ یہ درود شریف بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت نہیں ہے۔

۔ سیدی و مرشدی محدث اعظم پاکستان آفتاب علم و حکمت منبع رشد و ہدایت مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آبادی فرمایا کرتے تھے کہ

''دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھو تم حدیث شریف پڑھتے وقت قال قال رسول اللّٰہ ﷺ پڑھتے ہو یہ ﷺ کا حکم کب رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے کتب صحاح ستہ میں کہاں ہے کہ یہ درود شریف پڑھو اگر یہ درود شریف جائز ہے۔ تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی جائز ہے اور پھر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ حفص بن عبداللہ نے محدث ابوزرعہ کو خواب میں ان کے بعد از وصال آسمان دُنیا پر فرشتوں کی امامت کرتے دیکھا، میں نے عرض کیا کہ یہ رتبہ کس طرح پایا فرمایا میں نے ہزار ہا احادیث لکھی ہیں اور سرکار ﷺ کے نام

مبارک کے ساتھ ہر حدیث میں ﷺ لکھا ہے۔ (جذب القلوب)

❁ "ﷺ" لکھنے کی برکات بعض محدثین سے وہابیہ کے امام ابن قیم نے بھی جلاء الافہام میں نقل کی ہیں۔"

اب سوال یہ ہے کہ اگر درود ابراہیمی کے علاوہ درود حرام و بدعت ہے تو ان محدثین اور اپنے اکابر پر فتویٰ لگاؤ۔ فتویٰ کی مشین خود ساختہ کا منہ صرف اہل سُنت کی طرف کیوں ہے؟

❁ خود دیوبندیوں کے مولوی محمد ولی درویش استاد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی بھی درود شریف کے الفاظ کا متعین ہونا نہیں مانتے لکھتے ہیں کہ

> "کسی صحیح حدیث میں کسی درود شریف کی تعین وارد نہیں جس میں ہو کہ یہ درود پڑھا جائے اور یہ نہ پڑھا جائے۔ کوئی خاک جانے صاحب! ہے کوئی دلیل؟ اگر ہے تو لائیے پھر ہم اس کے قائل ہیں کہ اذکار میں توقیت و تعین نہیں کہ بس یہی پڑھے بلکہ جو بھی صحیح المعنیٰ درود پڑھے، صحیح ہے۔"

(کیا نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سُنّت ہے صفحہ ۲۳ طبع کراچی)

اکابرینِ وہابیہ کا متفقہ فتویٰ بھی ملاحظہ کرلیں:

❁ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے غیر مروی درود شریف پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے لکھتے ہیں کہ:

> "یہ کوئی شرط نہیں کہ بندۂ مومن جس درود شریف کو پڑھے وہ ایسی صفت پر ہو جو آپ ﷺ سے ثابت ہو بلکہ درود شریف ماثور کے اسم کا اس پر صادق آنا ہی معتبر ہے اگرچہ وہ درود شریف جو تعلیم کے طریقہ سے وارد ہے زیادہ تام زیادہ کامل زیادہ فضیلت والا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ غیر مروی درود شریف اسی درود شریف کے نیچے داخل نہیں جس کے ثواب کی نشاندہی آپ ﷺ نے درود شریف پڑھنے والے کیلئے فرمائی ہے۔ مروی صیغوں سے ہو یا غیر مروی صیغوں سے پڑھنے والا یقیناً اس ثواب کا مستحق ہوگا جس کا وعدہ احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔" (نزل الابرار صفحہ ۷۸، ۷۷ طبع بیروت)

۞ وہابیہ کے امام عبدالجبار غزنوی نے درود شریف اور بعدوی کے ماثور میں اضافہ الفاظ کو بدعت قرار دینے کے رد میں لکھا ہے کہ:

''میرے فہم میں یہ سب تشددات ہیں الفاظ ماثور پر اگر کچھ الفاظ حسنہ زیادہ ہو جاویں اس میں کوئی مضائقہ نہیں...... بہت مواقع میں ثابت ہے کہ صحابہ کرام اور علماء اسلام الفاظ ماثورہ پر درود شریف اور دعوات میں بعض الفاظ زیادہ کرتے تھے اور یہ تعامل بلانکیر جاری رہا۔ نماز میں بھی......کوئی مضائقہ نہیں۔ (الفاظ زیادہ کرنے درود شریف میں)'' (فتاویٰ نذیریہ صفحہ ا جلد ۲)

۞ اس فتویٰ پر مولوی نذیر حسین دہلوی وہابی اور عبدالرحمٰن بے ریوال وہابی کے بھی دستخط ہیں۔ وہابی مولوی شمس الحق عظیم آبادی کا بھی حوالہ لکھا ہے۔ (عون المعبود صفحہ ۹ ۴۰ جلد ۴)

ہم حیران ہیں اس قدر وہابیوں کے اکابر کے ٹھوس حوالہ جات کے باوجود ان لوگوں کا اصرار کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں یا اس میں اضافہ بدعت ہے کیا معنی رکھتا ہے اور اگر اضافہ تک جائز ہے تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے منع ہونے کی کونسی دلیل ہے؟

۞ وہابیہ کے غزنوی، دہلوی، مبارکپوری، عظیم آبادی کے فتاویٰ کو دیوبندی مناظر مولوی امین اوکاڑوی نے اپنی تائید میں نقل کیا ہے۔ (مجموعہ رسائل جلد ا صفحہ ۲۶۸ طبع گوجرانوالہ)

درود شریف کے الفاظ میں اضافہ وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر سے

۞ وہابیہ کے مولوی ابوبکر غزنوی اپنے والد داؤد غزنوی کے متعلق مفتی عبدالرحمٰن سے ناقل ہیں کہ

''میرے والد صاحب نے ایک موقع پر مجھے یہ واقعہ سُنایا کہ ایک دن مولانا داؤدی غزنوی آئے اور کہنے لگے: میں درود شریف پڑھتا ہوں اور اس کی عظمت بڑھانے کیلئے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی اور سُنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟

یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے،

مفتی صاحب نے انہیں مخاطب کر کے کہا: آیئے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی۔ پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سُنایا۔ مولانا ادریس صاحب نے کہا کہ اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ

یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما٥

اس میں صلوا اور سلموا کے صیغے مطلق ہیں اس مطلق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے۔ مفتی صاحب نے یہ بات سُنی تو فرمایا جزاک اللہ آپ نے خوب جواب دیا۔" (داؤد غزنوی صفحہ ۱۹۵ طبع لاہور)

❁ دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہور کے خلیفہ قاضی زاہد الحسینی لکھتے ہیں کہ

"درود شریف اسی محبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے اس لیے جن کلمات میں نظم یا نثر کی طرز پر پیش کرے جائز اور درست ہے...... چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیّد دو عالم ﷺ کے حضور فداک ابی وامی اور فداک روحی جیسے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا...... اس لیے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بناء پر بہترین پیرایہ اختیار کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر بہترین طرز اور اچھے پیرائے میں درود بھیجو...... چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا...... چنانچہ درود وسلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں اُمت نے تالیف کیے ہیں۔"

(رحمت کائنات صفحہ ۸۹۔۲۸۸)

❁ دعائے ماثورہ اور درود شریف میں اضافہ کو دیوبندی اشرف علی تھانوی نے بھی جائز لکھا ہے۔ (بوادر النوادر صفحہ ۶۲۳ طبع لاہور)

دیوبندیوں وہابیوں کے خودساختہ سلام:

اعلیٰ حضرت بریلوی کے مشہورِ زمانہ سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پر اعتراض کرنے والے وہابی دیوبندی اپنے کلیہ کے مطابق اپنے اکابر کے خودساختہ سلام کو ملاحظہ کریں۔

سیداحمدرائے بریلی:

۞ وہابیہ دیوبندیہ کے امام اسماعیل دہلوی کے پیرومرشد سیداحمد نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں عرض کیا:

السلام اے نور رب العالمین — السلام اے محیط روح الامین
السلام اے نائب پروردگار — السلام اے قاسم جنات و نار

(مخزن احمدی صفحہ ۱۰۴ طبع آگرہ)

اسماعیل دہلوی:

الٰہی ہزاروں درود و سلام — تو بھیج ان پر اوران کی اُمت پر عام

(سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر صفحہ ۱۰۹ جلد۱)

ثناءاللہ امرتسری:

سلام اس نور رب العالمین پر — سب اُس کی آل واصحاب دین پر

(ترک اسلام صفحہ ۸۶ طبع امرتسر)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور:

جامع القرآن ذوالنورین پہ لاکھوں سلام
صاحب الایمان ذوالنورین پہ لاکھوں سلام
عقد میں دو بیٹیاں آئیں رسول اللہ کی
ذوالکرم ذی شان ذوالنورین پہ لاکھوں سلام

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ جون ۱۹۸۰ء)

ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ:

۞۔ وہابیوں کا ترجمان اپنے خود ساختہ شہیدوں پر سلام بھیجتا ہوا لکھتا ہے:

اے شہید اے مرد میدان وفا تجھ پر سلام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لا انتہا تجھ پر سلام

(ماہنامہ الدعوۃ لاہور اگست ۱۹۹۷ء)

اللہ اکبر! اب یہاں پر اے شہید لکھتے ہوئے نہ حاضر ناظر پر شرک کا فتویٰ یاد رہا نہ سلام لکھتے ہوئے خود ساختہ سلام کے بدعت ہونے کا خیال کیا۔

قارئین کرام! وہابیہ دیوبندیہ سے پوچھئے کہ تمہارے اکابر کے یہ خود ساختہ سلام کس قرآن کی آیت یا حدیث میں موجود ہیں؟ اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو جس کلیہ سے یہ سلام جائز ہیں اسی کلیہ سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کیوں ناجائز ہے۔ یہ شریعت و دین اسلام سے مذاق نہیں تو کیا ہے؟ بلکہ اپنے بڑے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نجد پر سلام پڑھتے ہوئے ذرا برابر شرم و حیا نہ رہی نہ ہی کوئی فتویٰ یاد آیا

سلام علی نجد و حل بالنجد

(تحفہ وہابیہ صفحہ ا، محمد بن عبدالوہاب ایک مظلوم اور بدنام مصلح صفحہ ۲۷)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا انکار مگر گاندھی پر سلام:

سلام النیل یا غاندی　　وھذا الزھر من عندی

(القراءۃ الاعدادیہ صفحہ ۲۳۵ جلد ۲)

۞ نجدیوں نے پنڈت نہرو کا استقبال کرتے ہوئے مرحبا نہرو رسول السلام کے نعرے لگائے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

قارئین کرام! یہ لوگ گاندھی پر سلام پڑھیں تو جائز مگر اہل سنت و جماعت

اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کریں تو مشرک و بدعتی۔ نعوذ باللہ ہم اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے موقع پر قیام کریں تو بدعت کا فتویٰ تیار مگر خود جشنِ دیوبند کے موقع پر اندرا گاندھی مدرسہ دیوبند کے سٹیج پر رونق افروز ہو تو تمام دیوبندی علماء اس کیلئے قیام کریں تو جائز ہو یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے اس کا بھی حوالہ نقد حاضر ہے۔

جب بھارت کی وزیرِ اعظم (اندرا گاندھی) سٹیج پر آئیں تو سب لوگ (تمام دیوبندی علماء) احتراماً اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۴ جولائی ۱۹۸۰ء)

درود ابراہیمی نماز میں پڑھنے کیلئے خاص:

باقی رہا درود ابراہیمی تو اس کا موقع محل نماز ہے اس لئے کہ التحیات میں سلام پہلے پڑھ لیا جاتا ہے۔ درود پڑھنا باقی ہوتا ہے اور وہ درود ابراہیمی سے پورا ہو جاتا ہے۔

❁ خود وہابیہ کے امام قاضی شوکانی نے بھی اس کا موقع محل نماز لکھا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

وفیہ تقیید الصلوٰۃ صلی اللّٰہ علیہ وسلم باالصلاۃ فیقید ذلک ان ہذا الالفاظ المرویۃ مختصۃ بالصلوۃ و اما خارج الصلوۃ فیجعل الامتثال بما یفیدہ قولہ سبحنہ وتعالیٰ ان اللّٰہ وملئکۃ یصلون علی النّبی یایہا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما فاذا قال القائل اللّٰہم صل وسلم علی محمد فقد امتثل الامر القرانی۔ (تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۴۸ طبع بیروت)

"اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی کے پڑھنے کو نماز کے ساتھ مقید کیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے پس نماز کے باہر اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرنے کیلئے ارشادِ باری **ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی** سے اس حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ پس کہنے والے نے کہا: **اللھم صل وسلم علی محمد** تو اس نے قرآن پاک کے حکم پر عمل کیا۔ (اس لئے کہ صلوٰۃ وسلام کو جمع کیا)۔"

دیوبندی مفتی اعظم مفتی محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں کہ

''آیت صلّوا علیه وسلموا تسلیما میں صلوٰۃ و سلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغہ سے ہوسکتی ہے جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ بعینہٖ آنحضرت ﷺ سے منقول بھی ہیں۔''

(تفسیر معارف القرآن صفحہ ۲۲۳ جلد ۷ طبع کراچی)

قاضی شوکانی نے دوسری جگہ بھی صلوٰۃ وسلام والے درود شریف پڑھنے سے ارشاد ربانی کی تعمیل ہونا لکھا ہے۔ (تفسیر فتح القدیر صفحہ ۳۰۱ جلد ۴)

اس کے علاوہ متعدد علماء نے اس کی تصریح کی ہے اور جن احادیث مبارکہ میں درود ابراہیمی کی تعلیم دی گئی اُن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال بھی اس بات کی ہی دلیل ہے۔ سوال یہ کیا جاتا ہے یارسول اللہ ہم نے آپ ﷺ پر سلام بھیجنا تو سیکھ لیا آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں نماز میں۔

معلوم ہوا، کہ درود ابراہیمی کا محل نماز ہی ہے، مسند ابی اسحاق میں بھی ہے کہ

''درود ابراہیمی نماز کیلئے خاص ہے۔'' (مسند ابی اسحق صفحہ ۲۰۱)

بصیغۂ خطاب کا سوال اوراس کا جواب:

اگر یہ سوال کیا جائے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ میں بصیغۂ خطاب درود شریف پڑھا جاتا ہے اور دور سے خطاب کرنا صحیح نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ یہ کہنا کہ حضور ﷺ کو خطاب کرنا درست نہیں غلط ہے۔ نماز میں التحیات میں السلام علیك ایها النبی بصیغۂ خطاب سلام ہے۔

حضور سیّد عالم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں بھی صحابہ کرام اپنے اپنے گاؤں شہروں میں اپنے گھروں میں نماز میں پڑھتے تھے۔ وہ تمام صحابہ کرام التحیات میں السلام علیك ایها النبی بصیغۂ خطاب ہی پڑھتے تھے۔ حالانکہ بظاہر سب کے سامنے سید عالم رحمت کائنات ﷺ موجود نہیں ہوتے تھے مگر کسی صحابی نے یہ کبھی عرض نہ کیا کہ یارسول اللہ جب ہم آپ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ﷺ ہمارے سامنے موجود ہوتے

ہیں، تو ہم السلام علیك ایھا النبی پڑھ لیتے ہیں مگر جب ہم گھروں میں سنن ونوافل یا حالتِ سفر میں نماز پڑھتے ہیں اس وقت تو آپ ہمارے سامنے بظاہر موجود نہیں ہوتے اس وقت ہم السلام علیك ایھا النبی بصیغۂ خطاب سے کیوں کر پڑھیں؟ کسی صحابی کا بھی یہ عرض نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ ہمارا سلام ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ضرور پہنچتا ہے۔

تمام صحابہ کرام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد بھی اسی طرح پڑھنا اسی عقیدہ کی غمازی کرتا ہے۔ خیر القرون سے آج تک پوری امت مسلمہ کا اس طرح بصیغۂ خطاب سلام نماز میں پڑھنا اس عقیدہ پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

دیوبندی وہابی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جی یہ بطور حکایت پڑھا جاتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان لوگوں کی عقل ماری گئی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلام بطور حکایت ہے، اس سے قبل خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات یہ بھی حکایتاً ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ پوری اُمت مسلمہ اس پر متفق رہی کہ یہ سلام بطور حکایت نہیں بلکہ بطور انشاء ہے پہلے ہم ایک حدیث شریف درج کر رہے ہیں اس کے بعد اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کہ یہ سلام بطور حکایت نہیں بطور انشاء ہے اس پر محدثین فقہاء کے حوالہ جات نقل کریں گے۔ انشاء اللہ المولیٰ۔

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو کہے:

التحیات للّٰہ والصلوٰت والطیبات السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین٥

''تمام عبادات قولیہ فعلیہ اور مالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ جب تم یہ کلمات کہو گے تو اللہ تعالیٰ کے زمین وآسمان میں رہنے والے ہر

نیک بندے کو یہ کلمات پہنچیں گے۔''

(صحیح بخاری صفحہ ۱۱۵ جلد ا، مسلم شریف صفحہ ۱۷۳ جلد ا، مشکوۃ صفحہ ۸۵)

قارئین کرام! غور فرمایئے کوئی حضور ﷺ کا اُمتی مشرق و مغرب بحر و بر خشک و تر الغرض جہاں بھی نماز پڑھے تو یہ سلام بصیغۂ خطاب ہی عرض کرے گا۔ اگر یہ بطور حکایت ہوتا، تو نیک بندوں کو سلام پہنچنے کا کیا مطلب ہے۔ جب نیک بندوں کو سلام پہنچ رہا ہے تو حضور سیّد عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں یہ سلام کیوں نہ پہنچے گا۔

اب محدثین کرام اور فقہاء کرام کی عبارات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ سلام بطور حکایت نہیں بلکہ بطور انشاء ہے۔

❁ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، کہ:

واحضر فی قلبك النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وشخصه الکریم وقل السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته ویصدق مولك فی انه یبلغه ویرد علیك ماھو ادنٰی منه۔

''اور نبی ﷺ کے وجود باجود کو دل میں حاضر کرو اور کہو

السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته

اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کو پہنچے گا اور تم کو اس کا جواب تمہارے سلام کی نسبت کامل تر عطا فرمائیں گے۔''

(مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم الدین صفحہ ۲۷۹ جلد ا از احسن نانوتوی دیو بندی)

❁ **امام بدرالدین عینی** رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، کہ:

ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات اذن لھم بالدخول فی حریم الذی لا یموت فقرت اعینھم بالمناجات فنبھوا علی ان ذلك بواسطة نبی الرحمة وبرکاته متابعته فاذا التفتوا فاذا الحبیب فی حرمه الحبیب حاضر فاقبلوا علیه قائلین السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته۔

''نمازیوں نے جب عبادات کے تحفے پیش کر کے باب ملکوت پر دست دی تو انہیں بارگاہ الوہیت میں دخول کی اجازت مل گئی اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے کے سبب ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں پھر ان کو بتایا کہ یہ مرتبہ ان کو رسول ﷺ کی رحمت و برکت اور آپ ﷺ کی پیروی سے ملا ہے جب وہ ان تنبیہہ سے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں تو انہوں نے رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سلام عرض کیا
السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔''

(عمدۃ القاری صفحہ ۱۱۱ جلد ۶ طبع مصر)

- بعینہٖ یہی عبارت امام ابن حجر عسقلانی نے بھی تحریر فرمائی ہے۔

(فتح الباری صفحہ ۴۵۸ جلد ۲ طبع مصر)

- امام زرقانی نے بھی یہی بیان تحریر فرمایا۔

(زرقانی شرح مواہب صفحہ ۳۲۹ جلد ۷، زرقانی شرح موطا جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

- امام عبدالوہاب **شعرانی** رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

انما امر الشارع المصلی بالصلوٰة والسلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی التشهد لینبه الغافلین فی جلوسهم بین یدی الله عزوجل علی شهود نبیهم فی تلك الحضرة فانه لا یفارق حضرة الله ابدا فیخاطبونة...... بالسلام مشافهة۔

''اللہ تعالیٰ نے نمازی کو تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا ہے تاکہ جو نمازی غفلت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھے وہ اس حقیقت پر متنبہ ہو جائیں کہ اس بارگاہ میں رسول کائنات ﷺ بھی موجود ہیں کیونکہ رسول محترم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سے کبھی جدا نہیں ہوتے، اس لئے نمازی رسول معظم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر قصداً صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔'' (میزان الکبریٰ صفحہ ۱۶۷ جلد ۱)

۞ شیخ محقق علی الاطلاق الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وقال بعض العارفين ان ذلك سربان الحقيقة المحمدية فى ذرائر الموجودات و افراد الكائنات كلها فهو صلى الله عليه وسلم موجود و حاضر فى ذوات المصلين و حاضر عندهم فينبغى للمؤمن ان لا يغفل عن هذا الشهود عنده هذا الخطاب لينال من انوار القلب ويفوز باسرار المعرفة صلى الله عليك يا رسول الله وسلم۔

(لمعات صفحہ ۱۸۱ جلد ۳، اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۰۱ جلد ۱، مدارج النبوت صفحہ ۳۳۶ جلد ۱)

۞ بعض عارفین نے بیان کیا ہے کہ

''رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشہد میں سلام اس وجہ سے عرض کیا جاتا ہے کہ حقیقت محمدیہ نہ صرف یہ کہ تمام موجودات کے ذرہ ذرہ میں تمام حوادث کے ہر فرد میں موجود ہے بلکہ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے وقت مومن آپ کے مشاہدہ سے غافل نہ ہو، تاکہ انوار قلب اور اسرار معرفت حاصل کرلیں اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام ہو۔''

۞ یہی عبارت شیخ نورالحق محدث دہلوی نے بھی تحریر فرمائی ہے۔

(تیسیر القاری صفحہ ۱۷۲۔۱۷۳ جلد ۱)

۞ علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ حنفی لکھتے ہیں کہ:

ويقصد بالفاظ التشهد معانيها مرادة له على وجه الانشاء كانه يحيى الله تعالىٰ ويسلمه على نبيه وعلى نفسه لا اخبار عن ذلك..... لاحكاية سلام الله تعالىٰ۔

''نمازی تشہد کے الفاظ سے معانی کا قصد کرے۔ جو ان الفاظ سے مراد ہیں اور یہ قصد بطور انشاء ہوا گویا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تحفے پیش کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی ذات اور اولیائے کرام پر سلام پیش کر

رہا ہے۔ اخبار اور حکایت سلام کی نیت ہرگز نہ کرے۔"

(درمختار مع ردالمختار صفحہ ۳۷۷ جلد ۱ طبع کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی اسی عبارت کے تحت رقمطراز ہیں کہ:

لا یقصد الاخبار والحکایة عما وقع فی المعراج منه صلی اللّٰه علیه وسلم ومن رَبّهٖ سبحانه۔ (ردالمختار مع درمختار صفحہ ۳۷۷ جلد ۱)

"تشہد پڑھتے وقت معراج میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جو مکالمہ ہوا تھا۔ اس کی نقل اور حکایت کا قصد نہ کرے۔"

علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

لا حکایة سلام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔

(طحطاوی علی الدر المختار صفحہ ۲۲۵ جلد ۱ طبع بیروت)

علامہ شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

فیقصد المصلی انشاء هذه الالفاظ مرادة له قاصدة معناه الموضوعة له من عنده کانه یحیی اللّٰه سبحانه تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۲۸۴ طبع کراچی)

"نمازی تشہد میں ان الفاظ کے معانی کا قصد کرے، گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کا تحفہ پیش کر رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام کا ہدیہ پیش کر رہا ہے۔"

امام ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وانما ذکرنا بعض معانی التشهد لما ان المصلی یقصد بهٰذا الالفاظ معانیها مرادة له علی وجه الانشاء کما فرح به المجتبیٰ بقوله ولابد من ان یقصد بالفاظ التشهد معناها التی وضعت لها من عنده کانه یحیی اللّٰه ویسلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ (بحرالرائق صفحہ ۳۴۷ جلد ۱ طبع مصر)

''ہم نے الفاظ تشہد کے بعض معانی محض اس لئے ذکر کئے ہیں کہ جب نمازی یہ الفاظ پڑھے۔ تو ان معانی کا قصد کرے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت اور رسولِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں سلام کا ہدیہ پیش کر رہا ہے اسی طرح مجتبیٰ نے بیان کیا ہے۔''

❁ فتاویٰ عالمگیری میں مرقوم ہے کہ:

ولا بدمن ان یقصد بالفاظ التشھد معانیھا التی وضعت لھا من عندہ کانہ یحیی اللّٰہ تعالیٰ ویسلم علی النبی۔

''نمازی کیلئے ضروری ہے کہ الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد کرے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کا ہدیہ پیش کر رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کر رہا ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۳۷ جلد اطبع مصر)

❁ مولوی عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں کہ:

وقال والذی العلام واستاذ المقام ادخلہ اللّٰہ فی دار السلام فی رسالتہ نور الایمان بزیارۃ اٰثار حبیب الرحمٰن السرفی خطاب التشھد ان الحقیقۃ المحمدیۃ کانھا ساریۃ فی کل موجود و حاضرۃ فی باطن کل عبد وانکشاف ھذہ الحالۃ علی الوجہ الاقم فی حالت الصلوٰۃ فحصل محل الخطاب وقال بعض اھل المعرفۃ ان العبد لما تشرف بثناء اللّٰہ فکانہ اذن فی الدخول فی حریم الانھی ونور بصیرتہ ووجد الحبیب حاضرًا فی حرام الحبیب فاقبل وقال السلام علیك ایھا النبی۔

''میرے والد واستاذ نے (خدا ان کو جنت نصیب کرے) اپنے رسالہ نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن میں فرمایا، کہ التحیات میں السلام علیك ایھا النبی بصیغۂ حاضر سلام وخطاب کا راز یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ ہر وجود میں مساوی ہے اور ہر بندے کے باطن میں موجود حاضر ناظر ہے اور یہ حضوری

حالت نماز میں پورے طور پر کھل جاتی ہے تو حضور ﷺ کو حاضر ناظر سمجھ کر سلام خطاب کرنا حاصل ہو گیا اور بعض اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ کی ثناء سے مشرف ہو جاتا ہے تو اس سے حرم الٰہی میں داخلے کی اجازت مل جاتی ہے اور اس کی بصیرت منور ہو جاتی ہے تو وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو حاضر ناظر پاتا ہے حرم الٰہی میں اور متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے: السلام علیک اے میرے پیارے آقا نبی آپ پر سلام ہو۔" (السعایۃ شرح وقایہ صفحہ ۲۲۸ جلد ۲ طبع کانپور)

۞ مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کی جس عبارت کا حوالہ مولوی عبدالحیٔ لکھنوی نے دیا ہے وہ ان کی کتاب نور الایمان میں موجود ہے۔ دیکھئے۔ (نور الایمان صفحہ ۲۷ طبع ساہیوال)

۞ اولیاء عارفین کے حوالہ سے بعینہٖ یہی عبارت بالا دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم اور مولوی محمد زکریا دیوبندی نے اوجز المسالک میں تحریر کی ہے۔

(فتح الملہم صفحہ ۱۴۲ جلد ۲، اوجز المسالک صفحہ ۲۶۵ جلد ۱)

۞ جس روایت کی بنا پر بطور حکایت کہنے کا بہانہ کیا جاتا ہے اس کے متعلق دیوبندی محدث انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ:

لم اجد سند هذه الرواية۔

اس روایت کی سند مجھے نہیں ملی۔ (العرف الشذی صفحہ ۷۰ جلد ۱ طبع کراچی)

۞ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومناں و قرۃ العین عابداں ست در جمیع احوال و اوقات خصوصا در حالت عبادات و نورانیت وانکشاف دریں محل بیش تر و قوی تر است و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ و السلام در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت ﷺ در ذوات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بہ انوار قرب و سرور معرفت منور و فائض گردد آری شعر در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیستد می بیمنت عیاں و دعا می

فرستمد۔ (مسک الختام صفحہ ۲۴۴ جلد اطبع بھوپال صفحہ ۴۵۹ جلد اطبع سانگلہ ہل)

آنحضرت ﷺ مومنوں کا نصب العین اور عبادت گزاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تمام احوال اور اوقات میں خصوصاً عبادت کی حالت میں اور اس حالت میں نورانیت اور انکشاف میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے بعض عارفین قدس سرھم نے فرمایا ہے کہ نماز میں حضور سیّد عالم ﷺ کو اس لئے خطاب کر کے سلام عرض کیا جاتا ہے کہ حقیقت محمد یہ موجودات کے ذروں میں ممکنات کے ہر ہر فرد میں جلوہ گر ہے پس نبی کریم ﷺ نمازیوں کے درمیان موجود اور حاضر ہیں پس نمازی کو چاہئے کہ اس معنی و مفہوم سے آگاہ رہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس جلوہ گری سے غافل نہ ہو کہ انوار قرب و اسرار معرفت سے منور اور فیض یاب ہو۔''

ہم نے احادیث محدثین اور فقہاء کے اقوال سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور ﷺ کو بصیغۂ خطاب سلام عرض کرنا جائز ہے اور نماز میں یہی سلام بطور حکایت نہیں بطور انشاء ہے۔ اس پر ہم نے اتمام حجت کے واسطے وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر کے اقوال درج کر دیئے ہیں۔

اس کو عقلاً بھی غلط نہیں کہا جا سکتا غور فرمایئے نمازی نماز میں تکبیر، قیام، رکعت، قرأت، رکوع، تسبیح، رکوع، سجدہ تسبیح سجدہ سب کے قصد کرتا ہے بطور حکایت نہیں بلکہ بطور انشاء ہے۔ توالسلام علیك ایھا النبی بھی اسی کلیہ کے مطابق بطور انشاء ہے بطور حکایت نہیں ہے تو معلوم ہوا الصلوٰة و السلام علیك یا رسول اللہ بصیغۂ خطاب و ندا بھی جائز مستحب و مستحسن ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا پہنچنا:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے جو صلوٰۃ وسلام میرے حضور ﷺ کی قبر انور پر عرض کیا جائے، اسے سنتے ہیں اور فرشتہ بھی پیش کرتا ہے اور جو حضور سید عالم ﷺ کے غلام بظاہر دور سے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اسے خود بھی سمع خارق للعادۃ سے حضور سید دو عالم ﷺ سماعت فرماتے ہیں اور یہی صلوٰۃ وسلام فرشتے بھی بارگاہِ اقدس میں پیش کرتے ہیں۔

ہم ان دونوں صورتوں یعنی "(۱) فرشتوں کا صلوٰۃ وسلام پیش کرنا۔(۲) خود سماعت فرمانا" کے دلائل علیحدہ علیحدہ درج کریں گے۔ انشاءاللہ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

افضل ایامُکم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقه فاكثرو علی من الصلوٰة فيه فان صلوٰتكم معروضة علی وقالو كيف تعرض صلوٰتنا عليك وقد اُرمت يقولون بيت فقال ان اللّٰه قد حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم السلام۔

"تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں حضرت آدم d پیدا ہوئے، اسی دن ان کی روح مبارک قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھنا ہے، اسی لئے اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش کیا جائے گا، حالانکہ آپ (بظاہر) ختم ہوجائیں گے۔(وصال فرما جائیں گے) جیسے کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔"

(سنن ابوداؤد صفحہ ۱۵۷ جلد ۱، سنن نسائی صفحہ ۲۰۳ جلد ۱، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۸ جلد ۲، مسند امام احمد صفحہ ۱۹م جلد ۳، سنن دارمی، صفحہ ۴۴۵ جلد ۱، صحیح ابن حبان صفحہ ۸۷، جلد ۳، مستدرک صفحہ ۵۲ جلد ۴، صحیح ابن خزیمہ صفحہ ۱۱۸ جلد ۳، سنن کبریٰ صفحہ ۲۴۸ جلد ۳، سنن صغیر بیہقی صفحہ ۲۳۵ جلد ۱، سنن نسائی صفحہ ۵۱۹ جلد ۱، شعب الایمان صفحہ ۱۱۰ جلد ۲، تہذیب تاریخ مدینہ دمشق صفحہ ۱۵۷ جلد ۳، المعجم الکبیر للطبرانی صفحہ ۲۱۷ جلد ۱، دلائل النبوۃ ابی نعیم صفحہ ۵۶۷ جلد ۲، نوادر الاصول صفحہ ۳۸۶، معرفۃ الصحابۃ صفحہ ۳۵۴ جلد ۲، الحاوی للفتاوی صفحہ ۱۷۸ جلد ۲، کتاب الصلوٰۃ ابن ابی عاصم صفحہ ۵۰، فضل الصلوٰۃ علی النبی صفحہ ۱۱، القول البدیع صفحہ ۱۵۷، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰، کتاب الاذکار صفحہ ۹۷، مرقاۃ المفاتیح صفحہ ۲۳۸ جلد ۳، الشفاء صفحہ ۶۴ جلد ۲، نسیم الریاض صفحہ ۵۰۲ جلد ۳، الجوہر المنظم صفحہ ۲۰ اسی حدیث کو وہابیہ کے امام ابن قیم نے بھی اسی حدیث کو نقل کیا ہے۔ جلاء الافہام صفحہ ۳۵ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۴۹)

 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ......

صلّوا علی فانکم صلوٰتکم تبلغنی حیث کنتم۔

''مجھ پر درود شریف پڑھو بے شک تمہارا درود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔''

(سنن ابو داؤد صفحہ ۲۷۹ جلد ۱، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۲، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۲۶، جلد ۳، مسند ابی یعلی صفحہ ۲۴۵ جلد ۱، المقصد العلی فی زوائد و بی یعلی صفحہ ۲۶۸ جلد ۱، المعجم الکبیر صفحہ ۸۳ جلد ۳، مصنف عبد الرزاق صفحہ ۵۷۷ جلد ۳، حلیۃ الاولیاء صفحہ ۲۷۳ جلد ۶، فردوس الاخبار صفحہ ۱۶۵ جلد ۵، تہذیب تاریخ مدینہ دمشق صفحہ ۱۶۵ جلد ۴، مسند امام احمد صفحہ ۳۶۷ جلد ۲، تاریخ الکبیر صفحہ ۱۸۶ جلد ۳، موضع اوہام الجمع والتفریق صفحہ ۵۳ جلد ۱، احادیث المختارہ صفحہ ۵۳ جلد ۲، فضل الصلوٰۃ علی النبی صفحہ ۱۲ شفاء السقام صفحہ ۳۸، اس حدیث کو وہابیہ کے امام ابن قیم نے جلاء الافہام صفحہ ۱۸، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۳۳، وہابیہ کے مولوی عبد الغفور اثری نے احسن الکلام صفحہ ۴۰ میں نقل کیا ہے۔)

❁ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان للّٰہ عزوجل ملٰئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام۔

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کہ زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔''

(سنن نسائی صفحہ ۱۸۹ جلد ۱، سنن کبریٰ للنسائی صفحہ ۳۸۰ جلد ۱، مسند امام احمد صفحہ ۳۸۶ جلد ۱، مستدرک صفحہ ۴۲۱ جلد ۲، موارد الظمان صفحہ ۵۸۴ جلد ۵، صحیح ابن حبان صفحہ ۸۰ جلد ۳، سنن دارمی صفحہ ۴۰۹ جلد ۲، مصنف عبد الرزاق صفحہ ۲۱۵ جلد ۲، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۹ جلد ۲، مسند ابی یعلی صفحہ ۱۰۴ جلد ۵، مسند امام عبد اللہ بن مبارک صفحہ ۳۰، شعب الایمان صفحہ ۲۱۸ جلد ۲، المعجم الکبیر للطبرانی صفحہ ۲۷۰ جلد ۱۰، شرح السنۃ صفحہ ۱۹۷ جلد ۳، کشف الاستار عن زوائد البزار صفحہ ۳۹۷ جلد ۱، حلیۃ الاولیاء صفحہ ۱۴۰ جلد ۸، اخبار اصبہان صفحہ ۲۰۵ جلد ۲، تاریخ بغداد صفحہ ۱۰۴ جلد ۹، شفاء السقام صفحہ ۳۷، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ صفحہ ۱۶۱ جلد ۱، تہذیب تاریخ مدینہ دمشق ابن عساکر صفحہ ۲۵۶ جلد ۲، تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۵۴۳ جلد ۳، الوفا صفحہ ۸۱۰، کتاب الزہد صفحہ ۳۶۴، عمل الیوم واللیلہ صفحہ ۱۶۷، الدعوات الکبیر صفحہ ۱۲ جلد ۱، کتاب المعظمہ صفحہ ۹۹ جلد ۳، رسائل القشیریہ صفحہ ۱۲، فضل الصلوٰۃ علی النبی صفحہ ۱۱، کتاب الصلوٰۃ علی النبی صفحہ ۲۹، جذب القلوب صفحہ ۱۸۱، کتاب الشفاء صفحہ ۶۴ جلد ۲، نسیم الریاض صفحہ ۵۰۰ جلد ۳،

شرح شفا صفحہ ۵۰۰ جلد۳، سراج المنیر صفحہ ۱۱۱ جلد۲، فیض القدیر صفحہ ۴۷۹ جلد۲، کتاب العاقبہ صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۶، القول البدیع صفحہ ۱۵۳، سعادت الدارین صفحہ ۲۰۲ جلد۱، مرقاۃ صفحہ ۳۴ جلد۲، اس حدیث کو وہابیہ کے امام ابن قیم نے جلاء الافہام صفحہ ۲۳، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۳۹۔ یہ حدیث دیوبندی اشرف علی تھانوی نے زادالسعید صفحہ ۷، مولوی محمد زکریا دیوبندی نے فضائل درود شریف صفحہ ۱۸، سید حسن دیوبندی نے فضائل درود وسلام صفحہ ۳۲ پر نقل کیا۔)

۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ان اقربکم فی یوم القیامة فی کل مواطن اکثر کم علی صلوة فی الدنیا من صلی علی فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی اللّٰہ له مائة حاجة سبعین من حوائج الآخرةِ و ثلاثین من حوائج الدنیا یوکل اللّٰہ ملکا یدخله فی قبری کما یدخل علیکم الهدایا یخبرنی من صلی علی باسمهٖ ونسبه الی عشیرته فاثبته عندی فی صحیفة بیضآء۔

”بے شک قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعہ اور جمعرات کو مجھ پر درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر حاجات آخرت کی اور تیس اس دنیا کی، اور ایک فرشتہ اس کا مؤکل بنادیا جائے گا، جو کہ اس کا درود شریف لے کر اسی طرح میری قبر پر آئے گا، جیسے تمہارے پاس کوئی تحفے لے کر آتا ہے۔ جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا، وہ فرشتہ اس کے نام نسب اور خاندان کی مجھے خبر دیتا ہے۔ پس وہ درود شریف میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں۔“

(شعب الایمان صفحہ ۱۱۱ جلد۲، القول البدیع صفحہ ۱۵۶، کنز العمال صفحہ ۵۰۶ جلد۱، الترغیب والترہیب صفحہ ۵۲۵ جلد۱، نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ صفحہ ۱۰۳، حیاۃ الانبیاء للبیہقی صفحہ ۹، القند فی ذکر علماء سمرقند صفحہ ۴۵۷)

۞ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ان للّٰہ سبحانه وتعالٰی ملکا اعطاه السماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة فسما من احد یصلی علی صلوٰة الا ابلغنیها۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی آواز سن لینے کی طاقت عطا فرمائی ہے وہ روزِ قیامت تک میری قبرِ انور پر کھڑا ہے۔ جو کوئی بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے وہ فرشتہ مجھے اس کا درود پہنچا دیتا ہے۔''

❁ یہ حدیث مختلف صحابہ کرام سے مروی ہے۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار صفحہ ۴۷ جلد ۴، کتاب المعجم الشیوخ ابن الاعرابی صفحہ ۲۶۰ جلد ۱، کامل ابن عدی صفحہ ۴۷ جلد ۵، طبقات الشافیہ الکبریٰ صفحہ ۱۶۹ جلد ۱، تاریخ الکبیر صفحہ ۴۱۶ جلد ۶، الترغیب والترہیب صفحہ ۳۱۹ جلد ۲، عقیلی صفحہ ۲۴۹ جلد ۳، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث صفحہ ۹۶۳ جلد ۲، کتاب العظمہ صفحہ ۶۳ ۷ جلد ۲، کتاب الصلوٰۃ علی النبی صفحہ ۷۲، الجرح والتعدیل صفحہ ۲۹۶ جلد ۶، القول البدیع صفحہ ۱۱۲، القند فی ذکر علماء سمرقند صفحہ ۵۵۷، کنز العمال صفحہ ۴۹۴ جلد ۱، العلائی المصنوعہ صفحہ ۲۸۴ جلد ۱، زرقانی علی المواہب صفحہ ۳۳۵ جلد ۱، کشف الخمہ صفحہ ۲۷۰ جلد ۱)

بعض روایات میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

یا احمد فلان بن فلان یصلی علیك یسمیه باسمه واسم ابیه۔

''وہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمد مجتبیٰ ﷺ فلاں بیٹا فلاں کا اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر عرض کرتا ہے اس نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔''

(کتاب المعجم صفحہ ۲۶۰ جلد ۱)

یہ حدیث مبارکہ وہابیہ کے امام ابن قیم نے جلاء الافہام صفحہ ۵۱، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۶۳، مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے ھدیۃ المہدی صفحہ ۲۵ جلد ۱ پر نقل کی ہے۔

قارئین کرام! ان احادیثِ مبارکہ سے ہمارا مدعا ثابت ہے کہ درود شریف پڑھنے والا کہیں ہو اس کا درود شریف فرشتے بھی حضور سیّد عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچاتے ہیں آخر الذکر حدیث شریف پر غور فرمایئے۔ جب فرشتے کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ دور و نزدیک کی تمام آوازیں سن سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے تو سرورِ کائنات ﷺ کی سماعت کا کیا عالم ہوگا۔ جب غلاموں کی سماعت کا یہ حال ہے تو آقا و

مولیٰ ﷺ کی سماعت و بصارت کا کیا عالم ہوگا۔

یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا

فرشتوں کے صلوٰۃ وسلام سننے کو وہابی دیوبندی تسلیم کرتے ہیں مگر سرورِ کائنات ﷺ کی سماعت کے عقیدہ پر کفر وشرک کا فتویٰ لگاتے پھرتے ہیں۔

فرشتوں کے صلوٰۃ وسلام بارگاہِ اقدس میں پہنچانے سے خود سماعت فرمانے کی نفی نہیں ہوتی

فرشتوں کے صلوٰۃ وسلام پہنچانے سے وہابیہ دیوبندیہ کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوگیا کہ حضور ﷺ خود صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان کی صرف اور صرف بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کی بے وفائی اور شقاوت قلبی ہے وگرنہ فرشتوں کا صلوٰۃ وسلام بارگاہ اقدس میں پیش کرنا صرف بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کی عزت وتکریم کیلئے ہے۔

ہمیں وہابی دیوبندی بتلائیں کہ اگر فرشتوں کا صلوٰۃ وسلام پیش کرنا علم مصطفیٰ ﷺ کے منافی ہے تو اعمال، فرشتوں کا خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا کس رو کی دلیل ہے۔ کیا اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی سماعت یا علم کی نفی ہوگئی؟ دیکھئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتوں کے ذریعہ اعمال پیش ہونے کی حدیث۔ (سنن ابوداؤد صفحہ ۳۳۱ جلد ۱، سنن نسائی صفحہ ۲۵۱ جلد ۱)

❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان النبی صلی الله علیه سلم کان یصوم یوم الاثنین و الخمیس وسئل عن ذلك فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین و الخمیس

”بے شک نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے حضور اقدس ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال (اللہ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں۔“

(سنن ابوداؤد جلد 1، صفحہ 331، سنن نسائی جلد 1، صفحہ 251، مسند ابی داؤد طیالسی جلد 1، صفحہ 193، سنن کبریٰ

بیہقی جلد 4، صفحہ 293، مسند امام احمد جلد 5، صفحہ 201، صحیح ابن خزیمہ جلد 3، صفحہ 299، اس حدیث کو وہابی محدث ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا۔ صحیح ابوداؤد رقم 2128)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تعرض الاعمال کل اثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم

''ہر پیر اور جمعرات کو (اللہ کے حضور) اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش کیا جائے، تو میں روزہ دار ہوں۔''

(جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 157، مسند حمیدی جلد 2، صفحہ 431، مصنف عبدالرزاق جلد 4، صفحہ 314۔ صحیح ابن حبان جلد 6، صفحہ 461۔ صحیح ابن خزیمہ جلد 3، صفحہ 299۔ سنن دارمی جلد 2 صفحہ 33۔ جامع صغیر جلد 2، صفحہ 323)

چلیئے، اس کا جواب ہم خود دیوبند کے اکابر سے بھی پیش کرتے ہیں۔

❁ مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

جاننا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پیش کرنے کی حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی...... فرشتوں کے درود شریف پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ درود شریف کے الفاظ بعینہٖ بارگاہ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو جانا ہو یا نہ جانا ہو بارگاہ رسالت میں کلمات درود شریف کی پیش کش بالکل ایسی ہی ہے جیسے رب العزت کی بارگاہ میں کلمات طیبات پیش کئے جاتے ہیں اور اس کی بارگاہ الوہیت میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات حق جل مجدہ کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے اسی لئے یہ پیش کش علم کے منافی نہیں لہٰذا کسی چیز کا پیش کرنا علم کیلئے بھی ہوتا ہے اور بسا اوقات دوسرے معانی کیلئے بھی اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ ترجمہ (فیض الباری صفحہ ۲۰۳ جلد ۲ طبع کوئٹہ)

❁ اعمال کا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جانا دیوبندی مولوی سید حسن نے بھی نقل کیا ہے۔ (فضائل درود و سلام صفحہ ۸۸)

سرورِ کائنات ﷺ کا صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرمانا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں انبیاء علیہم السلام واولیاء عظام کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ دور ونزدیک سے سنتے اور دیکھتے ہیں اہل سُنت وجماعت کے عقیدہ کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

حضرت سلیمان نبی علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سماعت:

- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

حتی اتوا علی واد النمل قالت نملة یایها النمل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنّکم سلیمن وجنوده وهم لا یشعرون ٥ فتبسم ضاحکا من قولها۔ (۱۹/۷)

''یہاں تک کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی پر آئے ایک چیونٹی بولی: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ، تمہیں کچل نہ ڈالیں حضرت سلیمان علیہ السلام اوران کالشکر بے خبری میں تو حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی بات سن کر مسکرا کر ہنسے۔''

- متعدد آئمہ تفسیر نے تحریر فرمایا ہے کہ

''حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی یہ آواز سن لی تھی۔''

(تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۹۵ جلد ۳، تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۶۲ جلد ۱۹، تفسیر مظہری صفحہ ۱۰۴ جلد ۷، تفسیر جلالین صفحہ ۳۶۹، تفسیر روح البیان صفحہ ۳۳۴ جلد ۶، تفسیر مدارک صفحہ ۳۸۰ جلد ۳، تفسیر جمل صفحہ ۲۰۶ جلد ۳)

- زمخشری نے بھی یہی نقل کیا ہے۔ (تفسیر کشاف صفحہ ۳۲۵ جلد ۲)
- علامہ دمیری بھی یہی تحریر کرتے ہیں۔ (حیٰوۃ الحیوان صفحہ ۳۷۸ جلد ۲)
- وہابیہ کے حافظ محمد لکھنوی نے بھی یہی تسلیم کیا ہے۔ (تفسیر محمدی صفحہ ۳۷ جلد ۵)

قارئین کرام! غور فرمائیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز کو سُن سکتے ہیں تو ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو کر اپنے غلاموں کو ملاحظہ کیوں نہیں فرما سکتے ان کا صلوٰۃ وسلام کیوں نہیں سن سکتے۔

اس لئے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فرماتے ہیں

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بصارت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں صاف پتھر پر دس فرسخ کے فاصلہ سے چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔"

(المعجم الصغیر الطبرانی صفحہ ۶۳ جلد ۱، فردوس الاخبار صفحہ ۱۷۴ جلد ۳، حیاۃ الحیوان صفحہ ۴۷۶ جلد ۲، کتاب الشفاء صفحہ ۴۳ جلد ۱، سیرت حلبیہ صفحہ ۴۳۸ جلد ۱)

امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت لکھتے ہیں کہ:
"جب یہ قوت بصارت حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی تجلی کے ساتھ حاصل ہے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معراج کے بعد (دیدارِ الٰہی کی برکت سے) کیا حال ہوگا۔" (نسیم الریاض صفحہ ۳۸۱ جلد ۱)

حورانِ جنت کی سماعت:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
"کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا نہیں دیتی مگر اسی مرد کی بیوی حور (جنت سے) کہتی ہے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا، اللہ تجھے ہلاک کرے، وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آئے گا۔"

(الترغیب والترہیب صفحہ ۵۸ جلد ۳، مسند احمد صفحہ ۲۹۹ جلد ۵، جامع ترمذی صفحہ ۲۲۲ جلد ۱، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴۶، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۸۱، الفتح الکبیر صفحہ ۳۱۲ جلد ۲)

قارئین کرام! حور جنت میں ہو کر دُنیا میں مرد کی تکلیف سے بھی واقف ہے، اس کی قول ایذا کو سنتی ہے۔ جب حورانِ جنت کی سماعت و بصارت کا یہ حال ہے تو سرورِ

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت وبصارت کا کیا عالم ہوگا۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بصارت:

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائنٌ الی یوم القیٰمة فکانما انظر الی کفی ھذہٖ۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے کردی ہے تو میں اسے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔"

(زرقانی علی مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۰۴ جلد ۷، کنز العمال صفحہ ۴۲۰ جلد ۱۱، حلیۃ الاولیاء صفحہ ۱۰۱ جلد ۶، الترغیب والترہیب صفحہ ۲۱۱ جلد ۲، الفتح الکبیر صفحہ ۳۴۰ جلد ۱، جواہر البحار صفحہ ۳۴ جلد ۳، مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۰۴ جلد ۷، مجمع الزوائد صفحہ ۲۸۷ جلد ۸)

فانا انظر الیھا جملہ اسمیہ ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہے اور ایسا جملہ اسمیہ دوام تجددی پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ علم معانی میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور اس دنیا میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو دوام تجددی کے ساتھ ملاحظہ فرمارہے ہیں نظر کی یہ وسعت تو دنیا کی زندگی میں تھی آخرت جو دنیا سے کہیں وسیع ہے اس میں نظر کی وسعت کا کیا عالم ہوگا۔

❁ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"دنیا کی نسبت آخرت کی وسعت کا وہی حال ہے جو رحم مادر کی تاریکی کی نسبت دنیا کی وسعت کا حال ہے۔" (احیاء العلوم الدین صفحہ ۴۹۷ جلد ۴)

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت مبارکہ:

❁ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی اریٰ مالا ترون واسمع مالا تسمعون۔

''میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔''

(جامع ترمذی صفحہ ۵۷ جلد ۲، سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۱۹، مسند امام احمد صفحہ ۷۶ جلد ۵، متدرک صفحہ ۵۱۰ جلد ۲، مشکل الآثار صفحہ ۴۴ جلد ۳، کنز العمال صفحہ ۳۶۴ جلد ۱۰، شعب الایمان صفحہ ۴۸۴ جلد ۱، فردوس الاخبار صفحہ ۱۰۰ جلد ۱، کتاب العظمہ صفحہ ۹۸۲ جلد ۲، شرح السنۃ صفحہ ۳۶۹ جلد ۱۴، دلائل النبوۃ لابی نعیم صفحہ ۴۲۲ جلد ۱، حلیۃ الاولیاء صفحہ ۲۳۶ جلد ۲، الفتح الکبیر صفحہ ۴۵۰ جلد ۱، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۵۷، خصائص کبری صفحہ ۱۱۳ جلد ۱، شفا صفحہ ۸۴ جلد ۱، نسیم الریاض مع شرح شفا صفحہ ۱۳۸ جلد ۲، زرقانی علی المواہب صفحہ ۸۹ جلد ۴، مرقات صفحہ ۱۱۲ جلد ۵)

حضور باعثِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرمانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اکثروا الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانه یوم مشهود تشهده الملئکة لیس من عبد یصلی علی الابلغنی صوته حیث کان قلنا وبعد وفاتك قال وبعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

(اخرج الطبرانی فی المعجم الکبیر بحوالہ جلاء الافہام وہابی ابن قیم صفحہ ۶۳، الجواہر اعظم صفحہ ۲۵، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۷۱۳ جلد ۱، سہل الھدی والرشاد صفحہ ۳۵۸ جلد ۲، الترغیب والترہیب صفحہ ۵۰۲ جلد ۲، حقیقۃ التوسل صفحہ ۲۵، انوار احمدی صفحہ ۶۷)

آخر الذکر انوار احمدی اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی مصدقہ ہے اس کا ترجمہ وہابیہ کے مولوی قاضی سلیمان منصور پوری کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔

''جمعہ کے دن درود بکثرت پڑھا کرو کیونکہ وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں جو بندہ درود پڑھتا ہے خواہ وہ کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ عرض کیا گیا کہ آپ کی وفات کے بعد فرمایا: وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کردیا ہے۔''

(الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۷۱ طبع دار السلام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مامن احد یسلم علی الارد اللّٰہ روحی حتی ارد علیہ السلام۔

"جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مبارکہ کو میری طرف لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

(سنن ابوداؤد صفحہ ۲۸۶ جلد ۱، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۶، مسند امام احمد صفحہ ۵۲۷ جلد ۲، الترغیب والترہیب صفحہ ۴۹۹ جلد ۲، المعجم الکبیر للطبرانی صفحہ ۳۸۷ جلد ۲، مسند اسحٰق بن راہویہ صفحہ ۴۵۳ جلد ۱، سنن کبریٰ بیہقی صفحہ ۲۴۵ جلد ۵، سنن صغیر صفحہ ۲۱۰ جلد ۲، شعب الایمان صفحہ ۲۱۷ جلد ۳، تاریخ اصبہان صفحہ ۳۵۳ جلد ۲، فضائل الاعمال صفحہ ۷۹۰، رسائل القشیریہ صفحہ ۱۶، شفاء السقام صفحہ ۳۳، کتاب الازکار صفحہ ۹۷، المجموعہ شرح المہذب صفحہ ۲۷۲ جلد ۸، القول البدیع صفحہ ۱۵۵، کتاب الشفاء صفحہ ۶۳ جلد ۲، شرح شفا مع نسیم الریاض صفحہ ۴۹۹ جلد ۳، وفاء الوفا صفحہ ۲۴۹ جلد ۴، الصلات والبشر صفحہ ۱۰۴، سبل الھدیٰ والرشاد صفحہ ۲۵۶ جلد ۲، زرقانی صفحہ ۴۰۸ جلد ۸، الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۱۸۳ جلد ۲، الجوہر اعظم صفحہ ۲۶۔ یہ حدیث مبارکہ وہابیہ کے امام ابن قیم نے جلاء الافہام صفحہ ۱۹، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۳۳ اور وہابیہ کے امام قاضی شوکانی نے تحفۃ الذاکرین صفحہ ۳۸، سعودی وہابی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے مجموعۃ الفتاویٰ ومقالات متنوعہ صفحہ ۳۹۴ جلد ۲ اور اسماعیل سلفی نے تحریک آزادی منکر صفحہ ۴۱۳، اشرف علی تھانوی دیوبندی نے زاد السعید صفحہ ۷، سید حسن دیوبندی نے فضائل درود وسلام صفحہ ۲۶ پر نقل کی ہے۔)

روح کے لوٹانے کی مختلف آئمہ محدثین نے مختلف توجیہات کی ہیں عام فہم ایک توجیہ توجہ فرمانا ہے اس کو امام سبکی وغیرہ نے نقل کیا ہے معروف روح مراد نہیں۔

خود وہابیہ کے قاضی شوکانی وہابی لکھتے ہیں کہ:

لانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حی فی قبرہ وروحہ لا تفارتہ لما صح ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔ (تحفۃ الذاکرین صفحہ ۳۸)

"اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور آپ کی روح مبارک آپ سے جدا نہیں ہوتی جیسا کہ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ انبیائے کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔"

یہ حدیث شریف اپنے عموم پر ہے اس سے قریب ہی نہیں بلکہ دور سے بھی سلام عرض کرنے والے کو حضور سیّد عالم ﷺ جواب مرحمت فرماتے ہیں چنانچہ

❁ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ان اللّٰہ تعالٰی یرد علیہ سمعہ الخارق للعادۃ بحیث یسمع المسلم وان یعدہ قطرہ ویرد علیہ من غیر احتیاج الی واسطۃ مبلغ۔

''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی سمع خارق للعادۃ کو لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح حضور ﷺ سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو اور اس کو بغیر کسی وسیلہ کی احتیاج کے جواب مرحمت فرماتے ہیں۔''

(الحاوی للفتاویٰ صفحہ ۱۸۴ جلد ۲، طبع فاروق ملتان)

❁ امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وما قبل ان ردہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مختص بسلام زائرہ مردود لعموم الحدیث فدعوی التخصیص تحتاج الدلیل ویردہ ایضاً الخبر الصحیح ما من احدیمر بقبر اخیہ المومن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الاعرفہ ورد علیہ السلام فلو اختص ردہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لزائرہ لم یکن لہ خصوصیا بہ لما علمت ان غیرہ یشارکہ فی ذٰلک۔ (نسیم الریاض صفحہ ۵۰۰ جلد ۳ طبع ملتان)

''اور یہ جو کہا گیا آپ ﷺ کا سلام کا جواب دینا زائر کے ساتھ مختص ہے یہ قول مردود ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں عموم پایا جاتا ہے اور اس کی تخصیص دلیل کی محتاج ہے اور اس کو خبر صحیح بھی رد کرتی ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر سے گزرے، اور وہ دنیا میں اس کو جانتا ہو۔ وہ اس کو سلام کرے تو وہ (صاحب قبر) اس کو پہچانتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔ تو اگر آپ ﷺ بھی صرف زائر کو ہی جواب دیں تو یہ آپ ﷺ کی خصوصیت نہ ہوئی، اس میں تو دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہیں۔''

محدث جلیل ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وظاهره الاطلاق الشامل الكل مكان وزمان ومن خص الرد بوقت الزيارة فعليه البيان۔ (شرح شفا صفحہ ۴۹۹ جلد ۳ طبع ملتان)

''اور ظاہر اطلاق ہر زمان و مکان (دور و نزدیک) کو شامل ہے اور جس نے اس کو زیارت کے ساتھ خاص کیا اس کیلئے دلیل ضروری ہے۔''

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

او المراد بالروح السمع الخارق للعادة بحيث يسمع المسلم عليه من غير واسطة وان بعدوا والموافق للعادة۔

''اور رد روح سے مراد سمع خارق للعادۃ ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سلام پڑھنے والے کے سلام کو سنتے ہیں بغیر کسی واسطہ کے خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو یا پھر موافق عادت کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کو سنتے ہیں۔''

(الفتاویٰ الکبریٰ صفحہ ۱۳۹ جلد ۲ طبع بیروت)

امام ابوالیمن ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ

واذا جاز رده صلى الله عليه وسلم على من يسلم عليه من الزائرين لغيره جاز رده على من يسلم عليه من جميع الافاق من امته بعد صافة۔ (الجواہر المنظم صفحہ ۲۲، نسیم الریاض صفحہ ۵۰۰ جلد ۳)

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زائرین کو سلام کا جواب دینا جائز ہے تو اسی طرح جمیع آفاق جہاں سے بھی کوئی سلام کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کا جواب دینا جائز ہے چاہے وہ شخص کتنی ہی دور مسافت پر ہو۔''

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

علماء اختلاف کردہ اند کہ ایں فضیلت عظمیٰ عام است مر ہر کسے را بشرف تسلیم برسید کائنات علیہ افضل التسلیمات مشرف است خواہ زائر قبر شریف بود یا غائب از آنحضرت کبریٰ در ہر مکان کہ باشد نظاہر عموم است...... ہر تقدیر مفید

مدعا است کہ حیات است۔ (مدارج النبوت فارسی صفحہ ۴۴۳ جلد ۲ طبع سکھر)

''علماء نے اختلاف کیا، کہ یہ سلام کا جواب دینے کی افضلیت ہر شخص کیلئے عام ہے جو بھی سید کائنات ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے شرف سے مشرف ہو، خواہ وہ زائر ہو یا اس بارگاہ کبریٰ سے غائب، جہاں کہیں بھی ہو اور ظاہر حدیث عموم پر دلالت کرتی ہے بہر حال مفید مدعا یہ ہے کہ آپ ﷺ حیات ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ما من مسلم یسلم علی فی شرق ولا غرب الا انا وملائکۃ ربی نرد علیه السلام۔

''کوئی مسلمان مشرق ومغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔'' (جلاء الافہام صفحہ ۱۹)

حضور سیدِ عالم باعثِ تخلیق کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

صلوا علی فی کل یوم الاثنین والجمعة بعد وفاتی اسمع منکم بلا واسطة۔

''مجھ پر ہر پیر اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھا کرو میرے وصال باکمال کے بعد، میں تمہارا درود شریف بلا واسطہ سنتا ہوں۔'' (انیس الجلیس صفحہ ۲۲۲، طبع دہلی)

دلائل الخیرات میں ہے۔

وقیل لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ارأیت صلوة المصلین علیك ممن غاب عنك ومن یاتی بعدك ماحا لهما عندك فقال اسمع صلوٰة اهل محبتی واعرفهم۔

''رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایئے جو لوگ آپ ﷺ سے (بظاہر) دور ہیں اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد آئیں گے، ان کا آپ ﷺ کے ہاں کیا حال ہے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل محبت کا درود

شریف میں خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں۔"

(دلائل الخیرات شریف صفحہ ۴۳ طبع مصر)

۞ یہ حدیث مبارکہ دیوبندی مولوی سید حسن نے بھی نقل کی ہے۔

(فضائل درود وسلام صفحہ ۱۷)

۞ امام محمد المہدی بن احمد قاسمی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

(فقال اسمع) یعنی بلا واسطه (صلٰوۃ اھل محبتی) الذی یصلون علی محبة لی وشوقا و تعظیما وظاهر سوا صلی علیه المحب له عند قبر او تائیا عنه۔ (مطالع المسرات صفحہ ۸۱ طبع فیصل آباد)

"میں سنتا ہوں یعنی بلا واسطہ اہل محبت کا درود شریف یعنی جو مجھ پر محبت اور شوق کے ساتھ میری تعظیم کی خاطر پڑھے، چاہے وہ قبرِ انور کے قریب ہو یا اس سے دور دراز علاقے میں۔"

صاحبِ دلائل الخیرات اور ان کی کتاب مسلم ومعتبر ہے۔ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے صاحب دلائل الخیرات کے وصال باکمال کے بعد ستتر ۷۷ سال کے بعد ان کی قبر سے ان کا جسدِ اطہر صحیح وسالم بتاتے ہیں۔ (جمال الاولیاء صفحہ ۱۷۶ طبع لاہور)

۞ تھانوی صاحب نے صاحب دلائل الخیرات کی قبرِ انور سے مشک وعنبر کی خوشبو آنا بھی لکھا ہے۔

(فضائل درود شریف صفحہ ۹۵، جمال الاولیاء صفحہ ۱۷۷، زاد السعید صفحہ ۱۶، فضائل درود وسلام از حسن دیوبندی صفحہ ۶۰)

۞ مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات کی اجازت دیتے تھے۔

(تذکرۃ الرشید صفحہ ۳۰۵ جلد ۲ طبع لاہور)

۞ دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

"ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت درود وسلام وتحریب وقرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے۔ ہزاروں کو مولانا نانوتوی اور مولانا گنگوہی...... نے اجازت

عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں۔'' (شہاب ثاقب صفحہ ۶۶ طبع دیوبند)

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ

''وہابیہ خبیثہ دلائل الخیرات کے پڑھنے اس کا ورد کرنے کو قبیح جانتے ہیں۔''

(شہاب ثاقب صفحہ ۶۶)

❁ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بھی اپنے اکابر کا یہی معمول بتلایا ہے۔

(المہند صفحہ ۴۲ طبع لاہور)

❁ مولوی انور شاہ کشمیری نے بھی دلائل الخیرات کی تعریف نجدیوں کا رد کرتے ہوئے کی ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۲۲۹ طبع ملتان)

❁ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنا مدت دراز تک دلائل الخیرات کا وظیفہ و قرأت کرنے کا بیان کیا ہے۔ (الدار والدوار صفحہ ۲۱۱ طبع لاہور)

جب اس قدر مقبول و مسلم اور معتبر کتاب میں صراحۃً درود و سلام کے خود سماعت کرنے کی صریح حدیث موجود ہے تو پھر اس سے انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

❁ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ان اللّٰہ تعالٰی وعدنی اذ امت ان یسمعنی صلوٰۃ من صلی وانا فی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض و مغاربھا و قال یا ابا امامۃ ان اللّٰہ تعالٰی یجعل الدنیا کلھا فی قبری وجمیع ما خلق اللّٰہ اسمعہ وانظر الیہ۔

''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ جب میرا وصال باکمال ہوگا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف وہ مجھے سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ طیبہ میں ہوں گا اور میرا امتی زمین کے مشرق و مغرب میں ہوگا، فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ میری ساری اُمت کو میرے روضہ اطہر میں (کے سامنے) کردے گا اور میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی آواز سنوں گا۔''

(درۃ الناصحین صفحہ ۲۲۵ طبع کوئٹہ)

❁ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اکثروا من الصلوٰۃ یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ...... فانی اسمع صلوٰۃ ممن یصلی باذنی۔ (نزہۃ المجالس عربی صفحہ ۱۱۶ جلد ۲ طبع مصر)

''مجھ پر جمعہ اور جمعرات کے دن کثرت سے درود شریف پڑھا کرو میں تمہارا درود شریف اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔''

وہابیہ دیوبندیہ کی چونکہ عادت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کی ہر حدیث کو ضعیف کہہ کے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں اسی پر ان کا منہ بند کرنے کیلئے دو حوالہ جات حاضر ہیں تا کہ ان کی بولتی ہی بند ہو جائے مزید اس پر تحقیق فقیر کی کتاب فضیلتِ شبِ برات میں موجود ہے۔

۞ محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وقد مرح غیر واحد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول اھل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ۔

''بے شمار علماء نے تصریح کی ہے کہ حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل اہل علم کا قول ہے اگر چہ اسی حدیث کی کوئی سند نہ ہو کہ جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔''

(التقبات علی الموضوعات صفحہ ۱۴)

اور پھر ہماری مزید احادیث موضوع ہر گز نہیں ہے وہابیہ کے امام اسماعیل دہلوی نے تو موضوع حدیث کو بھی فضائل میں معتبر مانا ہے۔

۞ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

والموضوع لا یثبت شیأ من الاحکام نعم یؤخذ فی الفضائل ما ثبت فضلہ فیرہ تائید او تفصیلا۔

''موضوع حدیث سے احکام میں سے کچھ بھی ثابت نہ ہوگا۔ ہاں فضائل میں (حجت ہے) جو فضیلت اس کے علاوہ کسی اور دلیل سے ثابت ہو چکی ہو تو اس کی تائیداً و تفصیلاً اس کے طور پر موضوع حدیث سے حجت، پکڑی جائے گی۔''

(الاصول الفقہ صفحہ ۱۰۔۹ طبع گوجرانوالہ)

قارئین کرام! ہمارے ان تمام دلائل سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے غلاموں کا صلوٰۃ وسلام خود سنتے ہیں ہمیں اختصار مانع ہے وگرنہ اس پر مزید بے شمار حوالہ جات ہدیۂ قارئین کرتے۔

۞ اعلیٰ حضرت امام اہل سُنّت مجدّ دِ دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کیا خوب فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

فریاد اُمتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

مگر وہابیہ دیو بندیہ کو رسول کائنات ﷺ سے بغض ہے۔

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر　　　تیرے دل میں کس سے بخار ہے

آخر میں انؔ کے منہ پر طمانچہ کے طور پر ان کا اپنا حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

۞ خود دیو بندی سیّد حسن استاذ تفسیر دار العلوم دیو بند لکھتے ہیں کہ

''بعض علماء نے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ شب جمعہ میں درود وسلام کا جواب بنفس نفیس مرحمت فرماتے ہیں۔'' (فضائل درود وسلام صفحہ ۷۸ طبع لاہور)

نتیجۂ کلام:

ہمارے ان دلائل سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضور سیّدِ عالم ﷺ اپنے غلاموں کے صلوٰۃ و سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں تو بصیغۂ خطاب سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہوا۔ تو ان لوگوں وہابیوں دیو بندیوں کا یہ کہنا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ درود کوئی نہیں ہے، غلط ہے اور فقہاء نے تو یہ بھی کہا ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ کی تعظیم کی خاطر درود ابراہیمی میں سرکار کے اسم اقدس کے ساتھ سیدنا کا اضافہ بھی جائز ہے، دیکھئے۔

(درِ مختار صفحہ ۳۷۹ جلد ۱، ردالمحتار صفحہ ۳۷۹ جلد ۱)

۞ درود میں سیدنا کے اضافہ کو خود وہابیہ کے شوکانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔

(نیل الاوطار صفحہ ۲۸۶ جلد ۲)

۞ اس کو دیوبندی علماء بھی تسلیم کرتے ہیں، دیکھئے۔

(فضائل اعمال صفحہ ۷۶۱، زادالسعید صفحہ ۲۲، فضائل درود وسلام صفحہ ۴۷)

تو اہلِ سنت و جماعت کا اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا کیسے شرک ہو گیا؟

اب ہم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے ثبوت میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ المولیٰ وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر سے بھی اس کا ثبوت پیش کریں گے۔

--------۞--------

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کہنے کا ثبوت

وہابیہ دیوبندیہ کا عموماً یہ پروپیگنڈہ ہوتا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ نعوذ باللہ بناوٹی درود ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں اب ہم اس کا ثبوت پیش کررہے ہیں اس کو بغور پڑھئے۔ اور وہابیہ دیوبندیہ کی خباثت وجہالت کا اندازہ لگائیے۔

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا اور ایک نرم ونازک جوان کی صورت اختیار کرلی (اور وہ حضرت جبریل امین تھے) اور اس کے ساتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔

اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا: اسے پی لو۔ میں نے اسے پی لیا۔

پھر اس نے مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا،

پھر اس نے عرض کیا اور پیو میں نے اور پیا۔

پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم اطہر پر پھیر کر عرض کیا۔

اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوہ فرما ہوجائیے، اے رحمۃ للعلمین قدم رنجہ فرمائیے، یا نبی اللہ رونق افروز ہوئیے، یا رسول اللہ تشریف لائیے، اے خیر الخلق جہاں کو منور فرمائیے، یا نور من نور اللہ جلوہ فرما ہوجائیے،

بسم اللہ اے محمد بن عبداللہ تشریف لائیے۔
پھر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے، جبریل نے عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔"
(بیان المیلاد النبوی صفحہ ۳۳ طبع لاہور، مولد العروس صفحہ ۲۷ طبع بیروت)

شجر وحجر کی عرض الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

۞ امام برہان الدین حلبی m لکھتے ہیں کہ:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حین اراد اللّٰہ تعالیٰ کرامته بالنبوۃ کان اذا اخرج لحاجة ای الحاجة الانسان ابعد حتی لایری ویقضی الی الشعاب ویطون الادویة فلا یمر بحجر ولا شجر الاقال الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ۔

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعثت کے قریبی زمانے میں جب قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو بستی سے اتنی دور نکل جاتے کہ وہاں سے آبادی (بظاہر) نظر نہیں آتی تھی۔ پھر وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹیوں اور وادیوں کے اندرونی حصوں میں جا کر فراغت حاصل فرماتے اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ یوں عرض کرتا

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ"

(سیرت حلبیہ صفحہ ۲۲۳ جلد ا، سیرت النبویہ صفحہ ۱۵۹ جلد ا)

لاہور سے ادارہ اسلامیات والے دیوبندیوں نے سیرت حلبیہ کا ترجمہ شائع کیا ہے مگر اپنی رسول دشمنی کی وجہ سے الصلوٰۃ کا لفظ ترجمہ سے اڑا دیا ہے، دیکھئے۔ سیرت حلبیہ مترجم جلد ۲، صفحہ ۳۷۔

یعنی خود بدلتے نہیں، قرآن بدل دیتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عرض

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو بلایا ہی تھا کہ جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور عرض کیا جب تک حضرت جابر کے دونوں بیٹے دستر خوان پر نہ آجائیں کھانا ہرگز نہ تناول فرمایئے گا۔ یہ کہہ کر جبریل علیہ السلام نے دونوں بچوں کی داستان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر سخت صدمہ گزرا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر سے فرمایا اے جابر اپنے بیٹوں کو بھی بلاؤ، تاکہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں، اس رزق میں ان کا بھی حصہ ہے یہ سن کر حضرت جابر تذبذب میں پڑ گئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دروغ گوئی کو مناسب نہ سمجھتے ہوئے ٹوکرا اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی مسخ شدہ لاشیں دیکھیں، تو رونے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بچوں پر ڈال دی اور آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر عرض کیا: اے کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والے میں تیرے لطف وکرم سے بھیک مانگتا ہوں کہ جابر کے مردہ بچوں کو زندگی عطا فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور صحابہ نے آمین کہی۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا سے فارغ ہوئے۔ ادھر دونوں بھائی اللہ کی قدرت سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ صحابہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔

"الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه"

(جامع المعجزات مترجم صفحہ ۲۵۵ طبع لاہور)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

❁ امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

والنقول انهم كانوا يقولون فی تحية الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله۔ (نسیم الریاض صفحہ ۱۸ جلد ۵ طبع بیروت)

''منقول ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان تحیۃ پیش کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں یوں عرض کرتے تھے: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔''

نسیم الریاض کے حوالہ میں تحریف:

دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک ادارہ ''تالیفات اشرفیہ'' نے نسیم الریاض کا ایک نسخہ ملتان سے چھاپا ہے، اس نسخہ میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے الصلوٰۃ والسلام کے درمیان سے (واوٗ) کو اڑادیا ہے تاکہ محسوس ہو کہ درود شریف پڑھنے کا معاملہ نماز کے اندر کا ہے۔ دیکھئے ادارہ تالیفات اشرفیہ کی چھپی ہوئی کتاب نسیم الریاض جلد 3، صفحہ 454۔

حالانکہ نماز سے باہر درود وسلام پڑھنے کا ذکر ہو رہا ہے، چنانچہ ''نسیم الریاض'' جو کہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، سے چھپی ہے کی عبارت میں بھی ''واوٗ'' موجود ہے۔ دیکھئے اصل عبارت۔

والمنقول انّھُمْ کانوا یقولون فی تحیۃ: الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسُول اللّٰہ او نبی اللّٰہ

(نسیم الریاض جلد ۵ صفحہ ۱۸ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ایک اعرابی کی عرض الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک روز آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جمع تھے۔ ہمارا گمان تھا کہ ظہر کی نماز بے وقت ادا کر رہے ہیں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: ابھی تک آپ لوگوں نے ظہر کی نماز ادا نہیں کی۔ ہم نے بتایا نہیں ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما ہیں۔ وہ اٹھا اور زور سے کہنے لگا: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور آکر خاموش ہوگیا۔''

(معارج النبوت صفحہ ۶۲۷ جلد ۳ مترجم صفحہ ۳۷ جلد ۳ فارسی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حکم دیا:

''اے موسیٰ کیا یہ تیری خواہش ہے کہ میں تیری زبان پر تمہارے کلام سے تمہارے دل میں خیالات سے تمہارے بدن میں تمہاری روح سے تمہاری آنکھوں میں نور بصارت سے اور تمہارے کانوں میں قوت سماوی سے زیادہ قریب ہوں تو اس کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۳۶ مترجم)

سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کا نعرہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

سید الشہداء امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں کوفیوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''اے لوگو! ابھی میں زندہ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ میں اب بچ نہیں سکتا۔ کوئی ایسا زخمی نہیں بچا ہے لیکن اگر تم لوگ اب بھی اپنی حرکت سے توبہ کرو تو میں قیامت کے دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمہاری توبہ کی گواہی دوں گا۔ ان مردودوں نے کوئی خیال نہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ؟؟؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حق صبر ادا کرنے کو ملاحظہ فرمالیں۔ پھر آپ نے فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ ھل نظرت کیف وعدی وادیت صبری انت تشھد یا رسول اللّٰہ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو آپ نے اپنا وعدہ کیسا پورا کیا اور کیسا صبر ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گواہ ہیں پھر آپ نے آنکھ بند کرلی۔ اور شمر ملعون نے آپ کا سر مبارک جسم سے جدا کیا۔ (جلیس الناصحین صفحہ ۲۴۷، ۲۴۶ طبع کراچی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

وہابیہ کے مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ کا یہ عمل نقل ہوا ہے کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر کوئی یہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔"

(رسالہ ماہنامہ حرمین جہلم جنوری ۱۹۹۲ء)

۞ دیوبندی مولوی ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی نے بھی مقام حیات صفحہ نمبر ۶۱۱ میں یہی نقل کیا ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نزدیک افضل درود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ:

۞ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"لا الٰہ الا اللہ کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

(افضل الصلوات صفحہ ۱۱۰)

شبِ معراج فرشتوں کا سلام عرض کرنا:

۞ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے سر کی جانب سے آواز سُنی۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد الصلوٰۃ والسلام علیک یا احمد۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو پھر میں نے ایک بڑے جسیم فرشتے کو دیکھا، تو برف سے بھی زیادہ سفید تھا۔ اسے اپنی شکل وصورت میں ستر ہزار فرشتے آگے لا رہے تھے۔ (وہ یہ صلوٰۃ وسلام عرض کر رہے تھے) اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

(الاسراء والمعراج لابن عباس عربی صفحہ ۳۰، ۱۲۹ اردو صفحہ ۳۷ طبع لاہور)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اجتماعی عرضی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ:

۞ دیوبندی ترجمان لکھتا ہے، کہ:

حضرت ابوبکر کا جب انتقال ہوا اور آپ کے جنازہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ

مبارکہ کے سامنے لایا گیا اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ھذا ابوبکر علی الباب'' پڑھا گیا تو روضہ مبارکہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی:

ادخلوا الحبیب الی الحبیب۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور صفحہ ۷، ۱۵۔ اپریل ۱۹۶۶ء)

جبریل امین علیہ السلام کی عرض:

❁ جبریل امین نے ان الفاظ سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کیا:

السلام علیك یا ابا ابراھیم۔

اے ابراہیم کے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ (زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۵۱ جلد ۲)

حضرت جبریل نے یوں سلام عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ''

(المعجم الکبیر للبطرانی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل امین علیہ السلام کی عرض:

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا:

السلام علیك یا اول السلام علیك یا آخر السلام علیك یا ظاھر السلام علیك یا باطن۔

میں نے کہا: کہ اے جبریل یہ صفات تو اللہ تعالیٰ کی ہیں اسی کے لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں۔ جبریل امین نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں یوں سلام عرض کروں۔ یہ خاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے باقی مخلوق کیلئے نہیں۔ اسی نے آپ کا نام اول رکھا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں تخلیق میں اول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آخر رکھا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک باطن رکھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی سنہرے نور سے ساق عرش پر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے

لکھا، پھر مجھے درود شریف آپ ﷺ پر پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر میں نے ہزار سال آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا، پھر ہزار سال درود شریف پڑھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج بنا کر، اور آپ ﷺ کو ظاہر تاج عطا فرمایا کہ اس نے آپ کو تمام ادیان پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور ﷺ کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ ﷺ پر درود شریف نہ بھیجا ہو۔ اللہ حضور ﷺ پر درود بھیجے۔ پس حضور ﷺ کا رب محمود ہے اور حضور ﷺ محمد ﷺ حضور ﷺ کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور ﷺ بھی اول و آخر ظاہر و باطن ہیں۔ (شرح شفا علی حاشیہ نسیم الریاض صفحہ ۴۲۵ جلد ۲ طبع ملتان)

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل انبیائے کرام علیہم السلام کا سلام عرض کرنا:

السلام علیک یا رسول اللہ

❁ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"جب نورِ محمدی میرے شکم اطہر میں جلوہ گر ہوا تو ایک رات سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: مرحبا یا محمد،

❁ ایک رات حضرت شیث علیہ السلام خواب میں تشریف لائے، اور میرے پاس کھڑے ہو کر یوں فرمایا، السلام علیک یا رسول اللہ۔

❁ ایک رات حضرت ادریس علیہ السلام خواب میں میرے پاس تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے۔ **السلام عليك يا نبي الله**۔

❁ ایک رات حضرت نوح علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے: **السلام عليك يا حبيب الله**۔

❁ ایک رات حضرت ہود علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے: **السلام عليك يا صفوة الله**۔

❁ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے خواب میں، اور یوں گویا

ہوئے :السلام علیك یا رحمة اللّٰہ۔

۞ ایک رات خواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے:
السلام علیك یا من اختارہ اللّٰہ۔

۞ ایک رات خواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے :السلام علیك یا خیرة اللّٰہ۔

۞ ایک رات خواب میں نویں مہینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، اور یوں گویا ہوئے :السلام علیك یا خاتم الرسول اللّٰہ۔

اور یوں تمام انبیائے کرام علیہم السلام مجھے مبارک وخوشخبری دے رہے تھے۔اے آمنہ تجھے مبارک ہو، تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں بننے والی ہے۔(نعمۃ الکبریٰ علی العالم صفحہ ۴۷ تا ۴۵ طبع ترکی)

شبِ معراج انبیائے کرام علیہم السلام کا سلام عرض کرنا:

شبِ معراج جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں جلوہ گر ہوئے۔ تو انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ کا استقبال کیا اوران الفاظ سے سلام عرض کیا:

السلام علیك یا اوّل السلام علیك یا آخر السلام علیك یا حاشر۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵ جلد ۳، دلائل النبوۃ للبیہقی صفحہ ۳۶۲ جلد ۲، خصائص کبریٰ صفحہ ۲۵۸ جلد ۱، زرقانی علی المواہب صفحہ ۴۰ جلد ۶، انوارِ محمدیہ صفحہ ۲۳۴، تفسیر درِ منثور صفحہ ۱۹۲ جلد ۴، تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر جلد ۲ صفحہ ۵۰۲۔

اس روایت کو دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب صفحہ ۶۹، وہابیہ کے شیخ الحدیث مولوی محمد علی جانباز نے معراج مصطفیٰ صفحہ ۱۲، دیوبندی مولوی ادریس کاندھلوی نے مسک الختام صفحہ ۹۷، تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ نے باغ جنت صفحہ ۳۰۱، وہابیہ کے الاعتصام ۲۰ دسمبر ۱۹۹۹ء، تھانوی کی معتقد نے ذکر النبی صفحہ ۴۸ پر بھی ذکر کیا ہے۔)

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا السلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

۞ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال با کمال ہوا تو امیر المومنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا:

السلام علیك یا سید المرسلین و یا خاتم النبیین۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

السلام علیك یا حبیب اللہ و یا نبی اللہ۔

امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

السلام علیك یا افصح العرب والعجم ومنبع الجود والکرم و صاحب التاج والعلم۔

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

السلام علیك یا سید السادات۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۴۲۴ طبع لاہور)

امام برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دخل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر و معھما نضر من المھاجرین والانصار صلو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھم ثم صفوا صفوفا لا یومھم۔

(سیرت حلبیہ صفحہ ۳۵۶ جلد ۳ طبع مصر)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے عرض کیا:

السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر مہاجرین وانصار نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی طرح سلام پڑھا۔ پھر لوگوں نے صفیں آراستہ کیں ان کا کوئی امام نہ ہوا۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں صبح سویرے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا تھا، اور سلام یوں عرض کرتا تھا۔ السلام علیك یا نبی اللہ۔''

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۹۵ طبع دہلی)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد یوں عرض کیا:

صلی اللّٰه علیك لقد طبت حیا و میتا۔

یعنی آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ موت اور زندگی دونوں حالتوں میں پاک اور صاف ہیں۔ (سرورالمحزون ترجمہ سیرت الرسول از شاہ ولی اللہ صفحہ ۷۹،۸۰ طبع کراچی)

اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا السلام علیک یا نورالھدیٰ عرض کرنا:

- سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد حاضر بارگاہ ہوکر یوں سلام عرض کیا: السلام علیك یا نور الھدی یا تاج الوریٰ۔
- سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یوں سلام عرض کیا:

  السلام علیك یا امام المتقین یا امین رب العالمین۔
- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یوں سلام عرض کیا:

  السلام علیك یا سلطان الانبیاء و یا برھان الاصفیاء۔
- سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یوں سلام عرض کیا:

  السلام علیك یا رسول الثقلین و یا امام القبلتین۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ ۴۴۴ طبع لاہور)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درود شریف "یارسول اللہ صلی اللہ علیک" پڑھنا:

- امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

  انه ورد فی عدة طرق جماعة من الصحابة انهم قالوا یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیك۔ (زرقانی علی المواہب صفحہ ۳۳۱ جلد ۶ طبع مصر)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا السلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

  "تحقیق جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو یوں سلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کرتا ہوں۔ السلام علیك یا رسول اللّٰه۔"

(القول البدیع صفحہ ۱۸۵ طبع سیالکوٹ)

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا:

محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

كان بلال يقف على باب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الاذان فيقول: السلام عليك يا رسول الله الصلوٰة يا رسول الله۔ فلما ولى ابوبكر مسعد القرظ يقف على بابه فيقول السلام عليك يا خليفة الله الصلوٰة يا خليفة الله۔ الخ

(تنویر الحوالک صفحہ ۱۱۴۔۱۱۳ جلد ا طبع بیروت)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دروازے پر کھڑے ہوتے اور یوں عرض کرتے:

السلام عليك يا رسول الله الصلوٰة يا رسول الله۔

(کنز العمال صفحہ ۱۰۸، جلد ۷)

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوتا تھا کہ مؤذن یوں عرض کرتا تھا۔

السلام عليك يا خليفة الله الصلوٰة يا خليفة الله۔

اسی مفہوم کی روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی دیکھئے۔

(تذکرۃ الواعظین صفحہ ۴۱۶، مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۶۷)

ایک اعرابی کی عرض السلام علیک یا رسول اللہ:

ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں یوں سلام عرض کیا:

السلام عليك يا رسُول الله۔ (المعجم الکبیر للطبرانی صفحہ ۹ جلد ۲۵)

ملک الموت کا سلام عرض کرنا السلام علیک یا نبی اللہ:

ملک الموت داخل ہو وہ داخل ہو گئے اور عرض کیا:

السلام عليك يا نبى الله۔ (تذکرۃ الواعظین صفحہ ۴۱۸)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا السلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کی ایک گلی میں اچانک گرے اوران کی روح پرواز کرگئی۔ان کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا اور ایک کپڑے سے ڈھک دیئے گئے، نماز مغرب وعشاء کے درمیان اسی حالت میں کہ عورتیں ان کے گرد جمع ہورہی تھیں یہ کہہ رہے ہیں چپ رہو چپ رہو پھر چادر اُلٹ دی اور فرمانے لگے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نبی امی خاتم النبیین ہیں۔ یہ پہلی کتاب میں مذکور ہے پھر بولے: سچ کہا سچ کہا۔ پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا پھر کہا: **السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**۔ پھر وصال فرماگئے۔

(کتاب الشفاء صفحہ ۲۱۲، ۲۱۱ جلد ۱، دلائل النبوۃ للبیہقی صفحہ ۵۷، ۵۶ جلد ۶) (الاصابہ جلد 2، صفحہ 24، شرح الصدور صفحہ 220، من عاش بعد الموت صفحہ 29۔ اس روایت کو دیوبندی مولوی یوسف کاندھلوی نے حیات الصحابہ جلد 3 صفحہ 645 وہابیہ کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے احکام تمنی الموت صفحہ 144 عربی صفحہ 63، اردو وہابیہ کے قاضی سلیمان منصور پوری نے رحمۃ اللعالمین جلد 3، صفحہ 184 پر بھی نقل کیا ہے۔)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا السلام علیک ایھا النبی عرض کرنا:

❁ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور ابن سیرین جب مسجد میں داخل ہوتے تو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں دخول مسجد کے وقت یوں سلام عرض کرتے:

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(القول البدیع صفحہ ۱۸۵، کتاب الشفاء صفحہ ۵۳ جلد ۲، مسند ابن الجعد صفحہ ۳۶۷)

❁ دیوبندی مولوی سید حسن نے بھی یہی نقل کیا ہے۔ (فضائل درود وسلام صفحہ ۹۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا درود شریف یا محمد صلی اللہ علیک وسلم پڑھنا:

❁ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں درود شریف پڑھتے تھے:

يا محمد صلى الله عليك وسلم۔ (القول البدیع صفحہ ۲۲۵)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا:

❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں یوں سلام عرض کیا:

السلام عليك يا رسول الله۔ (جامع ترمذی صفحہ ۱۱۵ جلد ۲ طبع کراچی)

میدانِ کربلا میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا اور فریاد کرنا:

❁ میدانِ کربلا میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح فریاد کی:

يا محمداه يا محمداه صلى عليك الله وملك السماء وهذا حسين بالجزاه مزمل وبالدماء مقطع الاعضاء يا محمداه۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر درود ہو آسمانی فرشتوں کا یہ میرا بھائی حسین خون کی چادر اوڑھے ہوئے اور ان کے اعضاء کو جدا جدا کیا گیا یا محمداہ۔

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۹۳ جلد ۶، تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۴۲ جلد ۴، تاریخ ابن جریر صفحہ ۲۹۳ جلد ۶)

سرکار سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت تمام صحابہ کرام j کا آقا و مولیٰ کے وصال باکمال کے بعد عرض کرنا: السلام عليك يا رسول الله:

❁ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال حاضرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت فرمائی کہ

''میرے وصال کے بعد جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے سامنے لے جانا اور عرض کرنا السلام علیک یا رسول اللہ، ابوبکر حاضری کی اجازت چاہتے ہیں پس اگر دروازہ مبارک کھل جائے تو مجھے روضۂ اطہر میں دفن کر دینا وگرنہ جنت البقیع میں لے جانا۔ چنانچہ وصیت کے

مطابق ہی کیا گیا۔ قفل گر گیا دروازہ کھل گیا اور آواز آئی کہ: ادخلوا الحبیب الی الحبیب پیارے کو پیارے سے ملا دو۔"

(سیرت حلبیہ صفحہ ۳۶۵ جلد ۳، تفسیر کبیر صفحہ ۸۷ جلد ۲۱، نزہۃ المجالس صفحہ ۲۰۹ جلد ۲، شواہد النبوۃ صفحہ ۲۶۳، نور الابصار صفحہ ۱۹۹ جلد ۱، جامع کرامات الاولیاء صفحہ ۳۷۹۔ اس روایت کو دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے جمال الاولیاء صفحہ ۲۹ دیوبندی مولوی اور تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ نے باغ جنت صفحہ ۳۸۶ پر نقل کیا ہے۔ ویسے یہ واقعہ متعدد کتب میں موجود ہے ہم نے اوپر صرف ان کتب کے حوالہ جات درج کئے ہیں۔ باقی چند ایک حوالہ جات صرف اس واقعہ کے درج کئے جاتے ہیں۔ خصائص کبریٰ صفحہ ۴۹۱ جلد ۲، تاریخ مدینہ دمشق، ابن عساکر صفحہ ۴۳۶ جلد ۳، تاریخ الخمیس صفحہ ۲۶۴ جلد ۲، دیوبندی مولوی محمد زکریا سہارنپوری نے فضائل حج صفحہ ۱۹۱-۱۹۲، وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے تکریم المومنین صفحہ ۷۳، وہابیہ کے مولوی محمد یوسف پوری نے فضائل الشیخین صفحہ ۱۱۲ پر بھی اس وقعہ کو نقل کیا ہے۔)

اس سے سرکار صدیق اکبر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مندرجہ زیل عقائد اہل سنت ثابت ہو گئے ہیں۔

- حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔
- حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال مبارک ندا و فریاد سنتے ہیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں فریاد کی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم امداد فرماتے ہیں مرادیں پوری ہوتی ہیں۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور پر حاضری دینا جائز ہے۔
- السلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا سُنت صحابہ کرام ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کا درود سنتے ہیں۔

شجر و حجر کا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا:

- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لما اوحی اللہ تعالی الی جعلت لامر بحجر ولا شجر الاقال

السلام علیک یا رسول اللّٰہ۔

جب مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، تو ایسا ہوتا تھا کہ میں پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا، تو وہ یہ کہتا تھا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۶۶ جلد ۱، مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۰ جلد ۸، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۴۰، کتاب الشفاء صفحہ ۴۰۲ جلد ۱)

۞ حضرت علی المرتضیٰ h فرماتے ہیں کہ

''میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کے نواح میں گیا تو جو بھی درخت اور پہاڑ آپ ﷺ کے سامنے آتا وہ یوں عرض کرتا: السلام علیک یا رسول اللّٰہ۔''

(جامع ترمذی صفحہ ۲۰۴ جلد ۲، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۴۰، مستدرک صفحہ ۶۲۰ جلد ۲، مصابیح السنۃ صفحہ ۱۱۷ جلد ۴، سنن دارمی صفحہ ۲۵ جلد ۱، مجمع الزوائد صفحہ ۲۵۹ جلد ۸، کشف الاستار صفحہ ۱۱۶ جلد ۲، کتاب الشفاء صفحہ ۲۰۱ جلد ۱، البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۳۴ جلد ۶، کتاب الوفا صفحہ ۱۶۱، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۶۵ جلد ۱، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۴۰، سرور المحزون صفحہ ۶۸، نزہۃ المجالس صفحہ ۹۸ جلد ۲، دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد ۱ صفحہ ۱۶۰، المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۶ صفحہ ۲۰۶، منتخب کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۶، تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴، صفحہ ۲۴۴، رقم الحدیث ۱۱۳۰، الاحادیث المختارہ جلد ۲، صفحہ ۱۳۴ رقم ۵۰۲، الترغیب والترہیب منذری جلد ۲، صفحہ ۱۵۰، رقم ۱۸۸۰، تہذیب الکمال جلد ۱۴، صفحہ ۱۷۵، رقم ۳۱۳۰، تاریخ جرجان جلد ۱، صفحہ ۳۲۹، رقم ۲۰۰۔ شرح السنۃ ۳۷۱۰۔ اس روایت کو دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب صفحہ ۲۱۰، مولوی زکریا دیوبندی نے تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۸، سلیمان ندوی و شبلی نعمانی نے سیرت النبی صفحہ ۳۴۱ جلد ۳، وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۱۷ پر نقل کیا ہے۔)

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عرض السلام علیک یا رسول اللہ:

۞ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا:

السلام علیک یا رسول اللّٰہ۔ (سنن ابوداؤد صفحہ ۳۵۱ جلد ۲)

کعبہ معظّمہ کا السلام علیک یا محمد ﷺ عرض کرنا:

۞ باعثِ تخلیق کائنات ﷺ نے فرمایا کہ

''بروزِ محشر کعبہ معظمہ میری قبرِ انور پر حاضر ہو کر عرض کرے گا: السلام علیک یا محمد۔ میں جواب دوں گا: وعلیک السلام یا بیت اللہ۔

(تفسیر عزیزی صفحہ ۴۶۳، سورۃ البقرہ)

شیر خوار بچے کا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا:

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت تقریباً دو ماہ کے بچے کو لے کر جا رہی تھی۔ جب آپ ﷺ کے پاس سے اس کا گزر ہوا، تو اس نے آپ کے سامنے نہایت ترش روئی کا اظہار کیا۔ لڑکے نے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ دیا۔ پھر کہنے لگا: اپنی جان پر ظلم کرنے والی ماں تو رسول کریم ﷺ کے سامنے منہ بسورتی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں (بچہ) یوں عرض گزار ہوا:

السلام علیك یا رسول یا اکرم الخلق علی اللّٰہ۔

''یارسول اللہ آپ پر سلام ہو اے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کے ہاں عزت وتکریم والے۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھے میرے متعلق کیسے معلوم ہوا؟

بچے نے عرض کیا: کہ میرے رب نے مجھے علم عطا فرمایا ہے۔ حضرت جبریل امین نے عرض کیا: بچے نے سچ کہا۔

پھر اس نے عرض کیا، یا نبی اللہ آپ میرے رب سے دعا فرمائیے، اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے آپ کا خادم بنائے۔

آپ ﷺ نے دعا فرمائی، اور اس نے اپنی جان آفرین کے سپرد کر دی۔ یہ صورت حال دیکھتے ہی اس کی ماں نے کلمہ پڑھا۔ اور دولت ایمان سے مشرف ہوئی۔

پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی شان میں مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا مجھے اس پر شرمندگی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کے اعمال قبول اسلام کے باعث معدوم ہو گئے، فضا میں فرشتوں کو تیرا کفن اور تیرے لئے خوشبو لئے دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ وہ بھی فوت

ہوگئی۔ حضور ﷺ نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (نزہۃ المجالس عربی صفحہ ۹۷ جلد۲)

شجر و حجر اور درندوں کا السلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنا:

❁ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حمزہ سے پوچھا کہ

''تو نے اپنے قریشی بھائی کو کیسا پایا؟ وہ کہنے لگا: امی جان پتھر روڑے نرم زمین پہاڑ درخت جانور درندے پرندے غرضیکہ جس چیز کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوتا وہ پکار اٹھتی: السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔

اور جہاں قدم رکھتے سبزہ ظاہر ہو جاتا۔'' (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۰۸ جلد۲ طبع مصر)

❁ حضرت ابن ابی حمزہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ

''آپ ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے اس کا قدم جہاں پڑتا سبزہ ظاہر ہو جاتا۔ جب کسی کنویں سے پانی لینے کی نیت کرتے پانی از خود کناروں پر آجاتا۔ ایک بار ہم ایسی وادی میں داخل ہوئے، جہاں کثرت سے درندے پائے جاتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا شیر آرہا ہے اور ہم پر بڑی تیزی سے حملہ کرنا چاہتا ہے مگر جیسے ہی حضور ﷺ پر نظر پڑی تو نرم پڑ گیا۔ اور اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا۔ اور یوں عرض کرنے لگا: السلام علیك یا رسول اللّٰہ''

آپ ﷺ آگے بڑھے اور اس کے کان میں کچھ کہا وہ شیر تیزی سے جنگل میں چھپ گیا۔'' (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۰۸ جلد۲)

❁ ایک مرتبہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ

''اے محمد ﷺ اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو کوئی نشانی دکھلایئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ درخت جو سامنے کھڑا ہے اس سے جا کر کہو تمہیں اللہ کے رسول بلاتے ہیں۔

اس اعرابی نے اسی طرح درخت سے جا کر کہا: درخت یہ بات سنتے ہی اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں گرا اور اپنی جڑیں زمین سے اکھاڑ کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: السلام علیك یا رسول اللّٰہ

اعرابی نے عرض کیا: اب اسے فرمائیے یہ واپس چلا جائے تو آپ ﷺ کے حکم مبارک سے وہ درخت واپس چلا گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر اعرابی مسلمان ہو گیا۔ آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر اعرابی نے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ کی اجازت سے اس نے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک چوم لئے۔"

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۴۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے۔ تو آبادی سے بہت دور نکل جاتے۔

فلا یمر حجر ولا شجر الاقال السلام علیك یا رسول اللّٰہ فکان یلتفت عن یمینه و شماله و خلفه فلا یری احدا۔

پس آپ ﷺ جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ یوں عرض کرتا:

السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔

تو آپ ﷺ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے، تو کوئی بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔"

(خصائص کبریٰ صفحہ ۱۶۶ جلد ۱)

حضور ﷺ کے وصال با کمال کے بعد اعرابی کا السلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

حضور سیدِ عالم ﷺ کے وصال با کمال کے بعد ایک اعرابی آپ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا:

السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔

اور اپنے گناہوں کی بخشش و مغفرت کا طالب ہوا۔ تو اسے مغفرت کی نوید سنا دی گئی۔

(ملخصاً تفسیر مدارک صفحہ ۳۹۹ جلد ۱، رسائل الارکان صفحہ ۲۸۰، تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۲۰ جلد ۱، کتاب الاذکار صفحہ ۱۷۶، الایضاح فی مناسک الحج صفحہ ۴۹۸، خلاصہ الوفا صفحہ ۸۵)

یہ واقعہ دیوبندی سرفراز گکھڑوی نے بھی نقل کیا ہے، تسکین الصدور صفحہ ۳۶۳۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا السلام علیک یارسول اللہ عرض کرنا:

جلیل القدر صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یوں سلام عرض کرتے تھے۔

السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔ (انوار محمدیہ صفحہ ۶۰۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عرض السلام علیک یارسول اللہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں سلام عرض کرتے تھے:

السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔ (تنویر الحوالک صفحہ ۲۳۰ جلد ۱)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد از وصال بصیغہ خطاب سے درود شریف پڑھنا:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد مستورات کی محفل تعزیت میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بصیغہ خطاب درود شریف یوں پڑھا:

یا خاتم الرسل المبارك ضوئه صلی علیك منزل القرآن

''اے رسولوں کے خاتم! اے بابرکت روشنی والے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارنے والے رب کا درود شریف ہو۔'' (روض الانف صفحہ ۲۷۵ جلد ۴)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نزدیک افضل وظیفہ السلام علیک یارسول اللہ:

حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''لا الہ الا اللّٰہ کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے۔ السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔'' (فردوس الاخبار صفحہ ۴۸۵ جلد ۱)

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی حاضری کے موقع پر السلام علیک یارسول اللہ:

عن ابن عمر انه کان اذا اراد ان یخرج دخل المسجد فصلی ثم اتی قبر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال السلام علیکم یا رسول اللّٰہ السلام علیك یا ابابکر السلام علیك یا ابناه۔

حضرت عبداللہ بن عمر جب ارادہ فرماتے نکلنے کا تو مسجد شریف میں داخل

ہوئے نماز پڑھتے پھر قبرانور پر حاضر ہوکر عرض کرتے، السلام علیك یا رسول الله''

(مصنف عبدالرزاق صفحہ ۵۷۶ جلد۲، وفاء الوفا صفحہ ۴۰۹ جلد۲، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۲۲ جلد۳، شفاء السقام صفحہ ۳۷، المسلک المتقسط صفحہ ۲۴۱، مسند امام اعظم صفحہ ۱۲۶ حاشیہ۔ اس روایت کو امام الواہابیہ ابن تیمیہ نے کتاب الوسیلہ صفحہ ۳۱۱، مختصر الفتاویٰ مصری صفحہ ۱۹۰، اس کے شاگرد ابن عبدالہادی نے الصارم المنکی صفحہ ۱۱۶، دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی نے تسکین الصدور صفحہ ۳۵۴، وہابی وحید الزماں حیدرآبادی نے نزل الابرار صفحہ ۲۸۶ جلد۱ پر نقل کیا ہے۔)

اس روایت سے یہ واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر حاضر ہوکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یوں سلام عرض کرتے تھے:

السلام علیك یا رسول الله۔

اب ہم فقہاء کے اقوال درج کرتے ہیں، کہ قبرانور پر حاضری کے موقع پر یہ سلام پڑھے۔

- مذاہب اربعہ کا بھی یہی موقف ہے کہ قبرِ انور پر حاضر ہوکر یوں عرض کرے۔

السلام علیك یا نبی الله ورحمة الله وبرکاته۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ ۷۱۳ جلد۱)

- مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے:

''مواجہہ شریف کے سامنے چار گز کے فاصلے پر قبلہ کی طرف پشت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے سامنے نہایت ادب واحترام سے یہ تصور کرے کہ ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کلام (سلام) کو سن کر جواب سے نوازیں گے، یوں عرض کرے:

السلام علیك یا سیدی یا رسول الله السلام علیك یا نبی الله السلام علیك یا حبیب الله السلام علیك یا نبی الرحمة السلام علیك یا شفیع الامة السلام علیك یا سید المرسلین السلام علیك یا خاتم النبیّین السلام علیك یا مزمل السلام علیك یا

مدثو۔ الخ" (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مع طحطاوی صفحہ ۴۴۷)

❁ اسی طرح نور الایضاح میں ہے کہ قبرِ انور پر حاضر ہو کر یوں سلام عرض کرے:

السلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ السلام علیك یا نبی اللّٰہ۔

(نور الایضاح صفحہ ۱۹۰)

❁ اسی طرح فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان میں مرقوم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۲۶۵ جلد ۱، فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۳۲۰ جلد ۱)

❁ امام ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ اس طرح پیش کرے۔

السلام علیك یا رسول اللّٰہ السلام علیك یا خیر خلق اللّٰہ۔"

(فتح القدیر صفحہ ۹۵ جلد ۳)

اسی طرح امام ابن ہمام نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول بھی تحریر کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کرنے کا بھی آداب میں ذکر کیا ہے۔ (فتح القدیر صفحہ ۹۵ جلد ۲)

❁ امام سہوری لکھتے ہیں کہ امام ابو منصور کرمانی حنفی فرماتے ہیں کہ

"اگر تمہیں کسی نے سلام پہنچانے کی وصیت کی ہو تو تم وہاں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں عرض کرو:"

السلام علیك یا رسول اللّٰہ من فلاں بن فلاں۔

وہ آپ کو آپ کے رب کے سامنے رحمت و مغفرت کے سلسلہ میں سفارش بتاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سفارش کریں۔ (وفاء الوفاء صفحہ ۴۲۳ جلد ۲)

❁ مشہور حنفی فقیہہ عبد الرحمٰن بن الشیخ سلیمان لکھتے ہیں کہ

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کرے:

السلام علیك یا رسول اللّٰہ اسئلك الشفاعة الکبری واتوسل بك الی اللّٰہ تعالٰی فی ان اموت مسلما علی ملتك وسنتك۔

میں آپ سے بڑی شفاعت مانگتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بطور وسیلہ

پیش کرتا ہوں کہ میں آپ کی ملت وسنت پر حالت اسلام میں مروں۔''

(مجمع الانھر صفحہ ۳۱۳ جلد ۱)

۞۔ اسی طرح امام نووی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور پر حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کرنے کا لکھا ہے کہ:

السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا خيرة الله من خلقه السلام عليك يا حبيب الله۔ الخ۔

(کتاب الاذکار صفحہ ۱۷۴ طبع مصر)

۞ اسی طرح امام نودی نے لکھا ہے کہ

''ایک اعرابی نے قبرِ انور پر حاضر ہو کر عرض کیا:

السلام عليك يا رسول الله۔

اور بخشش ومغفرت کیلئے سفارش طلب کی تو اس کو مغفرت کی نوید سنائی گئی۔

ملخصاً۔ (کتاب الاذکار صفحہ ۱۷۶، الایضاح فی مناسک الحج صفحہ ۴۹۸)

۞ مشہور حنفی فقیہہ عبداللہ بن محمود بن مودود نے الاختیار تسلیل المختار میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے موقع پر **السلام عليك يا رسول الله** تحریر کیا ہے۔

۞ فقیہہ سید ابو بکر شافعی نے بھی قبرِ انور پر حاضری کے موقع پر اسی طرح سلام عرض کرنے کا لکھا ہے:

السلام عليك يا رسول الله۔ (اعانۃ الطالبین صفحہ ۳۱۴ جلد ۲)

۞ فقہ مالکی کی کتب میں بھی اسی طرح مذکور ہے۔

(فتح الرحیم صفحہ ۱۷۹، الفتح الربانی صفحہ ۱۶۹ جلد ۱)

آخر میں پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد سُنیئے فرمایا:

''جب کوئی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونا چاہے تو روضہ اطہر کی طرف منہ اور کعبہ شریف کی طرف پشت کرے اور عرض کرے: **السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته۔** (مسند امام اعظم صفحہ ۱۲۶)

۞ امام مالک کا یہی ارشاد ہے کہ
''یوں عرض کرے: **السلام علیک یا رسول اللّٰہ۔**

(انوارِ محمدیہ صفحہ ۶۰۰)

تابعین کرام، محدثین عظام، اولیائے کبار علیہم الرضوان سے ثبوت:

بحمدہ تعالیٰ ہم نے **الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ** اور اس قسم کے صیغوں والے درود شریف کا ثبوت قرآن وحدیث صحابۂ کرام فقہاء کرام سے ٹھوس اور نا قابل تردید دلائل سے دے دیا ہے اب ہم تابعین محدثین اولیاء سے اس کا ثبوت پیش کرر ہے ہیں تا کہ ہر عام و خاص پر ظاہر ہو جائے کہ وہابیہ دیوبندیہ کا اسے بناوٹی درود کہنا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اسے بریلی یا فیصل آبادی درود کہنا بہت بڑا بہتان ہے۔

ابی ابن فدیک اور **صلی اللّٰہ علیک یا محمد** صلی اللہ علیہ وسلم:

۞ مشہور تابعی ابی ابن فدیک فرماتے ہیں کہ
''میں نے حدیث کے اماموں سے سنا ہے کہ جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر یوں عرض کرتا ہے:
ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما٥
پھر ستّر مرتبہ عرض کرے:
صلی اللّٰہ علیک یا محمد۔
تو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

(الوفاء صفحہ ۸۰۱، شفاء صفحہ ۶۹ جلد ۲، زرقانی صفحہ ۳۰۷ جلد ۸)

۞ یہی امام ابن حجر کا بھی قول ہے۔ (حجۃ اللہ صفحہ ۴۴۰، انوار محمدیہ صفحہ ۶۰۱)

حضرت کعب احبار تابعی رضی اللہ عنہ کی عرض السلام علیک ایھا النبی:

❁ حضرت کعب احبار تابعی یوں عرض کرتے تھے:

السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته۔ (کتاب الشفاء صفحہ ۵۳ جلد ۲)

امام الآئمہ کشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا سلام عرض کرنا:

السلام عليكم يا سيد المرسلين

❁ امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں

''آپ مدینہ طیبہ میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، تو سلام عرض کیا:

السلام عليكم يا سيد المرسلين۔

جواب (قبر انور سے) ملا:

وعليكم السلام يا امام المسلمين۔'' (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۵)

اپنے قصیدہ میں یوں عرض گزار ہیں۔

"صلى الله عليك يا علم الهدى ما حسن مشتاق الى مشواك"

(قصیدۃ النعمان صفحہ ۱۰۱)

بارگاہِ رسالت میں مقبول درود شریف ''صلى الله عليك يا محمد'':

❁ حضرت ابوبکر محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ

''میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت شبلی آئے اور ابوبکر بن مجاہد ان کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

تو میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! آپ شبلی کے ساتھ ایسا معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور اہل بغداد ان کو دیوانہ تصور کرتے ہیں۔

تو انہوں نے جواب دیا کہ: میں نے شبلی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ

رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ شبلی کے ساتھ یہ کیا کرتے ہیں۔ فرمایا یہ شبلی ہر نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر سورت تک پڑھتا ہے۔ پھر تین مرتبہ یہ کہتا ہے:

صلی اللہ علیك یا محمد۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شبلی سے پوچھا: تو انہوں نے تصدیق کی اور ویسے ہی بیان کیا جیسے میں نے سُنا۔"

(تاریخ بغداد صفحہ ۳۹۵ جلد ۴، القول البدیع صفحہ ۱۷۳)

اس روایت کو وہابیہ کے امام ابن قیم نے جلاء الافہام صفحہ ۲۵۸، قاضی سلیمان منصور پوری نے الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۳۰۷، دیوبندی مولوی زکریا نے فضائل درود شریف صفحہ ۱۱۰، مولوی سید حسن دیوبندی نے فضائل درود وسلام صفحہ ۴۶ پر نقل کیا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عرض اغثنی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام::

۞ حضور محبوب سبحانی قطب ربانی قطب الاقطاب امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق دیوبندی مولوی احتشام الحسن کاندھلوی لکھتے ہیں کہ

"جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے، اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے، نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور کہتے تھے:

اغثنی یا رسول اللہ علیك الصلوٰۃ والسلام۔

پھر سرورِ کائنات ﷺ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ سے یہ دو شعر پڑھتے تھے۔

ایدرکنی فیم وانت ذخیرتی ۔۔۔ والظلم فی الدنیا وانت نصیرتی

وعار علی راعی الحمی وهو فی الغمی ۔۔۔ اذا ضاء فی سیداء بعیدی

یعنی کیا مجھے کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جب آپ کا تعلق میرے لئے ذخیرہ آخرت ہےاور کیا میں بھی ظلم وستم کیا جاؤں گا، جب کہ آپ میرے معین ومددگار ہیں۔ یہ امر تو گلہ بان کیلئے باعثِ عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے...... اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا۔ آپ اپنے مریدین کو بھی مصیبت اورآفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے۔"

(غوث اعظم صفحہ ۳۳ طبع لاہور)

امام احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کی عرض السلام علیک یا جدی:

❁ حدیو بندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ:

"حضرت سید احمد رفاعی معاصر ہیں حضرت شیخ جیلانی کے بہت بڑے اولیائے کبار سے گزرے ہیں۔ ایک مرتبہ روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور عرض کیا:"

السلام علیك یا جدی۔

جواب مسموع ہوا۔

وعلیك السلام یا ولدی۔

اس پر ان کو وجد ہوگیا۔اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر جاری ہو گئے۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها تقبل الارض عن دھی تائیتی
وھذه دولة الاسباح قد حضرت فامدد یمینك کی تحطی بما شفتی

ترجمہ: میں حالت بُعد میں اپنی روح کو روضہ شریف پر بھیجا کرتا تھا۔ کہ وہ میری طرف سے نائب بن کر زمین بوسی کیا کرتی تھی اور اب جسم کی باری ہے جو خود حاضر ہے سو اپنا ہاتھ بڑھا دیجئے، تا کہ میرا لب اس سے پرزور ہو جائے، فوراً ہی روضہ مبارک سے ایک نہایت ہی منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا۔ ظاہر ہوا انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کا بوسہ لیا اور وہیں گر گئے۔

(اشرف الجواب صفحہ ۵۹، افاضات الیومیہ صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ طبع ملتان، الکلام الحسن صفحہ ۹۸ جلد ۱، حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات صفحہ ۴۱۹)

دو ولیوں کی عرض السلام علیک یارسول اللہ:

❁ دیوبندی مولوی محمد زکریا لکھتے ہیں کہ:

''سید نور الدین یحییٰ شریف عفیف الدین کے والد ماجد...... روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے، عرض کیا

السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته

تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا۔ سُنا کہ قبر شریف سے وعليك السلام يا ولدى کا جواب ملا۔ (الحاوی)

''شیخ ابوبکر دیار بکریؒ تشریف لائے اور مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا:

السلام عليك يا رسول الله۔

تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے یہ آواز سنی: وعلیک السلام یا ابا بکر اور اس کو سب لوگوں نے جو حاضر تھے سُنا۔'' (فضائل حج صفحہ ۸۳ طبع لاہور)

❁ یہ دونوں واقعات محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اصل میں نقل فرمائے ہیں۔ (الحاوی للفتاوی صفحہ ۳۱۴ جلد ۲ طبع ملتان)

❁ ان دونوں واقعات کو دیوبندی مولوی اللہ یار خان نے بھی نقل کیا ہے۔

(دلائل السلوک صفحہ ۱۹۱)

حضرت جہانیاں جہاں گشت اور الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله:

❁ حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''جو شخص درج ذیل درود شریف پابندی سے پڑھے، وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے بے خوف ہو جائے گا اور آخرت میں انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہمسائیگی اختیار کرے گا۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد ن العربی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد ن القرشی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد ن المکی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

(جواہرالاولیاء صفحہ ۲۳۲ طبع اسلام آباد)

❁ شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''جب مخدوم جہانیاں مناسک حج سے فارغ ہوکر مدینہ شریف گئے۔ جب آپ روضہ مقدس کی زیارت کررہے تھے تو مجاوروں نے ان سے نام، پتہ اور قومیت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا نام جلال الدین اور قوم سید ہے۔ مجاوروں نے متعجب ہوکر کہا کہ یہ جھوٹ ہے کیونکہ سید سفید ہوتے ہیں اور تم کالے رنگ کے ہو آپ نے فرمایا کہ میں جھوٹ نہیں کہتا۔ انہوں نے کہا اگر تم سیّد ہو تو تم روضۂ رسول کے سامنے کھڑے ہوکر پکارو، اگر روضہ شریف سے ندا آئی، تو تمہارا قول تسلیم کرلیا جائے گا۔ مخدوم جہانیاں نے ان کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور میں متوجہ ہوکر آنحضرت کے روضہ اقدس کے سامنے بڑے عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا۔ اسی وقت اندر سے آواز آئی لبیک یا بنّی آنحضرت کی آواز سنتے ہی تمام مجاور آپ کے مرید ہو گئے۔ (مرأۃ العاشقین صفحہ ۸۵)

❁ حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''ایک درود معظم ومکرم قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے اوراد میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو مومن اس درود کو

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گا تو حج کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو اپنے پاس رکھے گا، دنیا و آخرت کی تمام بلاؤں سے امن میں رہے گا، اور عقبیٰ میں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہمسائیگی اسے نصیب ہوگی، درود معظم یہ ہے:

الصلٰوة والسلام عليك يا محمد ن العربى
الصلٰوة والسلام عليك يا محمد ن القرشى
الصلٰوة والسلام عليك يا محمد ن المكى
الصلٰوة والسلام عليك يا نبى الله
الصلٰوة والسلام عليك يا محمد الرسول الله
الصلٰوة والسلام عليك يا حبيب الله
الصلٰوة والسلام عليك يا جد الحسن والحسين
الصلٰوة والسلام عليك يا ابا الفاطمة الزهراء
الصلٰوة والسلام عليك يا صاحب المنبر والمعراج محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "

(اصلی جواہر خمسہ کامل صفحہ ۱۰۲ طبع کراچی)

جواہر خمسہ کا معتبر ہونے کیلئے تو اس قدر کافی ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کی اجازت لی ہے۔ (الانتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ ۱۳۸ طبع کراچی)

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال باکمال ۷۸۵ھ میں ہوا۔ قارئین کرام! غور فرمایئے، اتنے سو سال سے زائد عرصہ قبل کے بزرگ اس کو درود شریف

"الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله"

قرار دیتے ہیں اور اس کی فضیلت کا بیان دیتے ہیں مگر وہابیہ دیوبندیہ کی خباثت کا اندازہ لگائیں کہ یہ اسے فیصل آبادی یا بریلی کا من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ **لعنة الله على الكاذبين۔**

حضرت سلطان سید محمد ناصر الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

❁ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری

قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''اگر کوئی شخص دن اور رات کو نیک نیتی سے خلوص دل سے درج ذیل درود شریف پڑھے گا، تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔''

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیك یا نبی اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللّٰہ۔ (الخ) (جواہر الاولیاء صفحہ ۲۴۷)

حضرت سید راجو قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

۞ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر اور ان کے خلیفہ مجاز سید راجو قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ یا سات مرتبہ سے زائد مرتبہ درج ذیل درود پاک کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں کسی کا محتاج نہیں کرے گا، اور وہ شخص جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا پالے گا۔

صلوۃ اللّٰہ سرمد اعلی النبی یا محمد

فریاد رس یا احمد اغثنی اغثنی

و امددنی فی قضاء حاجتی یا مصطفٰی

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

(جواہر الاولیاء صفحہ ۲۳۵)

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز:

۞ امام الاولیاء سید علی کبیر ہمدانی قدس سرہ العزیز کے اوراد و وظائف کے مجموعہ کا نام اوراد فتحیہ ہے جس کے آخر میں ۲۴ صیغوں سے یہی درود شریف درج ہے:

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خلیل اللّٰہ

الصلوة والسلام عليك يا نبی الله۔ الخ

(اورادفتحیہ صفحہ ۱۴۲، جواہر الاولیاء صفحہ ۳۷۸)

اد فتحیہ کی اہمیت اور معتبر ہونے کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مقبول ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ والد گرامی نے فرمایا کہ:

''منقول ہے انہیں حضرت (امیر سید علی ہمدانی) سے کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا، مسجد اقصیٰ میں پہنچا، حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا:

خُذ هذا الفتحيه

کہ اس فتحیہ کو لے میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ ۱۲۵ طبع کراچی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انہی اورادفتحیہ کی فضیلت میں لکھتے ہیں کہ ''پھر فرض صبح کے پڑھے۔ جب سلام پھیرے اور اورادفتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کر ایک ہزار چار سو کامل ولی کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اپنے اوپر لازم کرلے۔ اس کی برکت سے صفائی اور مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائے گا۔'' (انتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ ۱۲۵)

معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والا چودہ سو ولی کے فیض اور ولایت سے حصہ پائے گا۔

اورادِ فتحیہ کی طرح شرح اورادفتحیہ میں بھی اس کا تفصیلی ذکر ہے۔

(شرح اوراد فتحیہ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۲ طبع نولکشور)

۞ حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''جب زائر روضۂ اقدس پر حاضری دے، تو پہلے حمدِ باری تعالیٰ کرے، اس کے بعد یوں عرض کرے''

''الصلوٰة والسلام عليك يا رسول اللّٰه يا اكرم على اللّٰه۔''

(افضل الصلوات للنبہانی صفحہ ۱۴۲)

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ:

۞ علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ العزیز کے درود شریف کے تحت لکھا ہے کہ:

''ہر وقت اور ہر جگہ اس (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور اسکے جو خطابات کے صیغے ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزار ہے، کیونکہ نماز کے التحیات میں نماز کا صیغہ ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔

السلام عليك ايها النبى ورحمة اللّٰه وبركاته

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کے انہی صیغوں سے ہے۔''

(افضل الصلوات صفحہ ۱۴۴)

امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو قضائے حاجت کیلئے مجرب بتلایا ہے سو مرتبہ روز پڑھے۔ (شواہد الحق صفحہ ۳۷۶، بحالہ درود وسلام)

سید شیخ برہان الدین ابراہیم الموہبی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ:

۞ سید شیخ برہان الدین ابراہیم الموہبی شاذلی قدس سرہٗ العزیز یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

''الصلوٰة والسلام عليك يا رسول اللّٰه

الصلوٰة والسلام علیك یا صفوة اللّٰه"

(سعادۃ الدارین صفحہ ۲۵۹، عربی صفحہ ۷۰۵ جلد امترجم اُردو)

غوث زماں خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ:

❁ پیر مہر علی شاہ صاحب زیارت حرمین کے سفر کے حال میں فرماتے ہیں کہ:
جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ
المستغاث الی حضرة اللّٰه الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه
بار بار آتا ہے۔ ایک مکرانی نے بندائے غائبانہ پر اعتراض کیا نظام المشائخ دہلی
کے مطابق جن وظیفہ خواں حضرات پر اعتراض کیا گیا تھا۔ وہ خواجہ عبدالرحمٰن
چھوہروی تھے۔ انہوں نے قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض دریافت کیا
تو آپ نے فرمایا جائز ہے۔ (مہر منیر صفحہ ۱۱۷)

❁ امام اسماعیلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں چالیس صیغوں کے ساتھ یہی درود شریف درج کیا ہے مثلاً:

"الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه
الصلوٰة والسلام علیك یا حبیب اللّٰه"

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۳۵ جلد ۷)

❁ حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
"جو کوئی شبِ جمعہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھے، تو سرکار ابد قرار
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک کان سے درود شریف خود سنتے ہیں۔"

(ارشاد الطالبین صفحہ ۱۴۱۵ طبع دہلی)

❁ سیدی ابوالحسن الکبریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ صیغوں کے ساتھ سلام کا نذرانہ پیش کیا مثلاً:
"السلام علیك یا رسول اللّٰه السلام علیك یا نبی اللّٰه السلام
علیك یا خیرة اللّٰه السلام علیك یا حبیب اللّٰه السلام علیك یا
سید المرسلین السلام علیك یا خاتم النبیّین۔"

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۵۸ اعربی صفحہ ۱۰۷ جلدا مترجم)

شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو سُنا، جو اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے ساتھ دوڑے پس میں منادی کے ہمراہ دوڑ پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اسی کی طرف آ رہے ہیں ہم بھی اک بالا خانے کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑے، میں دروازے کے بائیں طرف سے داخل ہونے لگا، لوگوں نے بآواز بلند کہا: دائیں طرف سے جاؤ، مجھے دروازہ مل گیا، میں اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ جب میں قریب ہوا تو میرے اور ان کے حضرات کے درمیان بادل حائل ہو گیا اور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا۔ میں نے عرض کیا:

الصلٰوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیك وسلم تسلیما وعلی آلك والرضا عن اصحابك واھل بیتك یا رسول اللّٰہ۔

کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں تھی۔ اب میرے اور آپ کے درمیان دُنیا کے پردے حائل ہو گئے ہیں مجھے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ہم نے تمہیں دنیا اور اس کے اہتمام سے روکا تھا۔ اور پھر تم اسی اہتمام میں مصروف ہو کافی دیر تک مجھے تنبیہ و توبیخ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا: میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو پردہ حائل ہوا ہے یہ میری بدبختی کی وجہ سے ہوا ہے، میں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ حضور کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جنتی ہو۔ پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو خدا برتر و بزرگ اور اس کی بارگاہ میں جو آپ کا مقام ہے کا واسطہ دیتا

ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردہ اَبر کو جو میرے اور آپ کے درمیان حائل ہے اُٹھادے، پس وہ بادل تھوڑا تھوڑا ہو کر ختم ہونے لگا، یہاں تک کہ میں نے رسول پاک ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی زیارت کی۔

(سعادت الدارین صفحہ ۱۲۸عربی صفحہ ۳۱۳۔۳۱۴ جلد امترجم اردو)

مزید فرماتے ہیں کہ:

''ایک رات کو خواب میں میں نے رہبان یہود کی ایک جماعت کو دیکھا، جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تبادلہ خیالات کررہے تھے۔

پس انہوں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں، حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟

میں نے ان سے کہا کہ حضور ﷺ کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزول قرآن ہے، ان کے اشارے سے چاند کا شق ہونا ہے، درختوں کا انہیں سجدہ کرنا اور پتھروں کا ان کو سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا اور زمین وآسمان کے مالک کا ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ہے اور معجزہ تو اسی مفہوم کو ادا کرتا ہے۔ گویا اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ایک نے میری تصدیق کی، باقیوں نے میری نہ تصدیق کی، نہ تکذیب۔

اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا دیدار کرنا چاہے وہ ہمارے ساتھ ہولے۔ پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا۔ ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا، جو دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ نبی اکرم ﷺ جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا۔

فرمایا: روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہو۔ میں نے ان کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا۔

میں آپ دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور عرض کیا: میرے لئے دعا فرمائیں۔ دونوں نے میرے لئے دعا فرمائی۔

میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ آپ اپنے دست اقدس سے اس چشمے سے مجھے پانی پلا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا۔

پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ بھی مجھے اپنے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلا دیں، چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا۔

(سعادت الدارین صفحہ ۱۳۰عربی ۳۱۹۔۳۱۸ جلد امترجم)

❁ حضرت ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا...... میں نے حضور d کو اپنے سرہانے تشریف فرما دیکھا، میں نے عرض کیا:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله، السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں! حضور میں اس پر راضی ہوں۔ الخ''

(سعادت الدارین صفحہ ۱۴۸عربی صفحہ ۳۶۶ جلد امترجم)

سیدی عبدالجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ:

❁ سیدی عبدالجلیل مغربی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ ''میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں جلوہ فرما دیکھا، کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے، پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

حضور میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں: ہاں بخدا، ہاں بخدا، ہاں بخدا۔ اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں۔ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے مجھے کہہ رہا ہے: تم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گزار مدح خواں ہو۔

میں نے اس سے کہا: تجھے کیسے معلوم ہوا؟

اس پر وہ بولا: خدا کی قسم تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی کریم ﷺ اس پر خاموش مسکرا رہے تھے۔ اسی پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔''

(سعادت الدارین صفحہ ۱۵۱ عربی صفحہ ۳۷۵ جلد ۱ اُردو)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے سے طغیانی سے حفاظت:

۞ حضرت ابی موسیٰ سے منقول ہے کہ ''بہت سے لوگ کشتی میں سوار تھے کہ دریا میں طوفان آ گیا۔ لوگ بہت پریشان ہوئے اور رونے لگے۔ اچانک مجھے نیند آ گئی اور میں نے خواب میں حضور سرورِ کائنات ﷺ کو دیکھا، کہ آپ ﷺ کشتی کے اندر تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ! کشتی والوں سے کہو کہ وہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ میں بیدار ہوا اور دوستوں سے سارا واقعہ بیان کیا تو تمام کی زبان پر درود شریف تھا۔ لیکن ابھی ہم نے تین سو بار ہی درود شریف پڑھا تھا کہ کشتی صحیح سلامت کنارے پر لگ گئی، وہ درود شریف یہ تھا:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الخ''

(تفسیر روح البیان صفحہ ۱۵۴ جلد ۳)

شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ:

۞ آپ کے سوانح نگار نے لکھا ہے کہ:

''آپ آدھی رات کے بعد اٹھ کر بارہ رکعت نماز تہجد پڑھتے۔ پھر ایک بار اسمائے حسنیٰ پانچ سو بار استغفار پڑھ کر مراقبہ کرتے۔ پھر نماز کے بعد مسبعات عشرہ اسبوع شریف دعائے کبیر اور درود مستغاث (درود مستغاث میں یہ بھی جملہ ہے: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) درود کبریت احمر اور سلسلہ چشتیہ اور منزل دلائل الخیرات اور منزل قرآن پڑھ کر بارہ رکعت نوافل اشراق ادا کرتے۔'' (انوارِ شمسیہ صفحہ ۵۴ طبع سیال شریف)

۞ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ

"مدینہ طیبہ میں کلمہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سُنائی دیتی ہے۔ ہمارے ملک کے بعض لوگ اسی قسم کی نداء واستغاثہ واستشفاع کو شرک کہتے ہیں۔ وہ اگر چہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔ لیکن حد ادب میں بہت کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں۔" (ملفوظات مہریہ صفحہ ۹۷ طبع گولڑہ شریف)

مزید فرماتے ہیں کہ

"ہمارے ملک میں بعض مولوی ایسے ہیں کہ جہاں کسی نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا وہ اسے فوراً مشرک قرار دے دیتے ہیں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ندا بھی نداءِ غیب تھی۔ مگر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا نداءِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مطلع ہو جانا ثابت ہوتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ غیب کو ظاہر کر سکتا ہے اور اپنے بندوں پر فی الواقع ایسا کرتا ہے۔"

(ملفوظات مہریہ صفحہ ۸۹ طبع گولڑہ شریف)

آپ کے فتاویٰ میں بھی درود مستغاث کا جواز موجود ہے۔ (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۲۳)

- آپ کے سوانح نگار نے لکھا ہے کہ:

"جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ "المستغاث الى حضرة الله تعالىٰ الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله" بار بار آتا ہے۔

یہ درود شریف اکثر بزرگانِ دین اور خصوصاً قبلہ عالم (پیر مہر علی شاہ صاحب) قدس سرہٗ اور ان کے متوسلین کے معمولات میں سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اس کا ہرگز ناغہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس میں عجیب وغریب تاثیرات ہیں۔" (مہر منیر صفحہ ۱۱۷)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:

- حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز صاحبزادہ محمد عمر بریلوی فرماتے ہیں کہ:

''حضرت میاں (شیر محمد شرقپوری) صاحب نے مجھے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ چالیس دن تک دوبارہ روزانہ پڑھنا تا کہ طبیعت میں اثر پیدا کر لے لیکن بعد میں صرف ایک بار ہی کافی ہے یہ اوراد بڑے بابرکت ہیں۔''

(انقلاب حقیقت صفحہ ۸۸ طبع لاہور)

اورادِ فتحیہ میں بار بار یہی درود شریف آتا ہے۔

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ:

۞ آپ کے سوانح نگار نے لکھا ہے کہ

''درود مستغاث بھی حضور کے روزہ مرہ کے معمولات میں شامل تھا۔ اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے:

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله۔'' (انوارِ لاثانی صفحہ ۱۳۷ طبع ملتان)

حضرت خواجہ محمد عظمت اللہ تو گیروی رحمۃ اللہ علیہ:

''آپ بعد از قیلولہ دلائل الخیرات شریف درود مستغاث اور درود اکبر کبریت احمر درود تاج درود اکسیر اعظم کا ورد فرماتے۔'' (احوال و آثار مشائخ تو گیرہ صفحہ ۵۲)

حضرت خواجہ سلطان محمود تو گیروی رحمۃ اللہ علیہ:

''آپ دلائل الخیرات درود مستغاث درود تاج درود اکسیر کو بھی تلاوت فرماتے۔''

(احوال و آثار مشائخ تو گیر صفحہ ۹۲)

حضرت خواجہ غلام رسول تو گیروی رحمۃ اللہ علیہ:

''آپ سبعات عشرہ دلائل الخیرات درود مستغاث درود تاج وغیرہ روزانہ پڑھتے۔''

(احوال و آثار مشائخ تو گیرہ صفحہ ۱۳۲)

حضرت خواجہ کمال الدین تو گیروی رحمۃ اللہ علیہ:

دلائل الخیرات درود مستغاث درود اکبر درود تاج ختم خواجگان آپ کا معمول تھا۔

(احوال وآثار مشائخ تو گیرہ صفحہ ۳۹۱)

یہ تو لکھا جا چکا ہے کہ درود مستغاث میں یہ جملہ بھی ہے:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله۔

حضرت خواجہ خان محمد تونسی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے فرمایا کہ:

''مدینہ منورہ میں ایک خوش قسمت پٹھان ہے جس کا نام مجھے بتانے کی اجازت نہیں کیونکہ اس پٹھان نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ زندگی تک اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔ اس کے متعلق لوگوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواجہہ شریف سے اپنا ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا۔ دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ اس پٹھان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ اس ناچیز پر کرم ہوا ہے اور مجھ سے حلف لیا کہ میرا نام زندگی تک نہ بتانا۔ آپ نے اس کی ایک کرامت بھی بیان کی وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ موصوف پائینتی مبارک کی جانب سے درود مستغاث شریف (جس میں ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) پڑھ رہا تھا۔ شرطہ (سپاہی) نے روکا۔ رات کو شرطہ کے پیٹ میں ایسا سخت درد ہوا کہ کوئی علاج مؤثر نہ ہوا۔ آخر پٹھان موسوم کے دم کرنے سے شرطہ کو شفا کامل ہوئی، اسی دن سے کوئی شرطہ اسے پائینتی مبارک کی جانب درود مستغاث شریف پڑھنے سے نہیں روکتا تھا۔ اور وہ زور زور سے درود مستغاث شریف پڑھتا تھا۔'' (ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی صفحہ ۳۹ طبع ملتان)

مصیبت ٹالنے والا درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

شیخ عبدالقادر بغدادی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''مصیبت کے وقت یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله قلت حیلتی ادرکنی۔''

(افضل الصلوات صفحہ ۱۵۵)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیغۂ خطاب درود شریف پڑھنا:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بصیغۂ خطاب درود شریف یوں پیش کیا ہے:

صلی علیك اللّٰہ یا خیر خلقہ　　ویا خیر مامول و یا خیر واھب

(قصیدہ اطیب النغم صفحہ ۲۰ طبع دہلی)

اس کا ترجمہ دیوبندی عالم مولوی محمد یوسف لدھیانوی کی زبانی سُنیئے کہ:

''اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و بے پایاں رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے خلقِ خدا میں سب سے بہترین ذات، اے وہ بہترین ہستی جس سے امید رکھی جائے اور اے بہترین عطا کرنے والے۔''

حضرت شیخ سعدی کا بصیغۂ خطاب صلوٰۃ وسلام عرض کرنا:

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ یوں عرض کرتے ہیں:

چہ و صفت کند سعدی نا تمام　　علیك الصلوٰۃ اے نبی والسلام

''یارسول اللہ سعدی ناقص ہے آپ کی تعریف کا حق کس طرح ادا کرے، یا نبی اللہ آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔'' (بوستان صفحہ ۱۱)

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیغۂ خطاب سلام عرض کرنا:

مشہور عاشقِ رسول مولانا عبدالرحمٰن جامی یوں عرض کرتے ہیں کہ:

یا نبی اللّٰہ السلام علیك　　انما الفوذا والفلاح لدیك

''یا نبی اللہ آپ پر سلام ہو فوز وفلاح آپ ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے۔''

(سلسلۃ الزھب صفحہ ۱۴، روح البیان صفحہ ۱۵۲ جلد ۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عرض صلی اللہ علیک یارسول اللہ:

آپ کے مکتوبات میں مرقوم ہے:

صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ وسلم۔ (مکتوب شیخ عبدالحق براخبار الاخیار صفحہ ۳۱۶)

امام نبہانی کا تعلیم دینا یوں عرض کرو قلت حیلتی ادرکنی یا رسول اللہ:

بیروت کے ایک پریشان حال کو امام یوسف نبہانی نے بصیغۂ خطاب درود شریف سکھایا اس نے پڑھا تو مشکل حل ہوگئی۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد قلت حیلتی ادرکنی یا رسول اللّٰہ۔ (جواہر البحار صفحہ ۳۵۴ جلد ۲)

اس کے علاوہ افضل الصلوٰت اور حجۃ اللہ میں مجرب بتلایا ہے۔

شیخ عبدالمقصود محمد سالم مصری کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

۞ آپ نے اپنے مجموعہ درود شریف میں یہ درود شریف بھی نقل فرمایا ہے:

"الصلوٰة والسلام علیك یا ذالانوار والاشرافات الامعة والفیوضات المامعة والحسنات الجامعة۔" (انوار الحق صفحہ ۱۶۶ طبع لاہور)

یہ صلوٰۃ وسلام متعدد صیغوں سے نقل کیا گیا ہے یہ کتاب متعدد ممالک مصر سوڈان وغیرہ میں پڑھی جاتی ہے۔

مشکلات کا حل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

۞ علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "یہ درود شریف مشکلات کا حل مداوا ہے، مشکلات کا حل ہے اور تریاق اور مجرب ہے۔

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله"

(شواہد الحق صفحہ ۲۷۶، افضل الصلوات صفحہ ۲۱۰، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۴۲ بحوالہ درود وسلام)

اذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چومنا اور عرض کرنا صلی اللہ علیک یارسول اللہ:

۞ علامہ ابن عابد بن شامی اور امام طحطاوی لکھتے ہیں کہ:

ویستحب ان یقال عند سماع الاولٰی من الشهادة صلی اللّٰہ علیك یا رسول اللّٰہ وعند الثانیه منها قرت عینی بك یا رسول

اللّٰہ۔ ثم يقول اللهم متعني بالسمع والبصر بعد وضع طفري الابهامين على الفيتين فانه عليه السلام يكون قائد اله الى الجنة۔ (ردالمختار صفحہ ۲۹۳ جلد الطحاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۲۰۵)

جب اذان میں مؤذن اشهد ان محمداً رسول اللّٰہ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے: صلى الله عليك يا رسول اللّٰه۔ اور جب دوسری مرتبہ یہی کلمہ سنے تو کہے: قرة عيني بك يا رسول اللّٰه اللهم متعني بالسمع والبصر۔ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے۔ ایسا کرنے والے کو نبی کریم ﷺ جنت میں لے جائیں گے۔

علامہ اسماعیل حقی نے بھی یہی لکھا ہے۔ (روح البیان صفحہ ۲۶۰ جلد ۴)

مشائخ عراق اسی پر کاربند تھے بلکہ ایک فقیہہ نے بتلایا کہ ایسے کرنے سے میری آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ ۳۸۴)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی معمول تھا۔ (جواہر مجددیہ صفحہ ۵۲)

یہی روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ بھی ہے۔ قرة عيني بك يا رسول الله۔ تو حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے یار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح اسی طرح کرے گا۔ یعنی نام اقدس سُن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے گا، اور کہے: قرة عيني بك يا رسول اللّٰه تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۳۵۷)

اہلِ قبور کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

❁ مولوی محمد اسحاق صاحب کا قول ہے کہ

''میں بعد نماز مغرب بارادہ شرکت نماز جنازہ شریفہ حضرت مولانا فضل رسول بدایونی بعجلت تمام گھر سے روانہ ہوا...... قبرستان کے قریب پہنچا، یکا یک قبور کے درمیان سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا غلغلہ کانوں تک پہنچا۔

الخ۔" (اکمل التاریخ صفحہ ۱۳۷ جلد ۲)

ہر آذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یارسُول اللہ پڑھنا:

ہر آذان کے بعد درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کے موَجد سیدنا اعلیٰ حضرت بریلوی یا سیدی محدث اعظم لائل پوری علیہ الرحمہ نہیں ہیں بلکہ قدیم اہل اسلام کا یہی معمول رہا ہے۔ چنانچہ

- امام محمد بن علان صدیقی شافعی اشعری واضح لکھتے ہیں کہ:

ان يقال الصلوٰة والسلام عليك يا رسُول اللّٰه الى ان جَعَل عقب كل آذان۔ (الفتوحات الربانیہ علی الاذکار النوایہ صفحہ ۱۱۳ جلد ۲ طبع بیروت)

ہر اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یارسوال اللہ پڑھا جاتا تھا۔

--------۞--------

ہندوستان پاکستان کے علاوہ دیگر بلادِ اسلامیہ میں
الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ کی گونج

قارئینِ کرام! بحمدہ تعالیٰ ہم نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور دیگر بصیغۂ خطاب سے درود شریف کے مختلف الفاظ پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ آخر میں ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صرف پاکستان یا ہندوستان میں ہی نہیں پڑھا جاتا بلکہ دیگر بلادِ اسلامیہ میں تمام اہلِ اسلام کا معمول یہی ہے۔

حرمین شریفین:

آج بھی روضۂ اطہر کے سامنے تمام عشاق یوں ہی صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں:

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سعودی عرب سے چھپنے والی کتب میں بھی یہی سلام عرض کرنا مرقوم ہے حوالہ جات آخری باب میں ہم نے لکھ دیئے ہیں اور دیوبندی مولوی قاضی زاہد الحسینی نے مکہ معظمہ میں بھی اسی درود شریف کا پڑھا جانا لکھا ہے حوالہ آخری باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مصر میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

❁ مفتی عبدالرسول منصور سیالوی لکھتے ہیں کہ:

''میں نے مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے بالمقابل جامع الحسینی ہے، یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی i کا سر مبارک دفن ہے اور جس حجرے میں آپ ﷺ کا سر مبارک دفن ہے۔ اس کے اوپر ایک پرشکوہ گنبد بنا ہوا ہے...... ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے

بعد بلند آواز سے چار یا پانچ مرتبہ

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله وعلى آلك يا سيدى يا حبيب الله

کہہ کر نبی کریم اور آپ کی آل پاک پر فاتحہ شریف پڑھتا ہے۔"

(پندرہ روزہ ندائے اہلِ سنّت لاہور ۱۶ نومبر ۱۹۹۲ء)

بیت المقدس میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

❁ مسجد اقصیٰ میں اذان سے قبل اور بعد صلوٰۃ وسلام، **الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله** پڑھا جاتا ہے۔

(سفر نامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۸۴، سفر نامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب صفحہ ۳۹۰، گلدستہ نور صفحہ ۱۰۵، راہِ عقیدت صفحہ ۹۷، از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

دمشق میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

❁ دمشق میں بھی اکثر مساجد میں اذان کے بعد یوں سلام پڑھا جاتا ہے:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله۔

بلکہ عرس کی محفل کے اختتام پر یوں سلام پڑھا گیا:

يا نبى سلام عليك يا رسول سلام عليك يا حبيب سلام عليك صلوٰة الله عليك

(راہِ عقیدت صفحہ ۹۷، سفر نامہ اویسی صفحہ ۳۸۹، گلدستہ نور صفحہ ۱۳۷)

عراق بغداد میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

❁ بغداد شریف میں اذان کے بعد

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

تین بار عربی لہجے میں پڑھتے ہیں۔ (سفر نامہ اویسی صفحہ ۳۳۶)

نماز جمعۃ المبارک کے بعد جماعت رفاعیہ کھڑے ہو کر خوب زور زور سے

يا نبی سلام عليك

عربی انداز میں پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ (سفرنامہ اویسی صفحہ ۳۳۶)

درگاہِ غوثیہ میں الصلوٰہ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

صبح درگاہ غوثیہ مزار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آرہے تھے۔ اذان شروع ہوگئی......اذان کے بعد

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدنا يا رسول الله الصلوٰة والسلام عليك يا حبيبنا يا حبيب الله۔

(مؤذن سے) سُن کر دل بہت خوش ہوا۔

(سفرنامہ اویسی صفحہ ۱۰۴، سفرنامہ مفتی احمد یار خان نعیمی m صفحہ ۲۹۱)

شام، عمان، اردن میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

عمان کی مساجد میں بھی اذان کے بعد یوں صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله۔

(سفرنامہ اویسی صفحہ ۳۷، گلدستہ نور صفحہ ۱۰۵۔۱۰۱، سفرنامہ حکیم الامت صفحہ ۹۰ جلد ۲)

اسی طرح ملک شام میں بھی یوں گونج سنائی دیتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

بصرہ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

بصرہ میں بھی اذان کے بعد یہی گونج سنائی دیتی ہے:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله۔ (سفرنامہ حکیم الامت صفحہ ۱۳۵)

ترکی میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

ترکی میں بھی لوگ یوں ہی صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله۔

(پاکستان سے دیارِ حرم تک صفحہ ۵۱۔۴۹، سفرنامہ اویسی صفحہ ۳۸۶)

سلمان پاک میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

سلمان پاک بغداد شریف سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے اس میں حضرت سلمان فارسی، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ وہاں مؤذن نے اذان کے بعد پڑھا۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ۔ (راہِ عقیدت صفحہ ۵۳۔۵۲)

حرمین شریفین میں اذان سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی گونج:

دیوبندیوں کے دارالعلوم دیوبند کے مفتی عزیز الرحمٰن سے سوال ہوا کہ:

سوال: اذان سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وغیرہ جس کو صلوٰۃ کہتے ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہوتی ہے یہ درست ہے یا نہیں؟

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۱۰۶ جلد ۲ طبع ملتان)

قارئینِ کرام! اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ جس وقت دیوبندی مفتی سے سوال ہوا اس وقت بھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اذان سے قبل الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا تھا، مگر بعد میں نجدیوں نے اسے بند کروا دیا۔ اہل اسلام کا یہی معمول تھا کہ وہ اذان کے ساتھ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے تھے۔

--------✿--------

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله

کا مخالفین اہلِ سُنّت سے ثبوت

ہم نے بحمدہٖ تعالیٰ الصلوٰہ والسلام علیک یا رسول اللہ کا درود شریف ہونا دلائل سے ثابت کردیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے کرام کا یہی وظیفہ تھا۔ اب ہم وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر سے بھی اس کا ثبوت بطور اتمام حجت پیش کررہے ہیں تاکہ عوام وخواص وہابیہ دیوبندیہ کا اس مسئلہ میں منہ بند کرسکیں ان سے ضرور پوچھئے کہ بتاؤ کہ تمہارے یہ اکابر مشرک وبدعتی ہوئے یانہیں؟

حاجی امداداللہ مہاجر مکی:

اکابرین دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں کہ:

''تہجد کی بارہ رکعتیں سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع وخضوع سے تین یاپانچ یاسات بار ہاتھ اٹھاکر **اللھم طھر قلبی**۔ الخ۔ پڑھے اور توبہ واستغفار کے بعد استغفراللہ اکیس بار پڑھ کر درود الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ تین بار عروج ونزول کے طریقے پر پڑھے۔'' (ضیاء القلوب، مشمولہ کلیات امدادیہ صفحہ ۱۵۔۱۴ طبع کراچی)

مزید لکھتے ہیں کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگاکر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے، اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی

دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے، اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی داہنے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے۔

اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه۔ اللّٰھم صل علی محمد کما ھو اھله اللّٰھم صل علی محمد کما تحب و ترضاه

اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کر لے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے، یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے، اگر چند بار کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔

(ضیاء القلوب شمولہ کلیات امدادیہ صفحہ ۶۱، حیات امداد صفحہ ۱۶۶ یا حرف محبت اور بعث رحمت صفحہ ۵۳)

مزید لکھتے ہیں کہ:

"ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے کچھ مضائقہ نہیں۔"

(فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۱۰ طبع دیوبند، کلیات امدادیہ صفحہ ۸۴)

مزید فرماتے ہیں کہ:

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغۂ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ **له الخلق والامر امر مقید بجهت و طرف و قرب و بعد** وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔"

(امداد المشتاق صفحہ ۵۹، مشمائم امدادیہ صفحہ ۵۲)

قارئینِ کرام! دیوبندیوں کے پیر و مرشد نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول

اللہ کو نہ صرف درود شریف تسلیم کیا ہے بلکہ اس کے پڑھنے سے حضور سیّد عالم ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کا لکھ دیا ہے۔اب ہمارا صرف یہ سوال ہے کہ اگر یہ بناوٹی درود ہے تو کیا بناوٹی درود سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سبز عمامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ تسلیم کیا ہے،اب دیوبندیوں کو اہل سنت کی عالمگیر جماعت دعوت اسلامی پر کیا اعتراض ہے۔

رشید احمد گنگوہی:

❁ دیوبندی مذہب کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ:

''اس کلمہ (یارسول اللہ) کو درود شریف کے ضمن میں کہے (یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۷۶، طبع کراچی)

قاسم نانوتوی:

❁ بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ:

''اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بہت مختصر ہے...... یہ پیام فرشتے پہنچاتے ہیں۔'' (فیوض قاسمیہ صفحہ ۴۹، طبع دیوبند)

قارئین کرام! چلیئے ان عبارات سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا درود شریف ہونا تو بہر حال ثابت ہورہا ہے تو آج کے دیوبندی ہمیں اتنا تو بتلادیں، کہ تمہارے اکابر بناوٹی درود یا فیصل آبادی درود کا جواز بیان کرتے رہے؟

اشرف علی تھانوی:

❁ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ:

''یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے۔''

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

(شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ صفحہ ۱۸ حاشیہ، عشق رسول اور اکابر علماء دیوبند صفحہ ۴۴)

دیوبندیوں کی بددیانتی اور تحریف کتب کی کاروائی میں یہ بات بھی یاد رکھی جائے۔
ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان سے خطابات حکیم الامت کے عنوان سے رحمت دو عالم ﷺ کے نام سے ایک جلد شائع ہوئی ہے اس میں شکر النعمہ رسالہ بھی شامل ہے۔ مگر مذکور حوالہ اس سے نکال دیا گیا۔

ہوشیار اے سنّی مسلمان ہوشیار

تھانوی کی اسی عبارت کو دیوبندی مولوی محمد بشیر بن مفتی عبداللطیف نے بھی نقل کیا ہے؟ (یا حرف محبت اور باعث رحمت صفحہ ۶۳)

۞ تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ

''چونکہ آج کل گرمی ہے اس لئے تم کو وہ پاس انفاس بتلاتا ہوں جس کی غالب تاثیر سرد ہے تاکہ گرمی میں تکلیف نہ ہو وہ یہ ہے کہ جب سانس اندر جائے تو صلی اللّٰہ علیك یا محمد اور جب باہر آئے تو صلی اللّٰہ علیك وسلم زبان تالو سے لگا کر خیال سے کہا کرو۔'' (مبادی التصوف صفحہ ۵)

تھانوی سے کسی نے کہا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو سلام کہا تو جواباً تھانوی نے کہا وعلیک السلام یا نبی اللہ۔

(حیات اشرف صفحہ ۱۰۴)

مزید فرماتے ہیں کہ:
''آج مجلس ذکر میں ذکر کی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھیں گے اور تصور یہ کریں گے کہ ہم روضۂ پاک پر کھڑے ہیں۔''

(ماہنامہ الخیر مناظر اسلام نمبر صفحہ ۴۶۰)

حسین احمد مدنی:

۞ دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی رقم طراز ہیں کہ:
''وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے، اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں، چنانچہ

وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں، اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں، اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں، اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ نداو خطاب کیوں نہ ہوں، مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔'' (شہاب ثاقب صفحہ ۶۵ طبع دیوبند)

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

- اہل مکہ واہل مدینہ طیبہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے ہیں۔
- دیوبندی اکابر کے نزدیک بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ جائز ہے اور وہ اپنے متعلقین کو اس کے پڑھنے کا امر کرتے ہیں۔
- الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ سے روکنے والے خبیث قسم کے وہابی ہیں۔

دیوبندی اپنے شیخ الاسلام کی عبارت کو بار بار پڑھیں اور اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں جو اہل سُنّت و جماعت پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔

محمد زکریا:

- دیوبندی شیخ الحدیث اور تبلیغی جماعت کے شیخ مولوی محمد زکریا نے لکھا ہے کہ:

''بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے، السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اس طرح اخیر تک سلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بھی بڑھادے تو زیادہ اچھا ہے۔''

(فضائل درود شریف صفحہ ۲۵، ۲۴، فضائل اعمال صفحہ ۷۰۳۔ ۷۰۲)

مزید لکھتے ہیں کہ:

''اس ناپاک و ناکارہ کے خیال میں روضۂ اقدس پر مزوروں کے رٹے ہوئے الفاظ بغیر سمجھے طوطے کی طرح پڑھنے کی بجائے نہایت خشوع وخضوع سکون و

وقار سے ستر مرتبہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔'' (فضائل حج مع فضائل صدقات صفحہ ۷۴۶ طبع لاہور)

مزید شفا اور شرح شفا وغیرہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

''جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے:

ان اللّٰه و ملئکته یصلون علی النبی

اس کے بعد ستّر مرتبہ

صلی اللّٰه علیك یا محمد

کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: اے شخص! اللہ جل شانہٗ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کردی جاتی ہے...... ملاّ علی قاری نے لکھا ہے کہ **صلی اللّٰه علیك یا محمد** کی جگہ **یا رسول اللّٰه** کہے تو زیادہ بہتر ہے۔''

(فضائل حج صفحہ ۷۴۵)

مزید لکھتے ہیں کہ:

''بعض اکابر مختلف عنوان اور مختلف الفاظ کے ساتھ سلام پڑھتے تھے...... ملاّ علی قاری نے لکھا ہے کہ بعض اکابر جیسے کہ حضرت ابن عمر صرف

السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته

پر اکتفا کرتے تھے۔ اور بعض حضرات طویل سلام کو اختیار کرتے تھے...... سلام میں جس قدر چاہے الفاظ زیادہ کرے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں...... حضرت ابن عمر تو اتنا ہی کہتے تھے:

السلام علیك یا رسول اللّٰه، السلام علیك یا ابابکر، السلام علیك یا ابتاه۔

اس ناکارہ کے ناقص خیال میں جو شخص سلام کے الفاظ کا ترجمہ اور مطلب سمجھتا ہو اور ان الفاظ کے بڑھانے سے ذوق میں اضافہ ہوتا ہو اس کو تو تطویل مناسب ہے...... انتہائی ذوق وشوق اور نہایت سکون و وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر **الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰه** پڑھتا رہے۔ اور جب تک شوق میں اضافہ پاوے، انہی الفاظ کو یا اور کسی

سلام کو بار بار پڑھتا رہے، اس سے پہلی فصل کے نمبر ۱۰ پر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ستر مرتبہ پڑھنا گزرا ہے وہ بھی بہتر ہے۔ (فضائل حج صفحہ ۱۶۷)

احمد علی لاہوری:

❁ دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری لکھتے ہیں:

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ درود شریف کا کون منکر ہو سکتا ہے لیکن ہر چیز اپنے اصلی مقام پر ہی صحیح ہوتی ہے۔ درود شریف پڑھنے کے بھی اوقات و مواقع ہیں...... کہتے ہیں کہ ان کو درود شریف پڑھنے سے گولی لگتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس دفعہ خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔" (ملفوظات طیبات صفحہ ۸۸،۸۷)

خلیل احمد انبیٹھوی:

❁ دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری نے کہا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ روضۂ اطہر پر حاضر ہوں...... آنحضرت روحی فداہ ایک تخت پر تشریف لائے...... میں نے حضرت کو دیکھتے ہی پھر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا شروع کیا۔"

(تذکرۃ الخلیل صفحہ ۲۲۳ طبع کراچی)

عبدالعزیز شجاع آبادی:

❁ دیوبندیوں کے مفسر مولوی عبدالعزیز شجاع آبادی لکھتے ہیں کہ:

"مزار نبوی پر کھڑے ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول کہنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا اسلام سن رہے ہیں نہ یہ ندا غیر اللہ ہے اور نہ یہ عقیدہ شرکیہ ہے۔" (دعوت الانصاف صفحہ ۷۳ طبع ملتان)

شورش کاشمیری:

❁ شورش کاشمیری دیوبندی لکھتے ہیں کہ "آخر وہاں پہنچ گیا جہاں پہنچنے کیلئے آیا تھا،

روضۂ مبارک کے روبرو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔" (شب جائے کہ من بودم صفحہ ۱۴۲)

عاشق الٰہی بلند شہری:

❁ دیو بندی عالم مولوی عاشق الٰہی بلند شہری لکھتے ہیں کہ:

"روضۂ رسول ﷺ کے حاضر کے وقت سلام کے الفاظ معین و مقرر نہیں مختلف حضرات نے مختلف الفاظ لکھے ہیں...... الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔" (طریقہ حج وعمرہ صفحہ ۱۵۲۔۱۵۱)

احتشام الحسن کاندھلوی:

❁ دیو بندیوں کے مولوی احتشام الحسن کاندھلوی لکھتے ہیں کہ:

"تحیۃ المسجد سے فارغ ہونے کے بعد پوری توجہ اور ہمت اور حضور قلب اور فراغ باطن کے ساتھ غایت ادب و احترام سے نیچی نگاہ کیے فرطِ شوق میں مست و شرسار اور اپنی خطاؤں پر نادم و شرمسار قبلہ کی جانب سے مواجہہ شریف میں حاضر ہو اور جالیوں سے دو تین ہاتھ فاصلہ پر روضۂ اطہر کی طرف منہ کر کے چہرۂ انور اور جمالِ جہاں آراء کے سامنے کھڑا ہو......اور حضورِ انور ﷺ کو آرام فرما اور جلوہ فرما یقین کرتے ہوئے نہایت نرم آواز سے عرض کرے۔

السلام علیك یا رسول اللّٰه السلام علیك یا خیر خلق اللّٰه السلام علیك یا حبیب اللّٰه۔" (تجلیات مدینہ صفحہ ۸۱)

قاضی زاہد الحسینی:

❁ دیو بندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کے خلیفہ مولوی قاضی زاہد الحسینی دیو بندی لکھتے ہیں کہ:

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس رسالہ کا مقصد مصنف نے بیان کیا ہے علمائے دیو بند کے ہاں بھی شوق و

محبت صلوٰۃ وسلام کی صورت میں اس کا پڑھنا درست ہے (الشہاب) اور حسب ارشاد مولانا شفیع صاحب مفتیٔ اعظم خود اجلہ علماء کا معمول ہے۔"

(رحمت کائنات صفحہ ۳۹۷۔۳۹۸ طبع اٹک)

محمد حسن دیوبندی:

۞ دیوبندیوں کے مشہور عالم مولوی محمد حسن صاحب کہتے ہیں کہ

"احقر رقت کی حالت میں بار بار سلام عرض کر رہا تھا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔" (تذکرہ حسن صفحہ ۷۵ طبع لاہور)

مطیع الحق:

۞ مولوی مطیع الحق دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"اگر درود شریف میں یا رسول اللہ (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) پڑھا جائے، تو جائز ہے۔" (عقائد علمائے دیوبند صفحہ ۷۵ طبع دیوبند)

مفتی جمیل احمد تھانوی:

۞ مفتی جمیل احمد تھانوی دیوبندی آف جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں کہ:

"صرف اس عقیدہ سے (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) پڑھ کہ جیسے حدیثوں میں ہے کہ فرشتے حضور (ﷺ) کو درود وسلام پہنچا دیتے ہیں۔"

(شرح فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۵۹ طبع لاہور)

ابوالحسن ندوی:

۞ دیوبندیہ وہابیہ کے مشہور عالم ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ

"باب جبریل پر جا کر رکے حاضری کے شکرانہ میں کچھ صدقہ کیا اور اندر داخل ہوئے، پہلے محراب نبوی ﷺ میں جا کر دوگانہ ادا کیا گناہگار آنکھوں کو جگر کے پانی سے غسل دیا وضو کرایا اور بارگاہِ نبوی ﷺ پر حاضر ہوئے۔"

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

(ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور ماہ اپریل ۱۹۹۴ء خصوصی گوشہ حج اشاعت)

غلام نقشبند دیو بندی:

دیو بندی مولوی غلام نقشبند آف گجرات انڈیا نے دیو بندی شیخ الحدیث مولوی زکریا سہارنپوری کے مشوروں سے یہ کتاب ترتیب دی ہے اس کتاب پر مشہور دیو بندی مناظر ابو الوفا شاہجہان پوری مولوی انظر شاہ کشمیری مدرس دارالعلوم دیو بند اور مولوی رحمہ اللہ دیو بندی نے تقاریظ لکھ کر اس کی تصدیق کی ہے۔

اس میں ایک جگہ درود شریف یوں مرقوم ہے:

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ　　　　وسلم علیک یا حبیب اللہ

(زادالمتقین صفحہ ۹)

دوسری جگہ یہ سرخی دی ''دشمن کو اپنا بنالو'' کے تحت یہ درود شریف لکھا:

الصلوٰة والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰه قلت حیلتی ادرکنی حقا علی من نودی ان یجیب وانت احق بالاجابة یا سیدی یا رسول اللّٰه۔ (زادالمتقین)

مفتی کفایت اللہ دہلوی:

❁ دیو بندیوں کے مفتی اعظم کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ:

''نداء درود سلام کے ساتھ جیسے کہا جائے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور کہنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچتا ہے جو اُمت کے درود وسلام کو آپ تک پہنچانے کی خدمت پر مقرر ہیں تو یہ صورت بھی حدیث کی رو سے جائز ہے۔''

(کفایت المفتی صفحہ ۱۷۶ جلد اطبع ملتان)

ظفر احمد دیو بندی:

❁ مولوی ظفر احمد دیو بندی آف واہگہ لکھتے ہیں کہ

''خارج نماز میں جب خود آنحضرت ﷺ مخاطب ہوں جیسا کہ آپ کے عہدِ مبارک میں وہاں تو وہی الفاظ الصلوٰۃ والسلام علیک (یارسول اللہ) کے اختیار کئے جائیں آپ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس کے سامنے جب سلام عرض کیا جائے تو اس میں بھی صیغہ السلام علیک (یارسول اللہ) کا اختیار کرنا مسنون ہے۔'' (برکات درود شریف صفحہ ۱۵-۱۴ طبع لاہور)

دیو بندی مولوی ابوالمظفر محمد ظفر احمد صاحب آف واہگہ اپنی دوسری کتاب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضری کے وقت یہی صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کا لکھتے ہیں کہ:

''سلام کے الفاظ درج ذیل ہیں جس قدر ممکن ہو خدمتِ اقدس میں پیش کرے:

السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته الصلوٰة والسلام علیك یا سیدنا یا رسول الله الصلوٰة والسلام علیك یا نبی الله۔''

(تحفہ برکاتِ مدینہ صفحہ ۴۴ طبع واہگہ لاہور)

مولوی محمد شریف:

❁ دیو بندی مذہب کے مولوی قاری محمد شریف نے سرکارِ مدینہ ﷺ کے روضۂ اطہر پر صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کے متعلق لکھا ہے کہ:

''مختصر سلام محبت وشوق سے پڑھتا رہے۔

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله۔''

(طریقہ عمرہ صفحہ ۸۲ طبع مکتبہ شریفیہ کراچی)

فردوس شاہ:

❁ دیو بندی مولوی فردوس شاہ لکھتے ہیں کہ:

''صلوٰۃ وسلام کے الفاظ میں تنگی نہیں ہے۔ ادب شرط ہے۔ چنانچہ امام غزالی m نے قبر شریف پر سلام اس طرح لکھا ہے۔

السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا نبی الله
السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا احمد"

(الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۱۲۶)

حسین علی واں بھچراں:

۞ دیوبندی مولوی رشید گنگوہی کے شاگرد اور دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی کے پیرو مرشد حسین علی واں بھچراں نے ان الفاظ میں درود لکھا ہے کہ:

"یا رسول واہ وا تو نے اپنے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے"۔ (بلغۃ الحیران صفحہ ۲۲۶)

دار العلوم بنوری ٹاؤن کراچی:

۞ دیوبندیوں کے مشہور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مفتی محمد محب اللہ لکھتے ہیں، کہ:

"روضۂ رسول کے سامنے مواجہہ شریف میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ اللعلمین کہنا درست ہے۔"

کتبہ محمد محب اللہ
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۲۵،۱۰،۱۴۲۶ھ/۱۱،۵،۲۰۰۰ء

محمد ہاشم:

۞ دیوبندی شیخ مولوی محمد زکریا کے خلیفہ مولوی محمد ہاشم لکھتے ہیں کہ

"مختصر سا سلام جو بعض صحابہ سے مروی ہے وہ یہ ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔"

(حزب الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۱۵۴، بحوالہ اہل محبت کی نشانی)

نور الحسن بخاری:

مولوی نورالحسن شاہ بخاری دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''روضۂ اطہر پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا گویا ایسا ہے جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجلس اقدس میں حاضر ہو کر یارسول اللہ کہنا پس جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بصیغۂ یا خطاب شرک نہیں تو زائر کا یا کہنا کیوں شرک ہو گیا۔'' (حیات الاموات خصوصاً حیات النبی سید الکائنات صفحہ ۱۳۵)

قاسم قاسمی:

دیوبندی مولوی قاسم قاسمی فرماتے ہیں کہ:

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی زندگی میں صحابۂ کرام آپ سے مخاطب ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے تھے۔

ملخصاً (درود وسلام علی خیر اللئام صفحہ ۱۳، بحوالہ اہلِ محبت کی نشانی)

محمد اقبال:

مولوی محمد زکریا دیوبندی کے افاضات سے ان کے معتقد خاص محمد اقبال دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''یہ یقین رکھیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیمات روضۂ اطہر میں حیات ہیں میرا سلام سن رہے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرما رہے ہیں...... ذوق وشوق میں زیادتی پاتا ہو وہ اس طویل سلام کو اختیار کرے یا حاضری پر صرف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ستر بار عرض کر دیا کرے، الخ''

(درود وسلام کا مقبول وظیفہ صفحہ ۶۱)

انوار الحسن شیر کوٹی:

انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''علمائے دیوبند کے نزدیک یارسول اللہ یا محمد اللہ علیہ وسلم کہنا جائز ہے اگر کوئی

عاشق رسول غلبہ عشق و محبت میں فنا فی الرسول ہو کر اتنا غرق تصور ہے کہ گویا حضور کے سامنے وہ حاضر ہے تو یا رسول اللہ کہنا اس کو پھبتا ہے...... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے میں بھی مضائقہ نہیں۔"

(حیات امداد صفحہ ۳۶، طبع کراچی)

سرفراز گکھڑوی:

❁ دیوبندیوں کے محدث اعظم مولوی محمد سرفراز گکھڑوی لکھتے ہیں کہ:

"ہم اور ہمارے تمام اکابر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔"

(درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ صفحہ ۷۵ طبع گوجرانوالہ)

❁ لاہور کے دیوبندیوں نے ایک رسالہ شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ:

"وہابیہ نداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حرام اور شرک کہتے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو بھی قطعاً ناجائز کہتے ہیں اور حرمین شریفین کے رہنے والے سعید اور محترم بزرگوں کو جن کا محبوب ترین مشغلہ یہی صلوٰۃ وسلام ہے یہ لوگ بہت برا بھلا کہتے ہیں۔" (عقائد نجدیہ وہابیہ اور علمائے کرام دیوبند صفحہ ۸)

یوسف لدھیانوی:

❁ مشہور دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں کہ:

"کوئی شخص الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے صیغے سے درود شریف پڑھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس درود کو بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیں گے، اس کے اس فعل کو بھی ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔"

(ماہنامہ البینا اشاعت خاص اختلاف اُمت اور صراطِ مستقیم صفحہ ۴۶)

سجاد بخاری:

❁ دیوبندی شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خان کے معتمد خاص مولوی سجاد بخاری لکھتے ہیں کہ:

''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اگر بطور درود شریف پڑھے اور عقیدہ درست رکھے تو جائز ہے۔'' (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ستمبر ۱۹۶۰، صفحہ ۳۶)

حبیب اللہ ڈیروی:

۞ مشہور دیوبندی مناظر اور شیخ الحدیث مولوی حبیب اللہ ڈیروی لکھتے ہیں کہ:

''یہ مسئلہ (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بطور درود شریف پڑھنا جائز ہے) تو درست ہے۔'' (قہر حق بر صاحب ندائے حق صفحہ ۳۹)

عبدالماجد دریا آبادی:

۞ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے خلیفہ مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ:

''روضۂ اطہر کے دروازہ پر ہر طرف سے صلوٰۃ وسلام کی آوازیں آنے لگیں:

ان اللّٰہ وملٰئکته یصلون علی النبی یا یها الذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماo

جس پر اللہ خود درود بھیجے اس کے فرشتے بھیجتے ہیں۔ اس آستانہ پر بندوں کے صلوٰۃ و سلام کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه، الصلوٰة والسلام علیك یا نبی اللّٰه، الصلوٰة والسلام علیك یا سید المرسلین، الصلوٰة والسلام علیك یا رحمة اللعٰلمین۔ (سفر حجاز صفحہ ۹۷)

شمس الحق افغانی:

۞ دیوبندی شیخ التفسیر مولوی شمس الحق افغانی لکھتے ہیں کہ

''یا رسول اللہ کہنا حاضر ناظر نہ جان کر بالخصوص بضمن درود شریف جائز ہے۔ جیسے السلام علیك ایها النبی (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھی جائز ہے)۔'' (معدن السرور بحوالہ یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے صفحہ ۶۲)

مولوی شبیر احمد بن مفتی عبداللطیف:

❁ دیوبندی مولوی شبیر احمد لکھتے ہیں کہ
''دوسری صورت نداء درود وسلام کے ساتھ جیسے کہا جائے:
صلی اللّٰه علیك یا رسول اللّٰه یا الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه۔
اور کہنے والا یہ عقیدہ رکھے، کہ یہ کلام رسول اللہ ﷺ تک ان ملائکہ کے ذریعے پہنچتا ہے جو امت کے درود وسلام کو آپ تک پہنچانے کی خدمت پر مقرر ہیں تو یہ صورت بھی حدیث کی رو سے جائز ہے۔''

(یا حرف محبت اور باعث رحمت ہے صفحہ ۶ طبع پشاور)

ضیاء اللہ شاہ بخاری گجراتی:

❁ دیوبندی عالم مولوی ضیاء اللہ شاہ بخاری آف گجرات نے اپنے درس میں کہا:
''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا جائز ہے اس کا مطلب یہ ہے: اے نبی! آپ پر درود وسلام ہو۔ نیز ایک اور موقع پر دوران درس ایک نمازی نے سوال کیا۔ کیا یا رسول اللہ کہنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: جائز ہے، جائز ہے، جائز ہے۔ نماز کے اندر بھی ہم یہ پڑھتے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ جب ہم نماز میں یا نبی کہتے ہیں تو یا رسول اللہ کیوں نہیں کہا جا سکتا۔''
(روزنامہ ڈاک گجرات ۱۸، ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء)

عبدالشکور فاروقی:

❁ مشہور دیوبندی مناظر مولوی عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں کہ:
''اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ **اشهد ان محمد الرسول اللّٰه** سنے تو پہلی مرتبہ یہ بھی کہ **صلی اللّٰه علیك یا رسول اللّٰه** جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پر

رکھ کر کہے: قرۃ عینی بك یا رسول اللّٰہ۔"

(علم الفقہ صفحہ ۱۵۹، طبع کراچی)

عبدالمجید ایڈووکیٹ:

❁ عبدالمجید ایڈووکیٹ دیوبندی ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ:

"میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ میرے مکان کی کوٹھری میں تشریف لائے ہیں مکان نور علی نور ہو رہا ہے۔ میں نے تین بار عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے جوار میں ہوں اور آپ کی شفاعت کا طالب ہوں...... پھر میں نے دیکھا کہ ایک مرد پڑوسی جو مر چکا تھا۔ کہہ رہا ہے کہ تم تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خدام میں سے ہو۔ میں نے کہا: تم کو کیوں کر معلوم ہوا؟ اس نے کہا: واللہ تمہاری خدمت کا ذکر آسمان والے کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ یہ گفتگو سن کر چپکے چپکے مسکراتے تھے۔"

(سیرت النبی بعد از وصال النبی صفحہ ۲۲۱)

مفتی تقی عثمانی:

❁ دیوبندیوں کے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع کے بیٹے مولوی تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ:

"میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ایک شخص کے سامنے کسی مجلس میں حضور اقدس ﷺ کا نام گرامی آیا اور اس کو بے اختیار یہ تصور آیا کہ حضور اقدس ﷺ سامنے موجود ہیں اور اس نے یہ تصور کر کے کہہ دیا: الصلوٰہ والسلام علیک یا رسول اللہ...... یہ الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں۔"

(اصلاحی خطبات صفحہ ۲۳۲ جلد ا طبع کراچی)

مفتی عبدالرحمٰن:

❁ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مفتی عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بطور محبت پڑھنا جائز ہے۔"

محمد کا درد جس کے سینے میں ہے
جہاں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۰، اگست ۱۹۹۳ء)

مولوی حسین علی واں بھچراں:

❁ دیوبندی قطب رشید گنگوہی کے شاگرد اور مولوی غلام اللہ خان پنڈوی اور سرفراز گکھڑوی کے استاد مولوی حسین علی واں بھچراں لکھتے ہیں:

"میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے مجھے بغل میں لے لیا اور پل صراط پر چل دیئے میں نے سلام عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

(بلغۃ الحیر ان (مبشرات) صفحہ ۸، ولائل السلوک صفحہ ۱۹۶، فیوضات حسینی صفحہ ۱۷)

رشید احمد گنگوہی:

❁ دیوبندی رشید احمد گنگوہی نے روضۂ اطہر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے وقت یہ سلام عرض کرنے کا لکھا ہے کہ:

"السلام علیك یا رسول اللّٰہ، السلام علیك یا خیر خلق اللّٰہ۔"

(رحمت کائنات صفحہ ۳۸۷، تسکین الصدور صفحہ ۳۷۷، زبدۃ المناسک صفحہ ۱۳۵، تالیفات رشیدیہ صفحہ ۶۴۹، ادراک الفضیلۃ صفحہ ۵۶)

خیر المدارس:

❁ دیوبندیوں کے خیر المدارس کے مفتی عبدالستار لکھتے ہیں کہ

"روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بصیغۂ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سلام پیش کرنا جائز ہے۔"

(خیر الفتاویٰ صفحہ ۱۸۰ جلد اطبع ملتان)

❁ مفتی عبدالشکور ترمذی نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر سلام یوں عرض کرنا

لکھا ہے۔''السلام علیک یارسول اللہ۔'' (ادراک الفضیلۃ صفحہ ۳۷)

مفتی عزیز الرحمٰن:

❁ دیوبند کے مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ:

''یارسول اللہ کہنا سوائے درود شریف (یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) دوسرے موقع پر نہ چاہئے۔(یعنی بطور درود شریف جائز ہے)۔''

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۱۰۴ جلد اطبع کراچی)

مولوی محمود حسن:

❁ دیوبندی مولوی محمود حسن لکھتے ہیں کہ:

''سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہے اضافہ کرسکتا ہے...... اگر مندرجہ ذیل الفاظ میں سلام عرض کرے تو بہتر ہے:

الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله۔ (رفیق الحجاج صفحہ ۲۵۶)

منظور احمد نعمانی، ابوالحسن ندوی:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوجائیں اور یہ تصور کرتے ہوئے کہیں میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں اور حضور میری گزارش بنفس نفیس سن رہے ہیں پورے آداب کے ساتھ ہلکی آواز سے سلام عرض کیجئے......

السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا حبيب الله، السلام عليك يا خير خلق الله۔'' (آپ حج کیسے کریں صفحہ ۸۲)

عبدالحمید سواتی:

❁ دیوبندی شیخ الحدیث مولوی عبدالحمید سواتی لکھتے ہیں کہ

''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یہ مختصر درود وسلام ہے پڑھنا جائز ہے۔''

(فیوضات حسینی صفحہ ۵۲)

مفتی سعید احمد دیوبندی:

مولوی سعید احمد سابق مفتی مظاہر العلوم سہارنپوری نے بھی روضۂ اطہر پر حاضری کے موقع پر السلام علیک یا رسول اللہ کا ہی تذکرہ کیا ہے۔

(معلم الحجاج صفحہ ۳۲۵)

مفتی عبدالشکور لکھنوی:

❁ دیوبندی مناظر عبدالشکور لکھنوی نے قبرِ انور پر حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کرنے کا لکھا ہے۔

"السلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ السلام علیك یا نبی اللّٰہ۔"

(علم الفقہ صفحہ ۶۰۶)

اس کتاب پر مفتی شفیع دیوبندی نے تقریظ لکھی ہے۔

مفتی محمود دیوبندی:

❁ دیوبندی مفکر اسلام مفتی محمود شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے سوال ہوا سوال وجواب دونوں درج کئے جاتے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضور ﷺ کے روضہ اقدس یعنی مواجہہ شریف پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ------قبر شریف پر بصیغہ خطاب سے سلام کرنے (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کرنے) سے کیا مانع ہے۔ (یعنی جائز ہے)

(فتاویٰ مفتی محمود جلد 1، صفحہ 283)

حافظ محمد گوندلوی، مولوی ابوالبرکات:

❁ وہابیوں کے مفتی ابوالبرکات آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ:

"آنحضرت (ﷺ) کے روضہ پر اس طرح درود (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔"

(فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۱۷۷، فتاویٰ علمائے حدیث صفحہ ۱۵ جلد ۹)

اس فتوے کی تصدیق وہابیوں کے محدث حافظ محمد گوندلوی نے کی ہے۔

عبدالسلام بستوی:

❁ وہابیوں کے جید عالم مولوی عبدالسلام بستوی لکھتے ہیں کہ:

"اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی درخواست کی ہے تو اس کی طرف سے سلام کا پیغام پہنچا دو اگر تم عربی جانتے ہو تو عربی میں ورنہ اُردو میں مثلاً راقم الحروف نے تم سے اپنا سلام دربارِ رسالت میں پہنچانے کی درخواست کی ہے تو یوں کہو:

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله من عبدالسلام بن باد على بستوى بعدد معلومات الله تعالیٰ۔

آپ (ﷺ) سلام کو سن کر جواب دیتے ہیں۔

(اسلامی تعلیم صفحہ ۸۲۶ جلد اطبع لاہور)

ناصرالدین البانی:

❁ وہابیہ کے محدث ناصرالدین البانی لکھتے ہیں کہ:

"مشروع یہ ہے کہ قبرِ اطہر پر مختصر سلام کا ہدیہ بھیجا جائے، جیسا کہ عبداللہ ابن عمر i سے منقول ہے وہ اسی طرح سلام کہتے۔

السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله و بركاته۔"

(حجۃ النبی عربی، صفحہ 139 طبع لاہور۔ حج نبوی صفحہ ۱۶۶ طبع فیصل آباد)

یہ کتاب اصل عربی میں ہے اس کا ترجمہ وہابی مولوی صادق خلیل نے کیا ہے۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری:

❁ وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ:

"ذکرولادت سرورِکائنات قیام میں سب کے سب درود بصیغۂ مخاطب دست بستہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے لگ جاتے ہیں۔"

(اہلِ حدیث کامذہب صفحہ۱۴۳طبع کراچی)

اس عبارت میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کادرود ہونا تسلیم کیا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی:

❁ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ:

شب بعثت میں سنگ ودرخت نے آپ کوسلام کیااور کہا:

السلام عليك يا رسول الله۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ۱۷)

سیدسابق مصری وہابی:

❁ وہابی عالم سیدسابق مصری نے اپنی کتاب فقہ السنۃ میں حضوراقدس ﷺ کے روضہ اقدس پرحاضری کے آداب میں لکھا ہے کہ

"قبرانورکی طرف منہ کر کے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے یوں سلام کانذرانہ پیش کرے۔

السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا نبى الله اسلام عليك كا خيرة خلق الله من خلقه السلام عليك يا خير خلق الله السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا سيد المرسلين السلام عليك يا رسول الله رب العالمين السلام عليك يا قائد لفو المحجلين

(فقہ السنۃ جلد1،صفحہ 276 طبع پشاور)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز:

❁ سعودی حکومت کے معتمد خاص اور وہابیوں کی محبوب شخصیت مولوی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز لکھتے ہیں کہ:

"نبی ﷺ کی قبر کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑا ہوجائے اور دبی آواز کے ساتھ آپ پراسی طرح سلام کرے۔السلام علیک یارسول اللہ۔"

(حج وعمرہ اورزیارت صفحہ ۱۵۰طبع حکومت سعودیہ)

مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے علماء کا فیصلہ:

۞ مدینہ منورہ کے علماء لکھتے ہیں کہ:

''امام مالک نے مؤطا میں یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر i رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اسی طرح سلام عرض کرتے تھے:

السلام عليك يا رسول الله

اسی طرح آپ سلام عرض کریں۔''

(آداب زیارۃ المسجد النبوی والقبر الشریف علی صاحبہ افضل الصلوٰۃ صفحہ ۵ طبع مکہ معظّمہ)

اسی طرح مدینہ طیبہ سے کتاب عمرہ حج اور زیارت مسجد نبوی شائع ہوئی ہے۔اس میں یہ درود شریف ان الفاظ سے مرقوم ہے۔الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

(صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۷ طبع مکتبہ الکوثر باب المجیدی مدینہ منورہ)

صحابی کا درود وہابی کی زبانی:

۞ وہابیہ کے مشہور محقق مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ کی قبرِ اطہر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھا جائے؟ حضرت عبداللہ بن عمر i کا یہ عمل نقل ہوا ہے کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر کوئی یہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔''

(ماہنامہ حرمین جہلم جنوری ۱۹۹۲ء)

مولوی محمد صدیق وہابی:

۞ مشہور وہابی محقق مولوی محمد صدیق آف سرگودھا لکھتے ہیں کہ:

''روضۂ نبوی پر ان کلمات (الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ) سے درود پڑھا جائے، تو جائز ہے۔'' (راہِ سنت صفحہ ۱۱۶ طبع سرگودھا)

۞ عبدالحمید الخطیب شیخ الحرم وسابق رکن مجلس شوریٰ حکومت سعودیہ فرماتے ہیں کہ:

”جب میں مسجد حرام میں مدرس تھا، مجھ سے شام کے حاجی نے آ کر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہہ رہا تھا، کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے روک دیا میں نے جناب شیخ ابن مانع اور جناب عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا، تو ان دونوں نے فرمایا: کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر جس نے روکا ہے ان کے خلاف بُرا بھلا کہہ رہا ہے۔ یہ بات اور قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کیا واقعہ علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا حرام ہے۔

میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس سلام کو جائز قرار دیتے ہیں۔ بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ خلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ انڈونیشیاء میں ایک جماعت اور شیخ وہابیہ کے خلاف ہیں۔“ (وہابیہ کو بدنام کرنے کا الزام غلط ہے خود ان کے ہی عقائد ہیں۔ فقیر مدنی)

(بحوالہ رحمت کائنات صفحہ ۳۹۵۔۳۹۶)

قاضی سلیمان منصور پوری:

وہابیوں کے مولوی قاضی سلیمان منصور پوری نے مدینہ شریف میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں یوں سلام عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول رب العالمین۔

(سفرنامہ حجاز صفحہ ۲۲۳ طبع لاہور)

مولوی وحیدالزماں حیدرآبادی:

❁ وہابیہ کے مولوی وحیدالزماں حیدرآبادی لکھتے ہیں کہ: ”نداء النبی ظاهره الجواز اذا کان بنية الصلوٰة والسلام۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۲۳ جلد ۱)

صلوٰۃ وسلام بصیغۂ نداء کے ساتھ (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) پڑھنا جائز ہے۔

وہابی عالم سید سابق مصری نے فقہ السنۃ میں حضور اقدس ﷺ کے روضہ اطہر پر

حاضری کے آداب میں لکھا کہ روضہ اطہر کی طرف منہ کر کے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے یوں سلام کا نذرانہ پیش کرے۔

"اسلام عليك يا رسول الله اسلام عليك يا نبی الله اسلام عليك يا خيرة خلق الله من خلقه السلام عليك يا خير خلق الله السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا سيد المرسلين السلام عليك يا رسول الله رب العالمين السلام عليك يا قائد لفر المحجلين"

سعودی عرب کے مطبوعہ کتب میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ:

۱۔ مناسک الحج والعمرۃ صفحہ۸۳۔مکتبہ الحرمین الریاض۔

۲۔ الحج والعمرۃ والزیارۃ علی ضور الکتاب والسنۃ لابن عبداللہ بن باز صفحہ۱۵۱۔

۳۔ مناسک الحج والعمرۃ علی المذاہب الاربعۃ وادعیۃ وزیادۃ المدینۃ المنورہ عربی صفحہ۸۳،۸۴۔

۴۔ حج وعمرہ اور زیارت مسجد نبوی صفحہ۱۱۰،طبع مکتبہ الکوثر باب المجیدی مدینۃ المنورہ۔

۵۔ حج وعمرہ از محمد عتیق وہابی صفحہ۷۸۔

اور تمام کتب میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ متعدد صیغوں سے مرقوم ہے۔نمبر۳ کتاب سے ظاہر ہوا کہ مذاہب اربعہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے قائل ہیں۔

شیخ محمد علوی مالکی:

❁ شیخ محمد علوی مالکی آف مکہ مکرمہ لکھتے ہیں کہ

"جب بھی کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جائے،تو اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ وہ یہ کہے:

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله۔(ذخائر محمدیہ صفحہ۱۳۷)

-------❁-------

درود تاج شریف کا جواز علمائے دیو بند کی زبانی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے ثبوت میں کتاب مکمل ہو چکی تھی۔ فقیر نے خیال کیا کہ درود تاج شریف پر بھی دیو بندی وہابی اعتراض کیا کرتے ہیں مخالفین سے اس کا ثبوت پیش کر دیا جائے۔ تا کہ اس حوالہ سے بھی ان کا منہ بند کیا جا سکے اس سے قبل کہ ہم دیو بندیہ سے اس کا جواز نقل کریں۔ دو واقعات اس درود شریف کی برکات کے حوالہ سے پیش خدمت ہیں۔

۱۔ گجرات (پنجاب) کے گاؤں موضع بلوڈ کا ایک نوعمر لڑکا۔ محمد گھمن کافی عرصہ سے پھیپھڑے کے انتہائی مہلک اور جان لیوا موذی مرض کا شکار تھا۔ کافی علاج کے باوجود صحت مند نہیں ہو رہا تھا۔ ڈاکٹروں کے بیانات کے مطابق اس کا علاج آپریشن کے بغیر ناممکن تھا۔ ایک بزرگ نے محمد عمر گھمن کو درود تاج شریف دم کر پلایا تو اس کی برکت سے محمد عمر کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس سے ڈاکٹر حیران رہ گئے۔

(روزنامہ جذبہ گجرات ۲۴ فروری ۱۹۹۵ء)

۲۔ ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی سابق پروفیسر و مشیر تعلیمات جامعہ ملک عبدالعزیز مرکز تعلیمات اسلامی سعودی عرب لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ جو درود تاج بڑے خلوص اور شوق سے پڑھنے کے عادی تھے ان کو مدینۃ النبی میں خصوصی انداز میں طلب فرمایا گیا جب وہ حاضر ہوئے اور اسی ذوق وشوق سے گنبدِ خضراء کے سایہ میں درود تاج شریف پیش کیا تو عالمِ بیداری میں ان کو عالم انوار میں لایا گیا۔ پھر لطف دیدار اور ہم کلامی سے نوازا گیا اور حکم

ہوا کہ اس درود کے ساتھ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی

بلغ العلٰی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہٖ

پڑھا کرو اس لئے ان کا یہی ورد تھا۔ (روزنامہ امروز لاہور ۱۲/ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

وہابیہ کی طرف سے درود تاج شریف پر اعتراضات کے جوابات کے لئے مولانا احمد سعید کاظمی صاحب رحمہ، کی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

ستائیس علمائے دیوبند کی طرف سے درود تاج کے جواز کا فتویٰ:

ولانا محمد اسلم ساقی صاحب شرقپوری نے دیوبندی علماء کی طرف سے شائع کردہ ایک اشتہار بنام ''چند مسلمات وحسنات بمعہ حوالہ جات'' شائع کیا ہے اور اسی اشتہار کو مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی محدث پشاوری رحمۃ اللہ علیہ نے کتابچہ کی شکل میں شائع کیا تھا۔ یہ اشتہار مولانا اسلام الدین فاضل دیوبند ساکن توڑ ڈھیر مردان ضلع سرحد کی زیرِ نگرانی مولوی چاند بادشاہ عرف باچہ استاذ فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک مہتمم مولوی محمد سمیع الحق ناظم اعلیٰ جمیعت علمائے اسلام مدرس ومعین مفتی دارالعلوم مظہر الاسلام توڑ ڈھیر نے شائع کیا تھا۔ اس پر ۲۷ علمائے دیوبند کے دستخط ہیں۔

❁ اس میں درود تاج شریف کے متعلق لکھا ہے کہ:

درود تاج مضمون مرتب کے ساتھ منقول نہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ جو کلام قرآن وحدیث کے مضامین کے خلاف نہ ہو وہ مذموم نہیں۔ تفسیر عزیزی سورۃ البقرہ صفحہ ۳۲۳ احکام القرآن جلد ا صفحہ ۳۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے انبیاء سابقین کی بلائیں رفع ہوئیں تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۱۲۴ دافع البلاء کا بھی اطلاق غیر نبی پر بھی جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی برکت سے شرک وکفر بلا ووبا قحط امراض نقل وختم ہو چکی۔ تفسیر مظہری جلد ۸ صفحہ ۳۷۰، معالم التنزیل جلد ۶ صفحہ ۱۴۴، بخاری جلد ا صفحہ ۲۵۳ یہ سب کچھ بطریقہ سببیت کے ہے، کیونکہ مؤثر حقیقی کل اشیاء میں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے''۔ اشتہار ملنے کا پتہ مولانا

محمد اسلم ساقی صاحب جامع مسجد المدینہ شیر ربانی محلّہ نوشہ پاک شر قپور شریف۔

اکابرین دیوبند کا مقبول وظیفہ درود تاج شریف:

۞ دیوبندی حکیم محمد یٰسین خواجہ موضع کرم علی والا ملتان لکھتے ہیں کہ:

''مجھے ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ/ ۳، اگست ۱۹۷۰، بروز سوموار مولوی محمد عبداللہ بہلوی شجاع آبادی (دیوبندی) نے درود تاج پڑھنے کی اجازت دی ان کو قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے طالب علمی کے دور میں دورہ حدیث کے موقع پر عطیہ دیا اور ان کو مولوی قاسم نانوتوی سے بواسطہ مولوی اعزاز علی اجازت ملی۔'' (ملخصاً)

(عملیات مدنی مع شمس المعارف صفحہ ۶۲۷ طبع کراچی)

اس میں پورا درود تاج شریف مرقوم ہے صرف

دافع البلاء والوباء والقحط والمرض ولالم

کے الفاظ کاٹ دیئے ہیں حالانکہ یہ بھی ان دیوبندیوں کی خباثت و جہالت ہے۔ خود ان کے خیر المدارس ملتان سے کسی نے سوال کیا کہ درود تاج میں سے الفاظ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم جو ہیں پڑھنے سے شرک لازم تو نہیں آتا اس کے جواب میں دیوبندی مفتی نے لکھا کہ:

''حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی دافع البلاء کہا کہ آپ کے ذریعہ سے بلا دفع ہوتی ہے، درست ہے۔'' (خیر الفتاویٰ صفحہ ۳۳۸ جلد اطبع ملتان)

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

۞ دیوبندیوں کے دارالعلوم دیوبند کے مفتی سے سوال ہوا کہ ایک عالم نے کہا کہ درود تاج پڑھا کرو جبکہ دوسرے عالم نے کہا کہ اس کا پڑھنا قطعی منع ہے حرام ہے اس کا پڑھنے والا کافر مشرک ہے آپ اپنی تحقیق سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ اس کے جواب میں دیوبندی مفتی نے لکھا کہ:

''درود تاج کا پڑھنا جائز ہے، حرام کہنے والے کا قول غلط ہے۔''

(مہر) مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

ہفت روزہ افق کراچی ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء

مفتی محمود دیوبندی:

دیوبندی مفکر اسلام مفتی محمود شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان نے بھی درود تاج پڑھنے کا جواز بیان کیا ہے۔

(فتاویٰ مفتی محمود جلد 1، صفحہ 269)

دیوبندیوں کا درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدَنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشرف علی۔

دیوبندیوں کا کلمہ:

لَا اِلٰہَ الا اللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ۔

آج کل دیوبندی اہلِ سنت و جماعت پر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے پڑھنے پر کفر وشرک اور بدعت کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں مگر دوسری طرف اپنے مولوی تھانوی کا کلمہ اور اس کی نبوت کو ماننے کے ساتھ اس پر درود پڑھنے کو تسلی بخش قرار دیتے ہیں اس کا ثبوت حاضر ہے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید اپنے پیر تھانوی کو ایک خط میں لکھتا ہے کہ:

خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی لا الٰہ الا اللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی۔ تو حضور (تھانوی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی چند شخص حضور (تھانوی) کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں

میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالتِ خواب اور بیداری میں حضور (تھانوی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا۔ اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں۔

اللّٰھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی۔

حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اُس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور (تھانوی) کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کے جواب میں تحریر کیا کہ۔

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سُنّت ہے۔ (ماہنامہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵)

۱۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے پر شرک و بدعت کے فتوے لگانے والے دیوبندی ڈوب مریں یہاں نہ کفر و شرک کا فتویٰ یاد آیا نہ بدعت کا بلکہ لگے تسلی دینے۔

۲۔ اب عوام الناس یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام قادیانیوں کے مرزا قادیانی سے نہ ہوسکا وہ دیوبندی حکیم الامت تھانوی نے کر دیا۔

ماخذ ومراجع

1 قرآن مجید
2 صحیح بخاری
3 صحیح مسلم
4 جامع ترمذی
5 سنن ابوداؤد
6 سنن نسائی
7 سنن ابن ماجہ
8 مشکوٰۃ المصابیح
9 شعب الایمان
10 سنن کبریٰ للبیہقی
11 اسنن الصغیر للبیہقی
12 الدعوات الکبیر
13 مسند ابی یعلی
14 مستدرک
15 سنن دارمی
16 کنز العمال
17 شفاء السقام
18 جامع صغیر
19 الحاوی للفتاوٰی
20 خصائص الکبریٰ
21 نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ
22 التعقبات علی الموضوعات
23 اللائی المصنوعہ
24 المعجم الکبیر للطبرانی
25 المعجم الاوسط للطبرانی
26 المعجم الصغیر للطبرانی
27 صحیح ابن حبان
28 صحیح ابن خزیمہ
29 القول البدیع
30 المقاصد الحسنہ
31 شرح مسلم نووی
32 المجموع شرح المہذب
33 کتاب الاذکار
34 الایضاح
35 کتاب الشفاء
36 نسیم الریاض
37 شرح شفا
38 مرقاۃ المفاتیح
39 مسند امام احمد
40 مسند امام اعظم

41 مسند امام شافعی

42 سنن دار قطنی

43 فتح الباری

44 تلخیص الحبیر

45 مسند ابی اسحاق

46 عمدۃ القاری

47 مصنف ابن ابی شیبہ

48 المقصد العلی فی زوائد مسند ابی یعلی

49 مصنف عبدالرزاق

50 فردوس الاخبار

51 حلیۃ الاولیاء

52 تاریخ الکبیر

53 تہذیب تاریخ ابن عساکر

54 موضح اوہام الجمع والتفریق

55 الاحادیث المختارہ

56 سنن کبریٰ نسائی

57 موارد الظمآن

58 مسند امام عبداللہ بن مبارک

59 شرح السنۃ

60 کشف الاستار عن زوائد البزار

61 اخبار اجہان

62 تاریخ بغداد

63 دلائل النبوۃ ابی نعیم

64 نوادر الاصول

65 معرفۃ الصحابہ

66 الجوہر المنظم

67 طبقات الشافعیۃ الکبریٰ

68 الوفا

69 مولد العروس

70 بیان المیلاد النبوی

71 کتاب الزہد

72 عمل الیوم واللیلہ

73 کتاب العظمہ

74 رسائل الارکان

75 رسائل القشیریہ

76 کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

77 مجمع الزوائد

78 سراج المنیر

79 فیض القدیر

80 زرقانی شرح مواہب

81 زرقانی شرح مؤطا

82 مواہب اللدنیہ

83 کتاب العافیہ

84 الترغیب والترہیب

85 حیاۃ الانبیاء
86 القند فی ذکر علماء سمرقند
87 کتاب المعجم الشیوخ
88 کامل ابن عدی
89 الضعفاء الکبیر للعقیلی
90 بغیۃ الباعث عن زوائد مسند الحارث
91 الجرح والتعدیل
92 الفتح الکبیر
93 سعادت الدارین
94 افضل الصلوات
95 جواہر البحار
96 حجۃ اللہ علی العالمین
97 جامع کرامات الاولیاء
98 مشکل الآثار
99 وفاء الوفا
100 خلاصۃ الوفا
101 الجوہر المنظم
102 الفتاویٰ الکبری
103 النعمۃ الکبریٰ
104 الصلات والبشر
105 انیس الجلیس
106 درۃ الناصحین
107 نزہۃ المجالس
108 جامع المعجزات
109 مدارج النبوت
110 اشعۃ اللمعات
111 لمعات
112 جذب القلوب
113 معارج النبوۃ
114 مکاشفۃ القلوب
115 احیاء العلوم
116 جلیس الناصحین
117 الاسراء والمعراج
118 دلائل النبوۃ للبیہقی
119 انوار محمدیہ
120 تذکرۃ الواعظین
121 سرور المحزون
122 الانتباہ فی سلاسل الاولیاء
123 تنویر الحوالک
124 البدایہ والنہایہ
125 تاریخ کامل
126 تاریخ ابن جریر
127 شواہد النبوۃ
128 نور الابصار

129 سبل الهدی والرشاد
130 حقیقۃ التوسل
131 انوار احمدی
132 مسند اسحاق بن راھویہ
133 تاریخ اصبہان
134 فضائل الاعمال
135 جواہر الاولیاء
136 مطالع المسرات
137 بستان المحدثین
138 دلائل الخیرات
139 مکتوبات امام ربانی
140 درّ ثمین
141 میزان الکبریٰ
142 کشف الغمہ
143 تیسیر القاری
144 درمختار
145 ردالمحتار
146 فتاویٰ عالمگیری
147 فتاویٰ قاضی خان
148 مراقی الفلاح
149 البحر الرائق
150 مجمع الانھر
151 نور الایمان
152 کتاب الصلوٰۃ لابن ابی عاصم
153 فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
154 حیاۃ الحیوان
155 سیرت حلبیہ
156 مصابیح السنۃ
157 روض الانف
158 المسلک المتقسط
159 کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ
160 نور الایضاح
161 فتح القدیر
162 اعانۃ الطالبین
163 فتح الربانی
164 فتح الرحیم
165 تذکرۃ الاولیاء
166 قصیدۃ النعمان
167 مرأۃ العاشقین
168 اصلی جواہر خمسہ
169 اورادِ فتحیہ
170 شرح اوراد فتحیہ
171 شواہد الحق
172 مہر منیر

173 ارشاد الطالبین

174 انوارِ شمسیہ

175 ملفوظات مہریہ

176 فتاویٰ مہریہ

177 انقلاب حقیقت

178 احوال و آثار مشائخ تو گیرہ

179 ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی

180 قصیدہ اطیب النغم

181 بوستان

182 سلسلۃ الذہب

183 مکتوبات شیخ عبدالحق

184 انوار الحق

185 طحطاوی علی المراقی الفلاح

186 طحطاوی علی الدر المختار

187 مسند ابن الجعد

188 اکمل التاریخ

189 تفسیر کبیر

190 تفسیر درمنثور

191 تفسیر ابن کثیر

192 تفسیر عزیزی

193 تفسیر معالم التنزیل

194 تفسیر جلالین

195 تفسیر مدارک

196 تفسیر روح البیان

197 تفسیر جمل

198 تفسیر مظہری

199 تفسیر روح المعانی

200 آبِ کوثر

201 سفرنامہ مفتی احمد یار خان نعیمی

202 سفرنامہ مولانا اویسی

203 گلدستہ نور

204 راہِ عقیدت

205 پاکستان سے دیارِ حرم تک

206 تاریخ الخمیس

207 پندرہ روزہ ندائے اہلِ سنت ۱۶ نومبر ۱۹۹۲ء

208 منتخب کنز العمال

209 الفتوحات ربانیہ

210 ذخائرِ محمدیہ

211 فیصلہ ہفت مسئلہ

212 سیرت نبویہ ذہنی دحلان مکی

کتبِ دیوبندیہ

	نام کتاب	مصنف
213	کلیات امدادیہ	حاجی امداداللہ مہاجر مکی
214	بوارد النوادر	اشرف علی تھانوی
215	نشر الطیب	اشرف علی تھانوی
216	مبادی التصوف	اشرف علی تھانوی
217	زاد السعید	اشرف علی تھانوی
218	افاضات الیومیہ	اشرف علی تھانوی
219	اشرف الجواب	اشرف علی تھانوی
220	الکلام الحسن	اشرف علی تھانوی
221	مبادی التصوف	اشرف علی تھانوی
222	حضرت حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات	اشرف علی تھانوی
223	التکشف	اشرف علی تھانوی
224	جمال الاولیاء	اشرف علی تھانوی
225	شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ	اشرف علی تھانوی
226	امداد المشتاق	اشرف علی تھانوی
227	شمائم امدادیہ	اشرف علی تھانوی
228	رحمتِ دوعالم	اشرف علی تھانوی
229	تحذیر الناس	مولوی قاسم نانوتوی
230	فیوض قاسمیہ	مولوی قاسم نانوتوی
231	فتاویٰ رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی
232	زبدۃ المناسک	مولوی رشید احمد گنگوہی
233	المہند	مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

234	فیض الباری	مولوی انور شاہ کشمیری
235	العرف الشذی	مولوی انور شاہ کشمیری
236	برکات درود شریف	مولوی ظفر احمد آف وا ہگہ
237	اصلاحی خطبات	مولوی تقی عثمانی
238	فضائل درود وسلام	سید حسن
239	تفسیر معارف القرآن	مفتی شفیع
240	مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم	احسن نانوتوی
241	السعایہ	مولوی عبدالحیٔ لکھنوی
242	فتح الملہم	شبیر احمد عثمانی
243	فضائل درود شریف	مولوی محمد زکریا
244	فضائل اعمال	مولوی محمد زکریا
245	فضائلِ حج	مولوی محمد زکریا
246	تاریخ مشائخ چشت	مولوی محمد زکریا
247	اوجز المسالک	مولوی محمد زکریا
248	تذکرۃ الرشید	عاشق الٰہی میرٹھی
249	شہاب ثاقب	حسین احمد مدنی
250	تفسیر کشاف	زمخشری
251	ملفوظاتِ محدث کشمیری	احمد رضا بجنوری
252	مسک الختام	مولوی ادریس کاندھلوی
253	باغ جنت	عنایت علی شاہ
254	ذکر النبی	اہلیہ ظریف احمد
255	سیرت النبی	شبلی نعمانی سلیمان ندوی
256	تسکین الصدور	سرفراز گکھڑوی
257	درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ	سرفراز گکھڑوی

258	تجلیات مدینہ	احتشام الحسن کاندھلوی
259	غوث اعظم	احتشام الحسن کاندھلوی
260	دلائل السلوک	اللہ یار خان چکڑالوی
261	اطیب النغم مترجم	یوسف لدھیانوی
262	ماہنامہ البینات اشاعت خاص	یوسف لدھیانوی
263	اختلاف اُمت اور صراطِ مستقیم	یوسف لدھیانوی
264	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	مفتی عزیز الرحمٰن
265	حیات امداد	انوار الحسن شیرکوٹی
266	ماہنامہ الخیر مناظر اسلام نمبر	خیر المدارس ملتان
267	ملفوظات طیبات	احمد علی لاہوری
268	دعوت الانصاف	عبدالعزیز شجاع آبادی
269	شب جائے کہ من بودم	شورش کاشمیری
270	طریقہ حج وعمرہ	عاشق الٰہی بلندشہری
271	رحمتِ کائنات	قاضی زاہد الحسینی
272	تذکرہ حسن	عبدالوکیل
273	عقائد علماء دیوبند	مطیع الحق
274	شرح فیصلہ ہفت مسئلہ	مفتی جمیل احمد تھانوی
275	حزب الصلوٰۃ والسلام	محمد ہاشم
276	حیات الاموات	نور الحسن بخاری
277	درود وسلام علی خیر الانام	قاسم قاسمی
278	درود وسلام کا مقبول وظیفہ	محمد اقبال
279	عقائد نجدیہ وہابیہ اور علمائے کرام دیوبند	(علمائے دیوبند لاہور)
280	قہر حق	حبیب اللہ ڈیروی
281	سفر حجاز	عبدالماجد دریا آبادی

282	یا حرف محبت اور باعثِ رحمت ہے	مولوی شبیر احمد
283	علم الفقہ	مولوی عبدالشکور لکھنوی
284	سیرت النبی بعداز وصال النبی	عبدالمجید ایڈووکیٹ
285	مجموعہ رسائل	امین اوکاڑوی
286	ہفت روزہ خدام الدین	۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء
287	عشقِ رسول اور اکابر علماء دیوبند	ظفر احمد واہگہ
288	تذکرۃ الخلیل	عاشق الٰہی میرٹھی
289	کیا سورۃ فاتحہ پڑھنا سُنّت	ولی محمد درویش
290	بلغۃ الحیران	مولوی حسین علی واں بھچراں
291	فیوضات حسینی	عبدالحمید سوات
292	ادراک الفضیلۃ	عبدالشکور ترمذی
293	خیر الفتاویٰ	مفتیان خیر المدارس ملتان
294	رفیق الحجاج	محمود حسین
295	آپ حج کیسے کریں	منظور نعمانی، ابوالحسن ندوی
296	معلم الحجاج	مفتی سعید احمد
297	ہفت روزہ خدام الدین لاہور	۷ جون ۱۹۸۰ء
298	ہفت روزہ خدام الدین لاہور	۴ جون ۱۹۸۰ء
299	ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی	ستمبر ۱۹۶۰ء
300	روزنامہ جنگ لاہور	۲۰ اگست ۱۹۹۳ء
301	روزنامہ جنگ کراچی	۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء
302	کفایت المفتی	از مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی دیوبندی
303	حیات اشرف	غلام محمد
304	زاد المتقین	غلام نقشبند دیوبندی
305	مقامِ حیات	ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی

کتب وہابیہ

306	العقیدۃ الواسطیہ	ابن تیمیہ
307	کتاب الوسیلہ	ابن تیمیہ
308	مختصر الفتاویٰ	ابن تیمیہ
309	جلاء الافہام	ابن قیم
310	ہدایۃ المہدی	ابن قیم
311	کتاب التوحید	محمد بن عبدالوہاب نجدی
312	الصارم المنکی	عبدالہادی
313	نیل الاطار	قاضی شوکانی
314	تحفۃ الذاکرین	قاضی شوکانی
315	تفسیر فتح القدیر	قاضی شوکانی
316	احسن الکلام	عبدالغفور اثری
317	نزل الابرار	نواب صدیق حسن بھوپالی
318	الدار والدوار	نواب صدیق حسن بھوپالی
319	مسک الختام	نواب صدیق حسن بھوپالی
320	فصل الخطاب	نواب صدیق حسن بھوپالی
321	الشمامۃ العنبریہ	نواب صدیق حسن بھوپالی
322	تکریم المومنین	نواب صدیق حسن بھوپالی
323	تفسیر محمدی	حافظ محمد لکھنوی
324	اہل حدیث کا مذہب	ثناءاللہ امرتسری
325	ترک اسلام	ثناءاللہ امرتسری
326	رسالہ عشرہ	قاضی سلیمان منصور پوری
327	سفر نامہ حجاز	قاضی سلیمان منصور پوری

328	الصلوٰۃ والسلام	قاضی سلیمان منصور پوری
329	فتح المجید	عبدالرحمٰن بن حسن
330	ہدیۃ المہدی	وحیدالزمان حیدرآبادی
331	نزل الابرار	وحیدالزمان حیدرآبادی
332	حجیت حدیث	اسمائیل سلفی
333	تحریک آزادی فکر	اسمائیل سلفی
334	تحفہ وہابیہ	اسمائیل غزنوی
335	مخزن احمدی	محمد علی
336	اسلامی تعلیم	عبدالسلام
337	سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر	اسمائیل دہلوی
338	اصول فقہ	اسمائیل دہلوی
339	حج نبوی	ناصرالدین البانی
340	فتاویٰ برکاتیہ	ابوالبرکات
341	فتاویٰ علمائے حدیث	علی محمد
342	فضائل الشیخین	یوسف سنت پوری
343	معراج مصطفیٰ	محمد علی جانباز
344	داؤد غزنوی	ابوبکر غزنوی
345	محمد بن عبدالوہاب ایک بدنام اور مظلوم مصلح	مسعود عالم ندوی
346	القراۃ الاعدادیہ	نجدی
347	عید میلادالنبی کی شرعی حیثیت	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
348	بدعات مروجہ	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
349	مجموعۃ الفتاویٰ مراقاروت	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
350	الحج والعمرہ والزیارۃ علی خودالکتاب والسنۃ	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
351	حج وعمرہ اور زیارت مسجد نبوی	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

نمبر	کتاب	مصنف
352	مناسک الحج والعمرہ	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
353	حج وعمرہ	محمد عتیق وہابی
354	حج وعمرہ اور زیارت	
355	آداب زیارت المسجد النبوی والقبر الشریف	
356	ماہنامہ حرمین جہلم جنوری ۱۹۹۲ء	
357	ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۶ جولائی ۱۹۹۶ء	
358	ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۹۹ء	
359	ماہنامہ الدعوۃ لاہور اگست ۱۹۹۷ء	
360	رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
361	روزنامہ ڈاک گجرات ۱۸ نومبر ۲۰۰۲ء	
362	روزنامہ ڈاک گجرات ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء	
363	مبادی التصوف	اشرف علی تھانوی
364	مرزائیت اور اسلام	احسان الٰہی ظہیر
365	ترجمان القرآن ماہ اپریل ۱۹۹۴ء	
366	راہ سنت	مولوی محمد صدیق سرگودھا
367	حجۃ النبی	ناصر الدین البانی

تحقیق شدہ

جلد اوّل

اِسلامی عقائد و نظریات پر مشتمل اور معاشرے میں پھیلے ہوئے بہت سے غلط نظریات و کفریہ اقوال نیز کئی من گھڑت باتوں اور غلط فہمیوں کی نشاندہی کرنے والی ایک دلچسپ، انوکھی اور معلوماتی کتاب

مؤلف

ابو الحسن سید احسان اللہ شاہ

بُخاری، قادری، عطاری

میلاد پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
☎ 042-7220939
Mob:0333-4503530